"دیوبندی تعارف و احکام" معروف بہ

حسام الرضویة
علی
فتنة الدیوبندیة

محمد توصیف رضا قادری علیمی

"دیوبندی تعارف و احکام" معروف بہ

حسام الرضویة
علی
فتنة الدیوبندیة

محمد توصیف رضا قادری علیمی

تفصیلات

نـــــــــــام: حسام الرضوية على فتنة الديوبندية

مصـــــــــــنف: محمد توصیف رضا قادری علیمی

ســـنه اشـــاعت: ۱۴۴۵ھ (بمطابق ۲۰۲۴ء)

صـــــــــــفحات: ۱۸۸

ایڈشــــــــــن: پہلا ایڈشن

من جـــانـــب: اعلیٰ حضرت مشن کٹیہار

حسام الرضوية

على

فتنة الديوبندية

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان رحمت والا

فہرست

باب اول: انکشاف

باب دوم: شرعی احکام

سعادت انتساب

حسام الرضوية على فتنة الديوبندية

میں اپنی اس کاوش کو والدین کریمین کے نام منسوب کرتا ہوں، جنہوں نے اپنے سایۂ عاطفت میں میری پرورش کی، عالم دین بنایا، اور مذہب حق اہل سنت و جماعت کا ایک ادنیٰ سا سپاہی کے طور پر معمور ہوا۔ اللہ تبارک و تعالی والدہ ماجدہ کی عمر میں برکتیں عطا فرمائے۔ اور والد ماجد حضرت علامہ مفتی محمد طفیل احمد رضوی نوری علیہ الرحمۃ و الرضوان کی قبر انور پر بے شمار رحمتیں نازل فرمائے۔

آمین بجاہ سید المرسلین و خاتم النبیین و المعصومین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ع گر قبول افتد زہے عز و شرف

احقر العباد

محمد توصیف رضا قادری علیمی عفی عنہ

شرف تهدیہ

سراج الامه کاشف الغمه امام الائمه سیدنا امام اعظم ابو حنیفه نعمان بن ثابت کوفی رضی الله عنه (ت ۱۵۰ھ)

إمام دار الهجرة سیدنا امام مالک رضی الله عنه(ت ۱۷۹ھ)

امام مجتهد عالم قریش سیدنا امام ابوعبدالله محمد بن ادریس شافعی مطلبی رضی الله عنه(ت ۲۰٤ھ)

إمام المحدثین امام اجل سیدنا امام احمد بن حنبل رضی الله تعالی عنه (ت ۲٤۱ھ)

حجة الإسلام و برکة الأنام سیدنا امام أبو حامد محمد بن محمد بن محمد الغزالي الطوسي الشافعی رضی الله عنه

(ت ٥٠٥ ھ)

پیر پیراں غوث جیلاں شیخ محی الملة والدین قطب ربانی، غوث صمدانی، سیدنا ومولنا ابو محمد عبدالقادر الحسنی

الحسینی الجیلانی البغدادی، رضی الله تعالی عنه و ارضاه (ت ٥٦۱ ھ)

خواجه خواجگان سلطان الهند سیدنا معین الحق والدین حسن چشتی اجمیری رضی الله عنه (ت ٦۳۳ ھ)

سلطان المشائخ سیدنا خواجه نظام الدین اولیاء محبوبِ الهی رضی الله عنه (ت ۷۲٥ ھ)

مصنف ہدایة النحو، خلیفۂ محبوب الہٰی، خواجه بنگال آئینه ہند سیدنا شیخ اخی سراج الدین عثمان چشتی نظامی

رضی الله عنه(ت ۷٥۸ھ)

مخدوم العالم قطب بنگال گنج نبات علاءالحق والدین شیخ عمر بن اسعد خالدی سراجی پنڈوی رضی الله عنه

(ت ۷۸۰ ھ)

سلطان المحققین برہان العاشقین سیدنا مخدوم جہاں شیخ شرف الدین احمد یحیی منیری فردوسی رضی الله عنه

(ت ۷۸۲ ھ)

سلطان التارکین، غوث العالم، محبوب یزدانی، سیدنا سلطان اوحد الدین مخدوم اشرف جہانگیر سمنانی رضی الله عنه

(ت ۸۰۱، ۸۰۸، ۸۳۲، ھ)

شیخ الاسلام والمسلمین , حُجة اللّٰه فی الارضین ، تاج الفحول الکاملین، سراج الفقها والمحدِّثین , آیتُ من آیت اللّٰه ربّ العالمین , معجزةٌ من معجزات رحمة للعالمین امام اہلسنت مجدد دین وملت الشّاہ امام احمد رَضا خان محدث بریلوی

رضی الله عنه (ت۱۳۴۰ ھ)

فقیه الاعظم صدرالشریعه بدرالطریقه حضرت علامه شاه مفتی امجد علی اعظمی رضی الله عنه (ت۱۳٦۷ ھ)

مبلغِ اسلام ،سفیرِ نظامِ مصطفی خلیفۂ اعلیحضرت حضرت علامه شاه عبدالعلیم صدیقی میرٹھی مہاجر مدنی رضی الله عنه (ت۱۳۸۳ ھ)

مجدد ابن مجدد اعظم ، امام الفقها، قطب عالم حضور مفتی اعظم علامه الشاه محمد ابوالبرکات محی الدین جیلانی محمد مصطفی رضا قادری رضی الله عنه (ت۱٤۰۲ھ)

مفسر اعظم حکیم الامّت، حضرت علامه شاه مفتی احمد یار خان نعیمی بدایونی رضی الله عنه(۱۳۹۱ ھ)

شیخ العرب والعجم، فقیه اسلام تاج الشریعه بدر الطریقه جانشین حضور مفتی اعظم حضرت العلام الشاه المفتی محمد اختر رضا خاں قادری ازہری محدث بریلوی رضی الله عنه (ت۱٤۳۹ ھ)

استاذ العلماء مناظر اہلسنت فقیه عصر حضرت علامه شاه مفتی محمد طفیل احمد رضوی نوری مصباحی نور الله مرقده (ت۱٤۳۷ ھ)

گدائے در اولیاء و صلحاء

محمد توصیف رضا علیمی کٹیہاری عفی عنہ

خراج عقیدت

امیر المومنین غیظ المنافقین امام العادلین سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ (ت۲۳ھ)

و

قاطع صلح کلیت امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد فاروقی سرہندی رضی اللہ عنہ (ت۱۰۳۴ھ)

و

رئیس المتکلمین قاطع وہابیت بطلِ حریت امام تحریک آزادی علامہ فضلِ حق خیرآبادی الفاروقی رضی اللہ عنہ (ت۱۲۷۸ھ)

و

قاطع قادیانیت شیخ الاسلام عارف باللہ حضرت امام محمد انواراللہ فاروقی حیدرآبادی رضی اللہ عنہ (ت۱۳۳۶ھ)

قدم بوس

محمد توصیف رضا قادری علیمی عفی عنہ

کلمات تشکر

«مَنْ لَمْ يَشْكُرِ النَّاسَ لَمْ يَشْكُرِ اللَّهَ»

ترجمہ: جو شخص لوگوں کا شکرادا نہیں کرتا وہ اللہ کا بھی شکرادا نہیں کرتا۔

(مسند أبي يعلى، رقم الحديث: 1122، 2/ 365، ط: دار المأمون للتراث - دمشق)

(سنن الترمذي، رقم الحديث: 1955، 3/ 505، دار الغرب الإسلامي - بيروت)

اس حدیث پاک کے مطالعے نے دل کو جذبہ تشکر سے رہنے نہ دیا۔ احقر اس موقع پر صمیم قلب سے بانی عبد مصطفیٰ آرگنائزیشن (محمد صابر قادری حفظہ اللہ) کا شکر گزار ہے جنہوں نے دیگر رسالے کی طرح اس رسالہ کو بھی قلیل مدت میں شائع فرما کر منصہ شہود پر لایا۔ اللہ تعالیٰ انہیں اور انکے ٹیم کو عروج بخشے، اور مزید خدمت دین کی توفیق عطاء فرمائے۔

آمين بجاه النبي الكريم عليه وعلي آله أكمل الصلاة واكرم التسليم

محمد توصیف رضا علیمی کٹیہاری عفی عنہ

عرض مؤلف

موجودہ معاشرہ جس تیزی کے ساتھ بد مذہبیت کی طرف مائل ہو رہی ہے وہ نہایت سنگین اور افسوسناک ہے۔ دیوبندی اور سنی میں کوئی فرق ہی نہیں رہا۔ کلمے کی بنیاد پر سنی لوگ دیوبندی وہابیوں سے شادی بیاہ کرنے لگے ہیں۔ کوئی عار محسوس نہیں کرتے۔ ہمارے علماء بھی اس پر خاموش نظر آتے ہیں۔ بلکہ بعض علماء ہی کی وجہ سے یہ بیماری طول پکڑ لیا ہے۔

دو سال قبل علاقائی جائزہ لیتے ہوئے راقم السطور نے متعدّد علماء سے رابطہ کیا۔ بدمذہب سے متعلق کچھ گزارشات، معروضات و سوالات اُن کے سامنے پیش کیا۔ جواب نہیں آئے مایوسی کا سامنا کرنا پڑا۔ اور بذریعہ سوشل میڈیا دو تین حضرات کی مضمون نظر سے گزری۔ جس میں بتایا کہ عوام کو سنی اور دیوبندی اختلافات کچھ بھی معلوم نہیں۔ وہ اس چیز سے یکسر غافل ہے۔ انہوں نے یہ تاثر دینے کی کوشش کی کہ عام دیوبندی سنی ہے اور اُن سے شادی بیاہ جائز ہے۔ (العیاذ باللہ) جبکہ یہ شریعت کی رو سے سراسر ناجائز و گمراہی اور تعلیمات اسلاف کے خلاف ہے۔ بے شمار کتب سے ثابت ہے کہ عام سے عام دیوبندی گمراہ و اہلسنت سے خارج ہے۔

تو احقر نے اپنی ذمداری سمجھتے ہوئے اس موضوع پر خامہ فرسائی کا عزم کیا۔ بحمدہ تبارک وتعالیٰ کافی مشقت کے بعد یہ رسالہ پائے تکمیل تک پہونچ گیا، اور اسوقت یہ آپکے ہاتھوں میں ہے۔

دوم: اس رسالے میں خلیفۂ شیر نیپال مصنف کتب کثیرہ استاذی الکریم حضرت علامہ مفتی صدام حسین قادری امجدی دامت برکاتہم کی تقریظ جلیل موجود ہیں، آپ نے بڑی شفقت و مہربانی فرمائی ہے،

ناچیز کے حق میں دعاؤں سے نوازا ہے۔ علاوہ ازیں حضور تاج الفقہاء استاذ مکرم حضرت علامہ مفتی اختر حسین قادری علیمی دامت فیوضہم کی بارگاہ میں یہ رسالہ پیش کیا تو آپ نے بھی کلماتِ تحسین فرمائی مگر مصروفیات کی بنا پر آپ تقریظ رقم نہ فرما سکے۔ ناچیز کی دوسری تالیف (مشورہ یعنی کامیابی کی ضمانت۔ ناشر: صراط پبلیکیشنز مرادآباد) پر آپ کی دعائیہ کلمات و تقریظ سعید موجود ہیں۔ اللہ تبارک وتعالی ہمارے اساتذہ کرام کی سایۂ شفقت یوں ہی سلامت رہے، اور انکی عمر میں بے پناہ برکتیں عطاء فرمائے۔

آمین بجاہ سیدالمرسلین ﷺ

نوٹ: قارئین کرام سے مؤدبانہ گزارش ہے کہ اس رسالے میں کہیں بھی لفظی یا معنوی اغلاط نظر آئے تو ناچیز کو ضرور مطلع فرمائیں، ہم آپکے مشکور ہونگے۔

خاکپائے مبلغِ اسلام

محمد توصیف رضا قادری علیمی عفی عنہ

29، دسمبر، 2022ء، بروز پنجشنبہ

تقریظ جلیل

بقلم فیض رقم: خلیفۂ شیر نیپال، مصنف کتب کثیرہ، محقق عصر

حضرت علامہ مفتی محمد صدام حسین قادری امجدی رضوی دامت برکاتھم العالیہ

(نائب قاضی شریعت ضلع غازی پور۔ یوپی۔ الھند)

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

الحمد لربي حمدا كاملا و الصلاة والسلام على حبيبي دائما و على آله و اصحابه ابدا سرمدا.

امابعد! ناشر مسلک اعلیٰ حضرت، رئیس التحریر حضرت مولانا صوفی محمد توصیف رضا قادری علیمی زید اقبالہ وفضلہ علمہ و مجدہ کی تصنیف لطیف بنام حسام الرضوية على فتنة الديوبندية میرے پیش نگاہ ہے۔ جس کا بالاستیعاب مطالعہ نہ کرسکا البتہ کہیں کہیں سے جستہ جستہ پڑھا اور مندرجات کا سرسری نظر سے مطالعہ کیا تو محسوس ہوا کہ موصوف گرامی نے انتہائی عرق ریزی و جانفشانی کے ساتھ فرقہائے باطلہ بالخصوص قادیانی، وہابی، دیوبندی صلح کلی کے عقائد و مسائل ان ہی کے کتب و رسائل مع جلد و صفحہ نقل کر کے احکامات وہدایات تحریر کیے ہیں۔ جو عوام اہل سنت کی ہدایت و رہبری کے لیے نافع و مفید ثابت ہوگی اور عوام ضرور بالضرور ان بدمذہبوں کے مکروفریب سے آگاہ ہوکر ان سے دوری بنائیں گی اور مقاطعہ بھی رکھیں گی۔ ان شاء اللہ العزیز۔

مصنف موصوف میرے ارشد تلامذہ میں سے ایک اور میرے خلیفۂ اول اور جامعہ علیمیہ جمداشاہی بستی کے قابل فخر فارغ و فاضل اور متحرک و فعال، باعمل عالم دین ہیں۔ جو نہایت ہی منکسر

المزاج مخلص وصوفی باصفا متقی وپرہیز گار اور اخلاق وکردار کے دھنی ہیں۔ جو زمانہ طالب علمی ہی سے صوم وصلاۃ وصلاۃ التہجد اور اوراد و وظائف کے پابند ہیں۔ جماعت میں حاضری، بعد فجر تلاوت قرآن عظیم، وقت پر درسگاہ حاضر ہونا، اساتذہ کی باتوں کو بغور سننا کوئی بات یا مسئلہ واضح نہ ہونے کی صورت میں اس کے پوچھنے میں حیاء وعار محسوس نہ کرنا، پڑھے ہوئے اسباق کا تکرار کرنا، رفقہائے درس ودیگر طلبہ سے اخلاق و نرمی سے پیش آنا اور اساتذہ کرام کا حد درجہ احترام کرنا یہاں تک کہ سخت لب و لہجہ، درشت کلامی، حکم عدولی، دل آزاری وغیرہ سے مکمل اجتناب کرنا، اساتذہ کرام کی ایک آواز پر لبیک کہنا اور ان کی خدمت میں کوئی کمی نہ کرنا جیسے اوصاف کے حامل ہیں۔ ان ہی محاسن وخوبیوں کی بنا پر ہر استاذ کی بارگاہ میں مقبول ومحبوب رہتے ہیں۔

مصنف موصوف میں دینی، ملی خدمات انجام دہی کے نمایاں جوہر وصلاحیت موجزن ہے۔ اسی وجہ سے سال فراغت سے پہلے ہی احقاق حق و ابطال باطل کا مقدس فریضہ بحسن وجوان انجام دیتے ہوئے احکامات الہیہ کی ترسیل، پیغامات نبویہ کی تبلیغ، اکابرین اہلسنت وبزرگان دین وملت بالخصوص الشاہ امام احمد رضا قدس سرہم کی تعلیمات وہدایات کی ترویج وتشہیر اور قادیانیت وہابیت و دیوبندیت وصلح کلیت کی قلع قمع کرنے کے لیے اعلیٰ حضرت مشن، الغزالی اکیڈمی، رضوی دارالقلم جیسے شعبہ جات قائم کیے ہیں۔ مصنف موصوف کی زندگی کا اکثر حصہ تعلیم و تعلم، تصنیف و تالیف، ترجمہ و تحشیہ، مضمون نگاری، دعوت و تبلیغ، مسلک اعلیٰ حضرت کی ترویج و اشاعت، احقاق حق وابطال باطل، تقریر وخطابت جیسے کارہائے نماں میں صرف ہوتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ قدس میں انتہائی عجز وانکساری کے ساتھ عرض کرتا ہوں کہ اپنے محبوب پاک صاحب لولاک، احمد مجتبیٰ محمد مصطفی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے صدقے اس رسالہ کو قبول فرمائے، اسے لوگوں کے لیے رشد وہدایت کا ذریعہ بنائے اور مصنف موصوف کو مزید

قوت علم وقلم عطا فرمائے اور ان کے علم وعمل عمر واخلاص وتقوی ورزق میں بے پناہ برکتیں وسعتیں عطا فرمائے۔

آمین بجاہ سید الانبیاء والمرسلین والاولین والآخرین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم.

اللَّهُمَّ أَحْيِنَا عَلَى السُّنَّةِ وَ الْجَمَاعَةِ فَتَوَفَّنَا عَلَيْهَا وَارْزُقْنَا شَفَاعَةَ حَبِيبِكَ النَّبِيِّ الْكَرِيمِ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّم ، يَوْمَ لَا يَنْفَعُ مَالٌ وَلَا بَنُونٌ، وَادْخِلْنَا الْجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ ، مِنْ غَيْرِ تَوْبِيحَ وَلَا حِسَابٍ ، رَبَّنَا تَقَبَّلُ مِنَّا إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ، وَصَلَى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى النَّبِيِّ الْكَرِيمِ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِينَ بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ.

دعاگو ودعاجو

محمد صدام حسین قادری امجدی رضوی عفی عنہ

17 دسمبر، 2202ء، بمطابق 23 جمادی الاول، 1444ھ

مقدمه

الْحُبُّ لِلَّهِ وَالْبُغْضُ لِلَّهِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

نحمده ونصلي على رسوله الكريم أما بعد:

مومن کی دوستی اور دشمنی کا پیمانہ اللہ تعالیٰ کی رضا ہے۔۔۔۔اور اللہ تعالیٰ کی رضا یہ ہے کہ اُن کے دوستوں کے ساتھ محبت اور اُن کے دشمنوں کے ساتھ عداوت رکھی جائے' اِرشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا عَدُوِّيْ وَعَدُوَّكُمْ اَوْلِيَآءَ﴾

(ت) اے ایمان والو میرے اور اپنے دشمنوں کو دوست نہ بناؤ" (الممتحنة:1)

دوم:

﴿لَا يَتَّخِذِ الْمُؤْمِنُوْنَ الْكٰفِرِيْنَ اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ ۚ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَلَيْسَ مِنَ اللّٰهِ فِيْ شَيْءٍ﴾

(ت) ایمان والے مومنوں کے سوا کافروں کو دوست نہ بنائیں اور جو ایسا کرے اس کا اللہ سے کوئی تعلق نہیں" (آل عمران:28)

سوم:

﴿يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْۤا اٰبَآءَكُمْ وَاِخْوَانَكُمْ اَوْلِيَآءَ اِنِ اسْتَحَبُّوا الْكُفْرَ عَلَى الْاِيْمَانِ ؕ وَمَنْ يَّتَوَلَّهُمْ مِّنْكُمْ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ﴾

(ت) اے ایمان والو اپنے باپ اور اپنے بھائیوں کو دوست نہ سمجھو اگر وہ ایمان پر کفر پسند

کرے اور تم میں جو کوئی ان سے دوستی کرے گا تو وہی ظالم ہیں"(التوبۃ:23)

چہارم:

ایک مقام پر اور ارشاد فرمایا:

﴿يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الْيَهُوْدَ وَ النَّصٰرٰٓى اَوْلِيَآءَ ؔ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ ؕ وَ مَنْ يَّتَوَلَّهُمْ مِّنْكُمْ فَاِنَّهٗ مِنْهُمْ ؕ﴾

(ت) اے ایمان والو یہود و نصاری کو دوست نہ بناؤ وہ آپس میں ایک دوسرے کے دوست ہیں اور تم میں جو کوئی ان سے دوستی رکھے گا تو وہ انہیں میں سے ہے"(المائدۃ:51)

ان آیات کریمہ سے معلوم ہوا کہ مومن کا دوست مومن ہی ہو گا، کافر نہیں۔ اگرچہ وہ کتنے ہی عزیز ہوں۔ لہذا مسلمان کہلانے والے اپنے مرتد اور بے دین رشتے داروں اور دوستوں سے قطع تعلق کرے۔ اُن سے میل جول، رسم و راہ، مودت و محبت ان کی ہاں میں ہاں ملانا ان کی خوشامد میں رہنا سب بند کریں۔ اور جو ایسا کرنے سے قاصر ہیں تو اُن کا انجام برا ہے۔

اللہ رب العزت ارشاد فرماتا ہے: «و لا تر كنوا الى الذين ظلموا فتمسكم النار» اور ظالموں کی طرف نہ جھکو ورنہ تمہیں آگ چھوئے گی۔(ھود:113)

حدیثِ مبارکہ ہے: «الْمَرْءُ مَعَ مَنْ أَحَبَّ» (ت) آدمی اس کے ساتھ ہو گا جس سے محبت رکھے۔

(صحيح البخاري، كتاب الأدب، باب علامة حب الله، رقم الحديث: 6169، 8/ 39، ط: المطبعة الكبرى الأميرية، ببولاق مصر، ١٣١١ ھ)

ایک اور حدیث میں قسم کھا کر رسول اکرم ﷺ نے یوں ارشاد فرمایا: «مَنْ أَحَبَّ قَوْمًا حَشَرَهُ اللهُ فِي زُمْرَتِهِمْ» (ت) جو کسی قوم کے ساتھ دوستی رکھے گا ضرور اللہ تعالی انھیں کے ساتھ اس

کا حشر کرے گا۔

(المعجم الكبير للطبراني،باب الجيم، رقم الحديث: 2519، 3/ 19، ط: مكتبة ابن تيمية - القاهرة)

ف1:

سیدنا اعلیٰ حضرت قدس سرہ ایک جگہ (امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ تعالی علیہ کے حوالے سے) تحریر فرماتے ہیں: ایک شخص رافضیوں کے پاس بیٹھا کرتا تھا اس کے مرتے وقت لوگوں نے اسے کلمہ طیبہ کی تلقین کی، اس نے کہا نہیں کہا جاتا، پوچھا کیوں ؟ کہا یہ دو شخص کھڑے ہیں یہ کہتے ہیں تو ان کے پاس بیٹھا کرتا تھا جو ابوبکر و عمر رضی اللہ تعالی عنہما کو برا کہتے تھے"۔۔۔۔۔ جب صدیق اکبر و فاروق اعظم رضی اللہ تعالی عنہما کو برا کہنے والوں کے پاس بیٹھنے والوں کو یہ حالت ہے تو یہ لوگ (یعنی وہابی دیوبندی) تو اللہ جل وعلا اور رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کو برا کہتے ہیں ان کی تنقیص شان کرتے ہیں انہیں طرح طرح کے عیب لگاتے ہیں ان کے پاس بیٹھنے والے کو کلمہ نصیب ہونا اور بھی دشوار ہے۔

(فتاویٰ رضویہ، ج:21، ص:279، ط: رضا فاؤنڈیشن لاہور)

ف2:

سنی مسلمانوں پر لازم ہے کہ وہ اپنے سنی بھائیوں کے ساتھ ہی دوستی اور محبت رکھیں۔ وہابی، دیوبندی، قادیانی، رافضی وغیرہم مرتدین کے ناپاک ونجس عقائد کی وجہ سے ان سے بغض وعداوت رکھیں کہ یہ لوگ اللہ و رسول کے دشمن ہیں۔ اور یہود و نصاریٰ کفار سے بھی بدترین ہیں۔ سیدنا اعلیٰحضرت امام احمد رضا خاں قادری قدس سرہ فرماتے ہیں: کفر اصلی کی ایک سخت قسم نصرانیت ہے اور اس سے بدتر مجوسیت، اس سے بدتر بت پرستی، اس سے بدتر وہابیت، ان سب سے بدتر اور خبیث تر دیوبندیت

(فتاویٰ رضویہ، ج:14، ص:135، ط: رضا فاؤنڈیشن لاہور)

حضرتِ شارح بُخاری مفتی شریف الحق امجدی رحمۃ اللہ القوی لکھتے ہیں: وہابی مذہب کی بنیاد کفر پر ہے وہ بھی کفر کی سب سے بدترین قسم انبیاء کرام خصوصًا سید الانبیاءﷺ کی توہین پر وہابی بلا شبہ کافر و مرتد اسلام سے خارج ہیں۔(فتاویٰ شارح بُخاری، ج:3، ص:45، ط:دائرۃ البرکات گھوسی)

ایک مقام پر فتاویٰ عالمگیری کے حوالے سے لکھتے ہیں: "أحکامھم احکام المرتدین" یہاں سے مراد آج کل ہندوستان میں پائے جانے والے روافض ہیں، اسی طرح وہابی، دیوبندی بھی کافر و مرتد ہیں اس لیے کہ انہوں نے حضور اقدسﷺ کی توہین کی۔(أیضا:ج:3، ص:81، ط:دائرۃ البرکات گھوسی)

حقیقت نامہ

اولاً: حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی شان میں ادنا سی گستاخی و بے ادبی کرنے والا کافر ہے۔ اور کافر کہنا سنت الٰہیہ ہے۔ رب العالمین جَلَّ جَلَالُہٗ ارشاد فرماتا ہے:

﴿يَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ مَا قَالُوْا ؕ وَ لَقَدْ قَالُوْا كَلِمَةَ الْكُفْرِ وَ كَفَرُوْا بَعْدَ اِسْلَامِهِمْ﴾

(ت) اللہ عزوجل کی قسم کھاتے ہیں کہ انہوں نے نہ کہا اور بیشک ضرور انہوں نے کفر کی بات کہی اور اسلام میں آکر کافر ہو گئے۔(التوبۃ:74)

اور فرمایا:

﴿وَ لَىٕنْ سَاَلْتَهُمْ لَیَقُوْلُنَّ اِنَّمَا كُنَّا نَخُوْضُ وَ نَلْعَبُ ؕ قُلْ اَبِاللّٰهِ وَ اٰیٰتِهٖ وَ رَسُوْلِهٖ كُنْتُمْ تَسْتَهْزِءُوْنَ(۶۵) لَا تَعْتَذِرُوْا قَدْ كَفَرْتُمْ بَعْدَ اِیْمَانِكُمْ ؕ﴾

(ت) اور اے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ! اگر تم ان سے پوچھو تو کہیں گے کہ ہم تو یونہی ہنسی کھیل میں تھے تم فرماؤ کیا اللہ عزوجل اور اسکی آیتوں اور اس کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے ہنستے ہو۔ بہانے نہ بناؤ تم کافر ہو چکے مسلمان ہو کر۔(التوبة:65-66)

جیسے وہابی دیوبندی لوگ بہانے بناتے ہوئے نظر آتے ہیں اور اپنے اکابرین کی کفریہ عبارات (جس میں حضور اقدس ﷺ کی شان میں شدید توہین کی ہے) پر پردہ ڈالنے کی ناکام کوشش میں رہتے ہیں۔ جب کہ وہ ضرور کفر کی بات کہی ہے۔ جیسا کہ اُنہوں نے لکھا: اوّل: حضور کا علم جانوروں و پاگلوں جیسا ہے۔ دوم: حضور کا علم شیطان سے کم ہے۔ سوم: امتی عمل میں نبی سے بڑھ جاتے ہیں۔ چہارم: حضور اللہ کی شان کے آگے چمار سے بھی ذلیل ہیں وغیرہم۔ (معاذ اللہ رب العالمین) یہ تمام عبارات خبیثہ و کفریہ حضور ﷺ سے بغض و عناد کا نتیجہ ہے۔ اس سے راضی ہونا کفر ہے اور جو اس پر اعتقاد رکھے یا تاویل کرے وہ کافر و مرتد خارج از اسلام ہے۔

ف:

حضور ﷺ سے بغض وہی رکھے گا جس کی اصل ولد الحرام ہو۔ صاحبِ تفسیر صاوی « سورۃ القلم آیت 10 تا 13 » کے تحت لکھتے ہیں: ولید بن مغیرہ نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی شان میں گستاخی کی یعنی مجنوں کہا جس سے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو دکھ ہوا تو اللہ تعالیٰ عزوجل نے چند آیات مبارکہ نازل فرما کر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو تسلی و تشفی (بحالی) دی اور آیات مذکورہ بالا میں اس گستاخ (بدزبان اور بے ادب) کے نو عیبوں کو بیان فرمایا حتیٰ کہ یہ بھی ظاہر کر دیا کہ اس کی اصل ولد الحرام ہے۔(حاشية الصاوى علي تفسير الجلالين،6/ 150-151، ط: دارالكتب العلميية بيروت- لبنان)

حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: جس کے دل میں حضور ﷺ سے عناد ہو

اور حضور ﷺ کی بدگوئی اس کا مشغلہ ہو وہ حرامی ہوتا ہے۔(نورالعرفان،القلم:13)

ثانیاً:وہابی دیوبندی قادیانی تمام گستاخانِ رسول پر سختی کرو:باری تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

﴿مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ؕ وَ الَّذِیْنَ مَعَهٗۤ اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَیْنَهُمْ﴾

(ت) محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں، اور ان کے ساتھ والے کافروں پر سخت ہیں اور آپس میں نرم دل۔(الفتح:29)

دوم:

﴿یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مَنْ یَّرْتَدَّ مِنْكُمْ عَنْ دِیْنِهٖ فَسَوْفَ یَاْتِی اللّٰهُ بِقَوْمٍ یُّحِبُّهُمْ وَ یُحِبُّوْنَهٗۤ ۙ اَذِلَّةٍ عَلَى الْمُؤْمِنِیْنَ اَعِزَّةٍ عَلَى الْكٰفِرِیْنَ﴾

(ت) اے ایمان والو! تم میں جو کوئی اپنے دین سے پھرے گا تو عنقریب اللہ عزوجل ایسے لوگ لائے گا کہ وہ اللہ عزوجل کے پیارے اور اللہ عزوجل ان کا پیارا مسلمانوں پر نرم اور کافروں پر سخت۔(المائدۃ:54)

موجودہ زمانہ میں وہ علماء جو لوگوں کی ملامت، لعن طعن اور دھمکیوں کی پرواہ کئے بغیر' اللہ عزوجل کی راہ میں، زبان وقلم سے' وہابی دیوبندی رافضی وغیرہم مرتدین کا برسرعام رد کرتے ہیں۔ وہی ان علامتوں کے مصداق ہیں کہ وہ کافروں کے لئے نہایت سخت اور مومنوں کے لیے نہایت نرم اور وہ سب اللہ عزوجل کے پیارے یعنی محبوب بندے ہیں۔

ف:

لیکن افسوس! آج بھی کچھ صلح کلیہ مولوی (بنام سنی) عبداللہ بن ابی کی طرح یہ عذر پیش کرتے ہوئے نظر آتے ہیں کہ اگر ہم اُن کا رد کریں (یعنی وہابی دیوبندی وغیرہم خداعزوجل اور رسول صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ

وسلم کی شان میں گستاخی کرنے والوں سے دوستی نہ رکھیں) ان سے نفرت کریں، تو ہمارے بہت سے کام رک جائیں گے (العیاذ باللہ) یہ سب نفس کا دھوکہ اور شیطان کی پیروی ہے۔

ثالثاً: مرتد (وہابی، دیوبندی، قادیانی، رافضی) چاہتا ہے کہ تم بھی انہی کی طرح ہو جاؤ۔ اسی لیے قرآن مجید میں اُن سے دوستی کرنا منع فرمایا۔ ارشاد ہوا:

﴿وَدُّوْا لَوْ تَكْفُرُوْنَ كَمَا كَفَرُوْا فَتَكُوْنُوْنَ سَوَآءً فَلَا تَتَّخِذُوْا مِنْهُمْ اَوْلِيَآءَ﴾

(ت) وہ تو یہ چاہتے ہیں کہ کہیں تم بھی کافر ہو جاؤ جیسے وہ کافر ہوئے تو تم سب ایک سے ہو جاؤ ان میں کسی کو اپنا دوست نہ بناؤ (النساء:89)

اس آیت کی تفسیر میں حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ القوی لکھتے ہیں: اس آیت کریمہ سے معلوم ہوا کہ کافر، مرتد، بدمذہب کو دوست بنانا حرام ہے اگرچہ وہ کلمہ پڑھتا ہو اور اپنے کو مسلمان کہتا ہو (نور العرفان)۔ اس حوالے سے صدر الشریعہ بدر الطریقہ مفتی امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ تحریر فرماتے ہیں: وہابیوں سے میل جول ناجائز ہے حدیث (شریف) میں ایسے ہی لوگوں کے لئے فرمایا گیا «ایاکم وایاھم لا یضلونکم ولا یفتنونکم» ان کو دور کر دو، اس سے دور رہو، کہیں وہ تمہیں گمراہ نہ کر دیں، فتنہ میں نہ ڈال دیں۔ (فتاوٰی امجدیہ، ج:4، ص:468، ط: مکتبہ رضویہ کراچی)

ف 1:

اعلیٰ حضرت امام اہل سنت امام احمد رضا خاں قادری قدس سرہ الباری فرماتے ہیں: دیوبندی عقیدے والے خود مرتد ہیں اور ان سے میل جول مطلق حرام۔ (فتاوٰی رضویہ، ج:13، ص:619)

ایک جگہ اور لکھتے ہیں: ان سے میل جول قطعی حرام، ان سے سلام و کلام حرام، انہیں پاس بٹھانا حرام، ان

کے پاس بیٹھنا حرام، بیمار پڑیں توان کی عیادت حرام، مرجائیں تو مسلمانوں کا سا انہیں غسل وکفن دینا حرام، ان کا جنازہ اٹھانا حرام، ان پر نماز پڑھنا حرام، انہیں مقابر مسلمین میں دفن کرنا حرام، ان کی قبر پر جانا حرام، انہیں ایصال ثواب کرنا حرام، مثل نماز جنازہ کفر۔

(أیضا، ج:14، ص:483، ط: رضافاؤنڈیشن لاہور)

ف2:

شارح بُخاری مفتی شریف الحق امجدی رحمۃ اللہ القوی ایک سوال کے جواب میں لکھتے ہیں: خواہ وہ دیوبندی ہوں یا غیر مقلد، علمائے حل وحرم، عرب وعجم ہندو سندھ نے بالاتفاق یہ فتوی دیا کہ یہ کافر ہیں اور ایسے کافر کہ جو ان کے کفر پر مطلع ہوکر انھیں کافر نہ مانے وہ خود کافر (فتاویٰ شارح بُخاری، ج:3، ص:105، ط: دائرۃ البرکات گھوسی)۔ اور ایک مقام پر (وہابی دیوبندی سے میل جول) کی ”وضاحت“ یوں فرمائی: دیوبندیوں کی ساتھ میل جول کی وجہ سے زید دیوبندی نہیں ہوجائے گا جب کہ وہ عقیدہ سنی ہے۔ البتہ دیوبندیوں کے ساتھ میل جول رکھنے کی وجہ سے فاسق فاجر ضرور ہے اور یہودیوں کی اس صفت ”لما تقولون مالا تفعلون“ کا مصداق ایسے بے عمل علماء کو علمائے سو کہا جاتا ہے۔

(أیضا: ج:3، ص:272، ط: دائرۃ البرکات گھوسی)

رابعاً: وہابی دیوبندی قادیانی رافضی وغیرھم کی برائی بیان کی جائے:- حدیث پاک میں ہے:

عَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيمٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَتَرْعَوُونَ عَنْ ذِكْرِ الْفَاجِرِ؟ اذْكُرُوهُ بِمَا فِيهِ كَيْ يَعْرِفَهُ النَّاسُ وَيَحْذَرَهُ النَّاسُ».

(ت) حضرت بہز بن حکیم رضی اللہ عنہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ وہ اپنے دادا سے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ کیا تم لوگ فاجر کو برا کہنے سے پرہیز کرتے ہو؟ آخر اسے لوگ کیونکر پہچانیں

گے، فاجر کی برائیاں بیان کرو تاکہ لوگ اس سے بچیں" (السنن الكبرى للبيهقي، كتاب الشهادات، باب الرجل من أهل الفقه الخ، رقم الحديث: 20914، 10/ 354، ط: دار الكتب العلمية، بيروت - لبنان)

اور چونکہ بدمذہب لوگوں کا ضرر فاسق وفاجر کے مقابل میں بہت زیادہ ہوتے ہیں۔ اس حدیث کی توضیح کرتے ہوئے فقیہ ملت مفتی جلال الدین احمد قادری امجدی قدس سرہ تحریر فرماتے ہیں: "فاسق معلن یا بدمذہب کی برائی بیان کرنا جائز ہے، بلکہ اگر لوگوں کو اس کے شر سے بچانا مقصود ہو تو ثواب ملنے کی امید ہے۔ ان کی بدمذہبی کو ظاہر کرنا غیبت نہیں"

(حاشية ابن عابدين = رد المحتار، كتاب الحظر والإباحة، فصل في البيع، 6/ 409، ط: مصطفى البابي الحلبي مصر/ أيضا: 9/ 675، ط: دارالمعرفة بيروت/ وقد نقله صاحب انوار الحديث عن بہار شریعت: زبان کو روکنا اور گالی گلوج غیبت الخ، مسئله9، ص:291، متلقطا، ط: اویسی بک سٹال گوجرانواله)

مجدّدِ اعظم اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں قادری فاضلِ بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ فرماتے ہیں: غیبت زنا سے سخت تر ہے جبکہ شرعًا غیبت ہو مثلاً فاسق معلن کی غیبت غیبت نہیں، اور بدمذہب کی برائیاں بیان کرنے کا خود شرعًا حکم ہے۔ (فتاویٰ رضویہ، ج:6، ص:602، ط: رضا فاؤنڈیشن لاہور)

ایک جگہ اور فرماتے ہیں: "بدمذہب کی برائیاں بیان کرنا بہت ضروری ہے"

(أیضا، ج:24، ص:359، ط: رضا فاؤنڈیشن لاہور۔

ف1:

اور یہ جاننا چاہیے کہ وہابیہ بالخصوص دیوبندیہ ایسے تقیہ باز ہوتے ہیں کہ رافضی بھی شرمائے۔ امام اہل سنت قدس سرہٗ فرماتے ہیں: آج وہ کون ہے کہ ان میں کلام کرے اور ہو سنی، اللھم مگر بہ تقیہ کہ وہابیہ میں روافض سے کچھ کم نہیں (فتاویٰ رضویہ، ج:29، ص:239، ط: رضا فاؤنڈیشن لاہور). اور فرماتے ہیں: "رافضی

تقیہ سے سب کچھ کر لیتے ہیں یوں ہی وہابی مجالس میلاد مبارک میں جائیں قیام کریں گیارہویں شریف کی نیاز میں حاضر ہوں پلاؤ کھانے کو موجود اور دل میں شرک و حرام' (أیضا، ج:2، ص:313، ط: رضا فاؤنڈیشن لاہور) لہٰذا ان کے مکر و شر سے بچنے کے لئے اُن کی بُرائی کرنی پڑے گی اور یہ ضروری ہے۔

ف2:

بدمذہب کی برائی اُن کے عقائد باطلہ کو رد کرنے کے لئے کی جاتی ہے۔ لیکن بعض مصلحت پسند مولوی اور صوفیوں کو یہ سمجھ نہیں آتی۔ کہتے ہیں کہ ہم کسی کی بُرائی نہیں کرتے خوامخواہ فتنہ و فساد پھیل جائے گا۔ وغیرہ وغیرہ اس پر حُضور شارح بُخاری مفتی شریف الحق امجدی علیہ رحمۃ اللہ القوی تحریر فرماتے ہیں: یہ شخص گمراہ بد دین دیوبندی ہے یا صلح کلی۔ بدمذہبوں کا رد فرض ہے۔ حدیث میں فرمایا: «اذا ظهرت الفتن اوقال البدع فلم يظهر العالم علمه فعليه لعنة الله والملائكة والناس اجمعين لا يقبل الله صرفا ولا عدلا» یعنی جب فتنے ظاہر ہوں یا فرمایا جب بدعتیں ظاہر ہوں تو جو عالم اپنے علم کو ظاہر نہ کرے اس پر اللہ اور فرشتوں اور سب لوگوں کی لعنت ہے اللہ تعالیٰ نہ اس کا فرض قبول کرے گا نہ نفل۔ (فتاویٰ شارح بخاری: ج: 1، ص: 422، ط: دائرۃ البرکات گھوسی)

ف3:

حضرت صدر الشریعہ بدر الطریقہ علامہ مفتی امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی تحریر فرماتے ہیں: مخلوقِ خدا کو گمراہوں سے بچانا یہ کوئی معمولی بات نہیں بلکہ انبیائے کرام علیہم السلام کی سنت ہے۔

(بہار شریعت: ح:16، ص:533، ط: مكتبة المدينة)

اعلیٰ حضرت فاضلِ بریلوی قدس سرہ العزیز نے اسی سنت کو اپنی تحریروں میں زندہ رکھا ہے۔ لکھتے ہیں: بدمذہب دوزخ کے لئے کتے ہیں اور بدترین مخلوق (فتاویٰ رضویہ، ج:21، ص:492، ط: رضا فاؤنڈیشن لاہور)

اسی میں لکھتے ہیں: اب اتنا معلوم کرنا رہا کہ بدمذہب کتا ہے یا نہیں؟ ہاں ضرور ہے بلکہ کتے سے بھی بدتر وناپاک تر (أیضا، ج:11، ص:401-402، ط: رضا فاؤنڈیشن لاہور) نیز تاکید فرمائی: اہلسنت کو چاہئے ان سے بہت پرہیز رکھیں، ان کے معاملات میں شریک نہ ہوں، اپنے معاملات میں انہیں شریک نہ کریں۔

(أیضا، ج:6، ص:718، ط: رضا فاؤنڈیشن لاہور)

خامسا: کافر مومن سے کبھی راضی نہیں ہوسکتے.... قال للہ تعالی (اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے):

﴿وَلَنْ تَرْضٰى عَنْكَ الْيَهُوْدُ وَلَا النَّصٰرٰى حَتّٰى تَتَّبِعَ مِلَّتَهُمْ﴾

(ت) اور ہرگز تم سے یہود اور نصاریٰ راضی نہ ہوں گے جب تک تم ان کے دین کی پیروی نہ کرو" (البقرۃ:120)

لیکن بعض سنی بالخصوص صلح کلی متأثر لوگوں کو یہ لگ رہا ہے کہ یہود و نصاریٰ سے بدتر کافر، وہابیہ، دیابنہ کو راضی کرلیں گے اور پوچھنے پر بکتا ہے کہ اُن کی اصلاح کریں گے بلکہ ضرورت پڑنے پر اُن کی لڑکیوں کو لا کر سنی بنالیں گے اور اس طرح سنیت کا کام بھی ہوگا وغیرہم۔ یہ سب شیطانی وسوسے بلکہ گمراہیت ہے۔

اعلیٰ حضرت امام اہل سنت امام احمد رضا خان فاضلِ بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں: "بدمذہب عورت کو نکاح میں لاتے وقت یہ خیال کرلینا کہ ہم اس پر غالب ہیں اس کی بدمذہبی ہمیں کیا نقصان دے گی بلکہ اسے سنی کریں گے محض حماقت ہے" (فتاویٰ رضویہ، ج11، ص:370، ط: رضا فاؤنڈیشن لاہور)

اور فرماتے ہیں: "غیر مذہب والیوں کی صحبت آگ ہے ذی علم عاقل بالغ مردوں کے مذہب اس میں بگڑ گئے ہیں، عمران بن حطان رقاشی کا قصہ مشہور ہے یہ تابعین کے زمانہ میں ایک بڑا محدث تھا خارجی مذہب کی عورت کی صحبت میں معاذ للہ خود خارجی ہوگیا اور یہ دعوٰی کیا تھا کہ اسے سنّی کرنا چاہتا ہے"

(أیضا،ج:23،ص:693،ط:رضافاؤنڈیشن لاہور)

اس حوالے سے نائب فقیہ ملت مفتی ابرار احمد امجدی برکاتی دام ظلہ العالی تحریر فرماتے ہیں: ”تجربہ شاہد ہے کہ بہت سے لوگ اس خیال سے وہابی لڑکی لائے کہ ہم سنی بنالیں گے لیکن وہ اسے سنی نہیں بنا سکے بلکہ اس رشتہ کے سبب وہ خود ہی وہابی بن گئے“(فتاویٰ فقیہ ملت،ج:2،ص:423،ط:شبیر برادرز لاہور)

تنبیہ:

خبردار! صلح کلیوں کے باتوں میں نہ آئیں۔ اگر ایمان کی سلامتی چاہتے ہیں تو بدمذہبوں سے دور رہنا ہی پڑے گا۔ وہابی، دیوبندی، رافضی سے میل جول ترک کرنا ہی پڑے گا۔ تبلیغ کے نام پر اُن سے شادی بیاہ کے رواج کو بند کرنا ہی پڑے گا۔ عام خاص بدمذہب کا عینک اتار کر پھینکنا ہی پڑے گا۔ اللہ تعالی ہمیں عقل سلیم عطا فرمائے۔ بدمذہب وہابی دیوبندی رافضی وغیرہم مرتدوں سے دور رہنے کی توفیق بخشے۔ ”الحب لله البغض لله“ ہمارا مشن بن جائے اور تعلیمات اعلیٰ حضرت پر ہمیں قائم ودائم رکھے۔

آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ علیہ وسلم

مدینے کا بھکاری

فقیر محمد توصیف رضا قادری علیمی غفرلہ

ابن علامہ مفتی طفیل احمد رضوی نوری علیہ الرحمہ

الغزالی اکیڈمی واعلیحضرت مشن کٹیہار الہند

26،اکتوبر،2022ء،بروز چہار شنبہ

باب اول: انکشاف

[1] دیوبندی، وہابی ہیں

یہ بات اظہر من الشمس ہے کہ سرزمین ہند میں فتنہ وہابیت کو پروان چڑھانے اور پھیلانے میں مولوی اسماعیل دہلوی کا بڑا ہاتھ ہے۔ اُنہوں نے ہی عبدالوہاب نجدی کے بیٹے کی کتاب ''کتاب التوحید'' کا ترجمہ ''تقویۃ الایمان'' لکھ کر وہابیت پھیلائی۔ اس کتاب نے برصغیر ہند و پاک میں کئی فتنے جنم دیے۔ اُن میں اکثر تقلید سے آزاد ہے جس کو اہلحدیث، اہل قرآن (چکڑالوی) وغیرہ کہے جاتے ہیں۔ اور ایک تقلید پرست بنے جسے عرف عام میں دیوبندی کہلاتی ہے۔ یہ جماعت خود کو حنفی کہتے ہیں۔ اس جماعت کے اکابرین نے اس کتاب (تقویۃ الایمان) کی نہ صرف تائید کی بلکہ ڈنکے کی چوٹ پر وہابی ہونے اور وہابی بنانے کا اعلان کیا۔ چنانچہ دیوبندی دھرم کے پیشوا مولوی رشید احمد گنگوہی ایک سوال کے جواب میں لکھتے ہیں: کتاب تقویۃ الایمان نہایت عمدہ اور سچی کتاب ہے، موجب قوت و اصلاح ایمان کی ہے، بندہ کے نزدیک سب مسائل اس کے صحیح ہے (فتاویٰ رشیدیہ کامل مبوب ص224، 226۔ ط: دار الاشاعت کراچی)

اسی میں ہے: اس کا (تقویۃ الایمان کا) رکھنا اور پڑھنا اور عمل کرنا عین اسلام اور موجب اجر کا ہے اس کے رکھنے کو جو کفر کہتا ہے خود کافر ہے۔ (ایضًا ص219، ص221۔ ط: دار الاشاعت کراچی)

ایک اور دیوبندی دھرم کے پیشوا مولوی اشرف علی تھانوی تقویۃ الایمان کی حمایت میں لکھتے ہیں:

تقویۃ الایمان میں بعض الفاظ جو سخت واقع ہو گئے ہیں تو اس زمانے کی جہالت کا علاج تھا۔

(امداد الفتاویٰ ج:5 ص:389، ط: مکتب دار العلوم کراچی)

مطلب یہ کتاب اتنی سچی ہے کہ بعض الفاظ سخت (گستاخانہ) ہونے کے باوجود جہالت کو مٹانے کے لیے مفید اور کارآمد تھے۔ اس لیے اس کا رکھنا عین اسلام بلکہ اجر و ثواب ہو گیا۔ اور اگر کوئی اسے کفر کہے وہ اسلام سے خارج ہو جائے گا۔ معاذاللہ۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اکابر دیوبند کے نزدیک تقویۃ الایمان کا مقام و مرتبہ نہایت بلند و بالا تھا۔

جب کہ یہ کتاب اتنی گھناؤنی اور گستاخانہ پر مبنی کہ جس وقت یہ کتاب شائع ہوئی "تو شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ جو کہ اسماعیل دہلوی (مصنف کے چچا) اپنی زندگی کے آخری ایام گزار رہے تھے۔ انہوں نے بڑے درد و کرب بھرے الفاظ میں فرمایا: "میں اس وقت بوڑھا ہوں، ورنہ تقویۃ الایمان کے رد میں بھی تحفۂ اثناعشریہ کی طرح ایک ضخیم کتاب لکھتا" (دیکھیے۔ برصغیر میں افتراق بین المسلمین کے اسباب۔ از: مبارک حسین مصباحی ص: 118۔ ط: المجمع المصباحی مبارک پور اعظم گڑھ)

صرف یہی نہیں جب اسمعیل دہلوی کی بدعقیدگی کے سبب اس پر کفر کا حکم عائد کیا گیا۔ جس کو تمام علمائے حق اہل سنت و جماعت نے صحیح قرار دیا۔ اور اس میں سب سے اہم کردار امام تحریک آزادی علامہ فضل حق خیر آبادی قدس سرہ القوی کا ہے۔ آپ نے تحقیق الفتوی، ص: 134+152+177+184 ط: شاہ عبدالحق محدث دہلوی اکیڈمی، سرگودھا۔ میں بڑی تفصیل کے ساتھ تقویۃ الایمان کی عبارات پر گفتگو کرتے ہوئے اسماعیل دہلوی کی تکفیر کی ہے۔

اس وقت بھی دیوبندی دھرم کے قطب الاقطاب مولوی رشید احمد گنگوہی نے فتویٰ دیا۔ لکھتے ہیں: جو اسماعیل دہلوی کو کافر کہے وہ خود کافر شیطان ملعون ہے (فتاوی رشیدیہ ص 224۔ ط: دار الاشاعت کراچی) ذرا سوچیے! اکابر دیوبند گنگوہی صاحب کن کو کافر شیطان اور ملعون لکھا۔ یہ وہابیت اور فتنہ وہابیت کی بنیاد رکھنے والے مولوی اسماعیل دہلوی کی تائید اور حمایت ہے یا نہیں ؟؟

اب اکابرِ دیوبند کی وہابی نامہ اور وہابیت کی توقیر و تحسین ملاحظہ کیجئے؛

اشرف السوانح ج: 1 ص 84 پر حکیم الامت دیوبند مولوی اشرف علی تھانوی فرماتے ہیں: بھائی یہاں وہابی رہتے ہیں۔ یہاں فاتحہ نیاز کے لئے کچھ نہ لایا کرو۔ واقعہ یہ تھا کہ مدرسہ کے پڑوس کی کچھ خواتین شیرینی لائیں تاکہ کلام پاک پڑھ کر ایصال ثواب کر دیا جائے۔ مدرسے کے طلباء نے ایصال ثواب نہ کیا اور تھانوی صاحب نے وہابی کہہ کر منع کر دیا

(مرتبین: مولوی عزیزی الحسن و مولوی عبدالحق ط: ادارہ تالیفاتِ اشرفیہ ملتان)

اور اپنے ملفوظ 621 کے تحت ایک سلسلہ گفتگو میں تھانوی صاحب نے فرمایا: مولانا فیض الحسن صاحب سہارنپوری بڑے ظریف تھے۔ کسی نے ان سے بدعتی اور وہابی کے معنی پوچھے تو عجیب تفسیر کی فرمایا کہ بدعتی کے معنی ہیں۔ باادب بے ایمان اور وہابی کے معنی ہیں۔ بے ادب باایمان

(ملفوظات حکیم الامت ج:2، ص372۔ ط: ادارہ تالیفاتِ اشرفیہ ملتان)

اب دیکھئے! تھانوی صاحب کس طرح لوگوں کو پیسے دے کر وہابی بنانے کی مشن کو فروغ دیا۔ کہتے ہیں: "اگر میرے پاس دس ہزار روپیہ ہو تو سب کی تنخواہ کر دوں پھر لوگ خود ہی وہابی بن جائیں"

(ایضًا ج:2، ص249۔ ط: ادارہ تالیفاتِ اشرفیہ ملتان)

دیوبندی دھرم کے غوث اعظم مولوی رشید احمد گنگوہی 'ایک سوال کے جواب میں فرماتے ہیں: محمد بن عبدالوہاب کے مقتدیوں کو وہابی کہتے ہیں۔ ان کے عقائد عمدہ تھے اور مذہب ان کا حنبلی تھا البتہ ان کے مزاج میں شدت تھی مگر وہ اور ان کے مقتدی اچھے ہیں (فتاویٰ رشیدیہ، ص 292۔ ط: دار الاشاعت کراچی) ایک جگہ اور ارشاد فرمایا: "اس وقت اور اطراف میں وہابی متبع سنت اور دیندار کو کہتے ہیں۔ (ایضًا، ص250۔ ط: دار الاشاعت کراچی)

دیوبندی دھرم کے سب سے بڑے مناظر منظور نعمانی نے قبول کیا: "ہم خود اپنے بارے میں بڑی صفائی سے عرض کرتے ہیں کہ ہم بڑے سخت وہابی ہیں" (سوانح یوسف کاندھلوی۔ ص202۔ ط: مجلس صحافت ونشریات لکھنؤ) یہ سن کر دیوبندی دھرم کے شیخ الحدیث زکریا کاندھلوی نے فرمایا: "مولوی صاحب! میں خود تم سے بڑا وہابی ہوں" (ایضًا۔ ص204۔ ط: مجلس صحافت ونشریات لکھنؤ)

قارئین! مذکورہ بالا دلائل و حقائق سے روشن ہو جاتا ہے کہ اکابر دیوبند وہابی تھے بلکہ بڑے مضبوط اور ڈھیٹ قسم کے وہابی تھے۔ پھر اہل انصاف کس طرح تسلیم کرلیں کہ یہ وہابی نہیں ہے۔ خود اپنی کتاب میں لکھا چھاپا اور لوگوں تک پہنچایا کہ وہ وہابی ہی تھے۔

یاد رہے! غیر مقلدین کے شیخ الاسلام مولوی ثناء اللہ امرتسری صاحب، غیر مقلد وہابی اور تقلید پرست وہابی (یعنی دیوبندی) کے متعلق وضاحت کرتے ہوئے لکھتے ہیں: "ان دونوں شاخوں کا مخرج ایک ہی تھا۔ سوائے مسئلہ تقلید کے تردید رسومِ شرکیہ میں دونوں شاخیں ایک دوسرے کے موافق اور مؤید ہیں (فتاویٰ ثنائیہ ج:1، ص414۔ ط: ادارہ ترجمان الاہلسنت لاہور)

دیکھئے! سیرت ثنائی، صفحہ 411، 412 ط: مکتب قدوسیہ اردو بازار لاہور۔ اس میں اہلِ سنت وجماعت اور دیوبندی حضرات کے درمیان ہونے والے مناظروں میں مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری دیوبندی فرقہ کی حمایت میں ساتھ رہے۔

مولوی اسماعیل سلفی (غیر مقلد) صاحب کے فرزند مولوی حکیم محمود احمد صاحب نے بھی علمائے دیوبند کو اپنا ہم عقیدہ قرار دیتے ہوئے لکھتے ہیں: "آج ہم اور دیوبندی ایک دوسرے سے بہت قریب ہیں"۔ (علمائے دیوبند کا ماضی، ص:11۔ ط: إدارة نشر التوحيد والسنة الاهو) اس اقتباس کے بعد حکیم صاحب لکھتے ہیں: "عقائد میں بھی کوئی ایسا بُعد نہیں رہا بلکہ ہمارا اور اس (دیوبندی) مسلک کا مستقبل بھی

دونوں کے اتحاد پر موقوف ہے"(ایضا، ص 11) ایک اور مقام پر دیوبندیوں سے اتحاد و یگانگت بیان کرتے ہوئے حکیم صاحب لکھتے ہیں:"دیوبندی اہلِ حدیث تعلقات بہت اچھے ہیں اہلِ توحید ہونے کے ناطے ہم دیوبندی حضرات سے خوش دِلانہ رابطہ رکھتے ہیں اور اکثر مسائل میں ہمارا موقف ایک ہوتا ہے"۔(ایضا،ص14)

بفضلہ تعالیٰ ہم نے وہابی اور دیوبندی اشتراک و ہم آہنگی کو ان کے اپنے اکابر کی مستند تصانیف سے ثابت کردیا۔ اور یہ لوگ سنی نہیں ہے۔ اہلسنت وجماعت کا لیبل اختیار کرنا انکی دھاندلی ہے۔

تحریک وہابیت پر ایک نظر

وہابی یہ ایک نیا فرقہ ہے جو 1209ھ میں پیدا ہوا، اِس مذہب کا بانی محمد بن عبدالوہاب نجدی تھا، جس نے تمام عرب، خصوصًا حرمین شریفین میں بہت شدید فتنے پھیلائے، علما کو قتل کیا، صحابۂ کرام وائمہ وعلماو شہداء کی قبریں کھود ڈالیں، روضۂ انور کا نام معاذ للہ "صنمِ اکبر" رکھا تھا یعنی بڑا بت، اور طرح طرح کے ظلم کیے جیسا کہ صحیح حدیث میں حضور اقدس صلی للہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خبر دی تھی کہ "نجد سے فتنے اٹھیں گے اور شیطان کا گروہ نکلے گا" وہ گروہ بارہ سو برس بعد یہ ظاہر ہوا۔ علامہ شامی رحمہ للہ تعالیٰ نے اِسے خارجی بتایا۔(بہار شریعت، ح:1، ص214،مکتبة المدینة)

استاذ اعلی حضرت شیخ الاسلام والمسلمین مفتی مکہ علامہ سید ابوالعباس احمد بن زینی دحلان جیلانی مکی شافعی رحمۃ اللہ علیہ (ت ۱۳۰۴ھ) لکھتے ہیں:

كان محمد بن عبد الوهاب الذي ابتدع هذه البدعة يخطب للجمعة في مسجد الدرعية

ويقول في كل خطبة : ومن توسل بالنبي فقد كفر ، وكان أخوه سليمان بن عبد الوهاب من أهل العلم ، فكان ينكر عليه إنكاراً شديداً في كل ما يفعله أو يأمر به ولم يتبعه في شيء مما ابتدعه، وقال له أخوه سليمان يوماً : كم أركان الإسلام يا محمد بن عبد الوهاب ؟ فقال خمسة ، فقال أنت جعلتها ستة ، السادس : من لم يتبعك فليس بمسلم هذا عندك ركن سادس للإسلام. وقال رجل آخر يوماً لمحمد بن عبد الوهاب : كم يعتق الله كل ليلة في رمضان ؟ فقال له يعتق في كل ليلة مائة ألف ، وفي آخر ليلة يعتق مثل ما أعتق في الشهر كله ، فقال له لم يبلغ من اتبعك عشر عشر ما ذكرت فمن هؤلاء المسلمين الذين يعتقهم الله تعالى وقد حصرت المسلمين فيك وفيمن اتبعك ، فبهت الذي كفر . ولما طال النزاع بينه وبين أخيه خاف أخوه أن يأمر بقتله فارتحل إلى المدينة المنورة وألف رسالة في الرد عليه وأرسلها له فلم ينته . وألف كثير من علماء الحنابلة رسائل في الرد عليه وأرسلوها له فلم ينته.

ترجمہ: محمد بن عبدالوہاب نے یہ بدعت نکالی ہے کہ مسجد درعیہ میں خطبہ پڑھا کرتا تھا اور کہتا کہ ”جو شخص نبی ﷺ سے توسل کرے وہ کافر ہے لیکن اس کے بھائی شیخ سلیمان بن عبدالوہاب اہل علم میں سے تھے تو وہ اس کے ہر فعل وحکم کا سخت انکار کرتے تھے تو انھوں نے اس کی بدعات میں سے کسی بات کا اتباع نہیں کیا۔ ایک دن انھوں نے اس سے فرمایا کہ اے محمد بن عبدالوہاب ارکان اسلام کتنے ہیں؟ اس نے کہا پانچ تو انھوں نے فرمایا کہ تونے چھ کر دیئے ہیں جو شخص تیرا اتباع نہ کرے وہ مسلمان نہیں، یہ تیرے نزدیک چھٹا رکن ہے اور ایک دن ایک شخص نے اس سے کہا کہ رمضان میں ہر رات اللہ تعالی کس قدر بندے آزاد کرتا ہے؟ کہا ”ایک لاکھ اور آخر رات میں اتنے آزاد کرتا ہے جتنے تمام مہینے میں کئے ہیں۔

اس شخص نے کہا کہ تیرے متبعین تو اس کا عشر عشیر بھی نہیں تو یہ کون مسلمان ہے جس کو اللہ تعالیٰ آزاد کرتا ہے حالانکہ مسلمانوں کا حصر اپنے آپ اور اپنے متبعین میں کرتا ہے پس وہ مبہوت (حیران ومخبوط) ہو گیا اور جب اس کے بھائی میں نزاع بڑھ گیا تو ان کو خوف ہوا کہ میرے قتل کا حکم نہ دے دے لہذا وہ مدینہ منورہ کو رحلت کر گئے اور اس کے رد میں ایک رسالہ لکھ کر روانہ کیا مگر وہ باز نہ آیا اور بھی بہت سے علمائے حنابلہ وغیرہ نے اس کے رد میں رسائل تالیف کر کے اس کو بھیجے لیکن وہ باز نہ آیا"

(الدرر السنية في الرد على الوهابية، ص:104-105، ط: مكتبة الأحباب دمشق)

ف:

چونکہ وہابی تحریک کا بانی و قائد محمد ابن عبد الوہاب نجدی کا شمار سنیوں میں ہوتا تھا، اس وجہ سے اس تحریک میں اہل سنت وجماعت کے افراد ہی شریک ہوئے اگرچہ مذہبی اصول وضوابط کے لحاظ سے تحریک وہابیت اپنی بدمذہبیت کے سبب مذہب اہل سنت سے خارج ہو چکے تھے، لیکن وہ خود کو اہل سنت اور حنبلی کہتے رہے جیسا کہ خاتم المحققین علامہ سید محمد امین ابن عابدین شامی حنفی (ت ۱۲۵۲ھ) تحریر فرماتے ہیں: فِي زَمَانِنَا فِي أَتْبَاعِ عَبْدِ الْوَهَّابِ الَّذِينَ خَرَجُوا مِنْ نَجْدٍ وَتَغَلَّبُوا عَلَى الْحَرَمَيْنِ وَكَانُوا يَنْتَحِلُونَ مَذْهَبَ الْحَنَابِلَةِ، لَكِنَّهُمْ اعْتَقَدُوا أَنَّهُمْ هُمْ الْمُسْلِمُونَ وَأَنَّ مَنْ خَالَفَ اعْتِقَادَهُمْ مُشْرِكُونَ اهـ

(ت) ہمارے زمانہ میں محمد بن عبد الوھاب کے متبعین نجد سے نکلے اور حرمین پر قابض ہو گئے۔ یہ خود کو حنبلی مذہب کی طرف منسوب کرتے ہیں، لیکن ان کا عقیدہ یہ ہے کہ صرف وہی مسلمان ہیں اور جو ان کے اعتقاد کے مخالف ہوں وہ مشرک ہیں۔" (حاشية ابن عابدين = رد المحتار، كتاب الجهاد، باب البغاة، 4/ 262، ط: مصطفى البابي الحلبي مصر)

دوسری طرف سادہ لوح مسلمان یہ خیال کرتے رہے کہ اہل سنت و جماعت اور وہابی تحریک کے مابین کچھ مسائل میں اختلاف ہے۔ پس اسی کشمکش کے بیچ جب 1240ھ بمطابق 1825ء میں مولوی اسماعیل دہلوی نے ہند میں وہابیت کی تبلیغ شروع کر دی، تو اہل سنت و جماعت ہی کے چند لوگ اس کے ساتھ ہو گئے۔ خود اسماعیل دہلوی بھی سنی خاندان کا ایک فرد تھا۔ (جیساکہ سابقہ صفحہ میں اس کی حقیقیت گزری کہ شاہ عبد العزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کے بھتیجا تھے)

بہرکیف! اسماعیل دہلوی کے وفات کے بعد اس کے متبعین دو حصوں میں منقسم ہو گئے۔ اس کے متبعین کا ایک طبقہ غیر مقلد ہو گیا۔ اس کے مختلف نام ہیں۔ سلفی جماعت، اہل حدیث، غیر مقلد۔ یہ تین نام اسی ایک جماعت کے ہیں۔ اس طبقہ کے ذمہ داروں نے بھارت کی انگریزی حکومت کو درخواست دے کر اپنا نام "اہل حدیث" رکھوایا یعنی یہ لوگ خود کو اہل حدیث کہنے لگے جیسا کہ اہل حدیث (وہابیوں) کے پیشوا مولوی اسمٰعیل پانی پتی لکھتے ہیں: ”مگر جناب مولوی ابو سعید محمد حسین کو وہابی نام ہونا گوارا نہ تھا، انہوں نے گورنمنٹ سے درخواست کی تھی کہ اس فرقے کو جو درحقیقت اہل حدیث ہے اور لوگوں نے از راہ ضد و حقارت کے اس کا نام ”وہابی“ رکھ دیا ہے، گورنمنٹ اس کو ”وہابی“ کے نام سے مخاطب نہ کرے۔ غرض کہ مولوی محمد حسین کی کوشش سے گورنمنٹ نے منظور کر لیا۔“

(مقالات سرسید، ج:9، ص210، ص212۔ ط: مجلس ترقی ادب لاہور)

اور ایک گروہ حسب سابق امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالی عنہ کا مقلد رہا، اس طبقہ کو دیوبندی جماعت کہا جانے لگا۔ لیکن اس کے عقائد وہی تھے جو وہابی مذہب کے عقائد تھے۔ اس کی وضاحت اوپر بیان ہوئی۔ گویا ایک ہی باپ کے دو اولاد۔ دونوں کا ہدف یکساں۔ عقائد اور نظریات میں محمد بن عبد الوھاب نجدی اور محمد اسماعیل دہلوی کے تابع۔

[2] دیوبندی، مرزائی کے باپ ہیں

ہمارا یہ ایمان ہے کہ اللہ جل جلالہ وعم نوالہ نے دین کو اپنے محبوب ﷺ پر مکمل فرما دیا۔ آپ ﷺ کی ذات اقدس پر سلسلہ نبوت کو ختم فرما دیا اور آپ ﷺ کے بعد کوئی نبی پیدا نہ ہوگا" جیسا کہ قرآن مجید میں باری تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

﴿مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَ لٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَ خَاتَمَ النَّبِيّٖنَ﴾ (الاحزاب:40)

اس کے تحت مفسرین فرماتے ہیں: حضور کے بعد کوئی نبی نہیں بن سکتا، جواب کسی نبی کا آنا یا اس کا امکان مانے تو وہ مرتد ہے اور شارحین حدیث تحریر کرتے ہیں کہ: ہر نبی کی شریعت ان کے بعد آنے والے نبی کی شریعت سے منسوخ ہوتی رہی اور نبی اکرم ﷺ آخر الانبیاء ہیں اور قیامت تک کے نبی ہیں اس لئے آپ ﷺ کی شریعت کبھی منسوخ نہ ہوگی اور قیامت تک باقی رہے گی۔ اس سے لازمی طور پر یہ ثابت ہوتا ہے کہ آپ تمام انبیاء سے افضل ہیں اور خاتم النبیین ہونا آپ ﷺ کی عظمتوں میں سے ایک بڑی عظمت ہے۔

لیکن دیوبندی دھرم کے حجۃ الاسلام مولوی قاسم نانوتوی، آپ ﷺ کے آخری نبی ہونے کو کوئی عظمت یا فضیلت نہیں سمجھتے اور نہ ہی خاتم النبیین کا معنی آخری نبی تسلیم کیا۔ جیسا کہ اپنی کتاب تحذیر الناس صفحہ نمبر 3۔ ط: کتب خانہ رحمانیہ دیوبند۔ کی ابتداء میں لکھا ہے: عوام کے خیال میں خاتم النبیین کا معنی آخری نبی ہیں، مگر اہل فہم پر روشن ہے کہ زمانہ تقدم یا تاخر میں بالذات کچھ فضیلت نہیں۔ اس کے بعد

صفحہ نمبر 25 پر لکھا ہے: ''اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کوئی نبی پیدا ہو تو پھر بھی خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا'' معاذ اللہ یہ تحذیر الناس کی وہ عبارات ہیں جن کے رد میں بر صغیر کے علماء نے بکثرت کتب تحریر فرمائیں۔ ان عبارات پر علماء عرب وعجم نے کفر کا حکم صادر فرمایا۔ جس کی تفصیل حسام الحرمین اور الصوارم الہندیہ میں دیکھی جا سکتی ہے۔

حالانکہ آج کے دیوبندیوں نے تحذیر الناس کی مذکورہ عبارات پر پردہ ڈالنے کی ناکام کوشش کی ہے جیسا کہ (جدید تحذیر النّاس ص:19، اور ص:28،27،26۔ ط: حجۃ الاسلام اکیڈمی دیوبند) اس میں مکمل تحریف اور تاویلات سے کام لیا ہے مثلاً: عبارت میں (''نبی پیدا ہو کی جگہ نبی فرض کیا جائے'') کر دیا۔ اس کارستانی سے یہ ثابت ہوا کہ ان کے ہم فکر علماء کے نزدیک بھی یہ عبارت کفریہ تھی جبھی تو اس میں تحریف کر دی۔ جیسا کہ اس کی شہادت حکیم دیوبند اشرف علی تھانوی نے ملفوظ 314 میں دی ہے فرماتے ہیں: جس وقت سے مولانا قاسم نانوتوی نے تحذیر الناس لکھی ہے کسی نے ہندوستان بھر میں مولانا کے ساتھ موافقت نہیں کی سوائے عبدالحی کے (ملفوظات حکیم الامت، ج5، ص296۔ ط: ادارہ تالیفاتِ اشرفیہ ملتان)

یہ بات الگ ہے کہ شاہ محمد پنجابی رحمۃ اللہ تعالی علیہ اور قاسم نانوتوی کے درمیان مسئلہ خاتم النبیین پر کتاب ''ابطال اغلاط قاسمیہ (1300ھ/1883ء) کی اشاعت کے بعد عبدالحی لکھنوی صاحب اپنے موقف سے رجوع کر لیے۔ اور قاسم نانوتوی کی تکفیر کے قائل ہو گئے۔ واضح رہے! یہ کتاب (ابطال اغلاط قاسمیہ) امام احمد رضا خان قادری قدس سرہٗ کے تکفیر سے پہلے کی کتاب ہے۔

بہر کیف! تحذیر الناس کی حالت کیا تھی (دیکھیے۔ ارواح ثلاثہ یعنی حکایات الاولیاء، حکایت نمبر 264، ص:207۔ ط: مکتبہ عمر فاروق کراچی) اس میں لکھتے ہیں: ''نانوتوی صاحب چھپ کر رہتے، سفر کرتے تو نام تک بتانے کا حوصلہ نہ رکھتے، خورشید حسین بتاتے''۔

شیخ المشائخ حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ (جن کو علمائے دیوبند شیخ العرب والعجم کے لقب سے یاد کرتے ہیں) نے بھی مولوی قاسم نانوتوی کی کتاب "تحذیر الناس" کے خلاف میں تقریظ لکھی (دیکھیے۔ شیخ الاسلام حضرت مولانا انوار اللہ حیدرآبادی رحمۃ اللہ علیہ جو کہ حاجی صاحب کے خلیفہ تھے کی کتاب "انوار احمدی")۔ اس کتاب کی صفحہ 70، 71 میں صاحب تحذیر الناس کو تنبیہ کرتے کرتے ایک مقام پر تحریر فرماتے ہیں: "بھلا جس طرح حق تعالی کے نزدیک صرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خاتم النبیین ہیں ویسا ہی اگر آپ کے نزدیک بھی رہتے تو اس میں آپ کا کیا نقصان تھا۔ کیا اس میں بھی کوئی شرک وبدعت رکھی تھی؟؟"۔

مولوی حسین دہلوی دیوبندی لکھتے ہیں: قاسم نانوتوی کے نظریات قرآن و سنت کے خلاف ہیں۔ (ندائے حق، ص 636۔ ط: مکتبہ اشاعت اسلام دہلی)، مزید لکھتے ہیں: نانوتوی نے ختم نبوت کا قادیانی معنی کیا ہے۔ (ایضاً 575۔ ط: مکتبہ اشاعت اسلام دہلی)

یہی وجہ ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی نے بانی دیوبند کی کتاب تحذیر النّاس کو دلیل بنا کر نبوت کا دعویٰ کیا جیسا کہ آج بھی قادیانی لوگ بطور دلیل پیش کرتے ہیں۔ ثبوت کے لئے مرزا بشیر احمد قادیانی کی کتاب (ختم نبوت کی حقیقت، ص: 158، 159، 160۔ ط: نظرات نشر واشاعت قادیان، پنجاب۔ انڈیا) دیکھ سکتے ہیں نیز یہ کتاب قادیانیوں کی ویب سائٹ پر بھی موجود ہے۔

بات یہی ختم نہیں ہوتی! مرزا غلام احمد قادیانی (مرتد) کو نبی بنانے میں اکابر دیوبند کا مکمل ہاتھ تھا حوالہ نوٹ کیجیے:-

دیوبندی دھرم کے سلطان القلم مناظر احسن گیلانی دیوبندی (اپنے حکیم الامت اشرف علی تھانوی کے حوالے سے) قاسم نانوتوی اور رشید احمد گنگوہی کے متعلق لکھتے ہیں: مولانا محمد قاسم صاحب میں شان

ولایت کا رنگ غالب تھا اور مولٰنا گنگوہی میں شان نبوت کا (سوانح قاسمی، ح:1، ص:477۔ط: مکتبہ رحمانیہ لاہور) معاذاللہ۔ یہاں تو بات ہی صاف کر دی ہے کہ رشید احمد گنگوہی صاحب میں شان نبوت کا رنگ صرف موجود ہی نہیں بلکہ غالب بھی تھا۔ یہی وجہ ہے کہ مرزا قادیانی کو نبی بننے کا شوق پیدا ہوا اور فِتنہ قادیانیت کی پیدائش ہوئی.

ایک اور حوالہ:

اشرف علی تھانوی صاحب روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ قاسم نانوتوی صاحب نے اپنے پیر و مرشد حاجی امداد اللہ سے عرض کی: حضرت حالات و ثمرات تو بڑے لوگوں کو ہوتے ہیں۔ مجھ سے جتنا کام حضرت نے فرمایا ہے وہ بھی نہیں ہوتا۔ جہاں تسبیح لے کر بیٹھا بس ایک مصیبت ہوتی ہے اس قدر گرانی کہ جیسے "سو سو" من کے پتھر کسی نے رکھ دیئے ہوں۔ زبان و قلب سب بستہ ہو جاتے ہیں ۔۔۔۔۔ میں ہی بدقسمت ہوں ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے کسی نے زبان کو جکڑ دیا ہو۔ حاجی امداد اللہ مہاجر مکی نے اس بات کو سن کر اپنے ہونہار مرید نانوتوی صاحب سے فرمایا: مبارک ہو یہ نبوت کا آپ کے قلب پر فیضان ہوتا ہے اور یہ وہ ثقل (وزن) ہے جو حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کو وحی کے وقت محسوس ہوتا تھا۔ تم سے حق تعالی کو وہ کام لینا ہے جو نبیوں سے لیا جاتا ہے۔ (سوانح قاسمی ج:1 ص:258، 259، 300، 301۔ط: مکتبہ رحمانیہ لاہور/قصص الاکابر ص114، 115۔ط: ادارہ تالیفات اشرفیہ ملتان)

ف:

معاذاللہ، غور سے پڑھیے! دیوبندی علماء و اکابرین کی خود پسندی اور پرواز غلو کتنی گھناؤنی تھی! یعنی دیوبندیوں کے الامام الکبیر قاسم نانوتوی صاحب کے قلب پر نبوت کا فیضان ہوتا تھا اور وہ بوجھ بھی ویسا ہی محسوس کرتے تھے جیسا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم بوقت وحی محسوس کرتے تھے (العیاذ باللہ

تعالی) ایسے خبیث اور کفریہ کلمہ کوئی مسلمان تو نہیں لکھ سکتا، پھر خصوصیات نبوت میں کون سی فرق باقی رہ جاتا ہے؟

مزید دیکھتے جائیے اور حوالہ نوٹ کرتے رہیں۔

رسالہ الامداد: ص35۔ط: خانقاہ امدادیہ تھانہ بھون۔ اس میں ایک مرتبہ کسی مرید نے تھانوی صاحب کو خط لکھا کہ میں خواب میں اپنے آپ کو دیکھا کہ لا الہ الا اللہ کے بعد اشرف علی رسول اللہ منہ سے نکل جاتا ہے جب بیدار ہو کر کوشش کرتا ہوں کہ صحیح کلمہ اور صحیح درود پڑھوں لیکن زبان قابو میں نہیں ہے ہر جگہ محمد رسول اللہ کے بجائے اشرف علی رسول اللہ نکلتا ہے مولوی اشرف علی نے اس کو جواب لکھا کہ اس واقعہ میں تسلی تھی کہ جس کی طرف تم رجوع کرتے ہو وہ بعونہ تعالیٰ متبع سنت ہے۔

ف1:

گویا تھانوی صاحب کے ہاں مرید کا خواب میں لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی جگہ اشرف علی رسول اللہ پڑھنے اور پھر بیداری کی حالت میں کہنے میں تسلی کی بات ہے اور وہ متبع سنت ہے انا للہ وانا الیہ رجعون۔

امام اہل سنت امام احمد رضا خاں فاضلِ بریلوی نور اللہ مرقدہ اس حوالے سے تحریر فرماتے ہیں: مسلمان ہوتا تو ایسی بات سن کر لرز جاتا اور اس کفر بکنے والے سے کہتا کہ خبیث منہ بند کر کفر نہ بک، نہ کہ اسے اور تسلی دی اور اس کی رجسٹری کر دی (فتاویٰ رضویہ ج14، ص373۔ م:108۔ ط: رضا فاؤنڈیشن لاہور) کیوں کہ حدیث کے مطابق تھانوی صاحب کو جواب دینا چاہیئے تھا کہ یہ برا خواب ہے، شیطانی ہے، بائیں طرف منہ کرو اور تین مرتبہ تھو تھو کر کے کلمۂ طیبہ "لا الہ اِلا اللہ محمد رسول اللہ" پڑھ لو مگر وہ منصب نبوت کو پسند کرتے تھے جب ہی تو کہا کہ اس واقعہ میں تسلی ہے۔

ف2:

یہاں کوئی دیوبندیہ اعتراض کر سکتا ہے کہ تذکرہ غوثیہ میں لا الہ الا اللہ شبلی رسول اللہ لکھا ہوا ہے اور ایک دوسری کتاب میں چشتی رسول اللہ، تو اس پر بریلوی حضرات کیا کہیں گے ؟اس کا صاف جواب یہ ہے کہ امام احمد رضا خاں قادری رحمۃ اللہ الباری کے متبعین یہ اعلان کرتا ہے کہ لگاؤ ان کتب پر فتوٰی جس نے بھی یہ کفریہ کلمات لکھا ہے۔ تیار ہے ہر سنی بریلوی کہ جس نے بھی یہ کلمات لکھا وہ گمراہ بے دین بے ایمان جاہل ہے اور تم بھی لگاؤ یہی فتویٰ تھانوی پر۔لیکن ہمیں معلوم ہے کہ تم نہیں لگا سکتے کہ وہ تمہارے اکابرین میں سے ہے۔

اب دیکھیے۔ وہابیوں کے سب سے بڑے حمایتی و داعی، دیوبندیوں کے امام ربانی مولوی رشید احمد گنگوہی' تھانوی صاحب کی حوصلہ بڑھانے کے واسطے ایک جگہ ارشاد فرمایا: سن لو حق وہی ہے جو رشید احمد کی زبان سے نکلتا ہے اور بقسم کہتا ہوں میں کچھ نہیں ہوں مگر اس زمانہ میں ہدایت و نجات موقوف ہے میرے اتباع پر۔(تذکرۃ الرشید: ج2، ص17۔ ط: دار الاشاعت کراچی)

العیاذ باللہ تعالی! مولوی رشید کی مذکورہ الفاظ دعویٰ نبوّت کے لیے کافی ہے بلکہ یہ کفر و الحاد ہے جیساکہ خود مولوی قاسم نانوتوی نے ایک جگہ فرمایا: کوئی شخص اس زمانہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کو چھوڑ کر اوروں کا اتباع کرے تو بیشک اس کا یہ اصرار اور یہ انکار از قسم بغاوت خداوندی ہوگا، جس کا حاصل کفر و الحاد ہے۔(سوانح قاسمی، ح:2، ص:437۔ ط: مکتبہ رحمانیہ لاہور)

نیز نبی کریم ﷺ کئی احادیث میں اپنی زبان مبارک سے فرمائے ہیں: فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا خَرَجَ مِنِّي إِلَّا حَقٌّ اھ ترجمہ: اس ذات کی قسم جس کے دست قدرت میں میری جان ہے میری زبان سے حق کے سوا کچھ نہیں نکلتا۔(مسند احمد، ج:11، ص:57، رقم الحدیث: 6510، ط: مؤسسة الرسالة) قارئین

فیصلہ کیجئے! ایک طرف رشید گنگوہی کے الفاظ ہیں اور دوسری طرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کی زبان مبارک سے نکلی ہوئی الفاظ۔

اسی طرح "مبشرات دارالعلوم صفحہ نمبر 70۔ط: مکتبہ رحیمیہ دیوبند۔ از: انوار الحسن ہاشمی۔ ملاحظہ کیجیے:۔ اس میں مولوی قاسم نانوتوی کے حوالے سے لکھتے ہیں: "مولانا رفیع الدین صاحب مجددی سابق مہتمم دارالعلوم کا مکاشفہ ہے کہ حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی بانی دارالعلوم دیوبند کی قبر عین کسی نبی کی قبر میں ہے" (معاذاللہ)۔ یہ سارے عبارات گمراہی وکفریہ ہے۔

بہر صورت! مذکورہ بالا دلائل وبراہین کی روشنی میں یہ امر واضح ہو جاتی ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی کا اصل گھر دارالعلوم دیوبند ہے اور اس کا نظریاتی 'ماں باپ اکابر دیوبند ٹھہرے کہ مرزا قادیانی نے اکابر دیوبند کے باطل عبارتوں کو دیکھنے کے بعد ہی نبوت کا دعویٰ کیا اور اس طرح عالم اسلام میں ایک نیا فتنہ (فتنۂ قادنیت) جنم لیا۔

مرزا قادیانی کی حقیقت:

مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنی تصانیف میں اس قدر جھوٹ اور کفر لکھا ہے کہ اس پر شک کرنا بھی خود گمراہی وکفر ہے۔ درج ذیل اقتباسات ملاحظہ کیجیے:

مجدّد ہونے کا دعویٰ:

لکھتا ہے: عام لوگوں میں بذریعہ تحریری اشتہارات اور تقریروں کے یہ ندا کرنی شروع کی کہ اس صدی کے سر پر جو خدا کی طرف سے تجدید دین کے لئے آنے والا تھا وہ میں ہی ہوں۔ دوم: ہر صدی کے

سر پر اس نے کوئی آدمی بھیج دیا جو زمانہ کے مناسب حال اصلاح کرتا رہا یہاں تک کہ اس صدی پر اس نے مجھے بھیجا ہے۔(روحانی خزائن ج20،ص:2+469۔ط:اسلام انٹرنیشنل پبلی کیشنز یوکے)

محدث ہونے کا دعویٰ:

لکھتا ہے: اس امت کے لیے کوئی نبی نہیں آئے گا ہاں محدث ضرور آئیں گے جو اللہ جلّ شانہ سے ہمکلام ہوتے ہیں اور نبوت تامہ کے بعض صفات ظلی طور پر اپنے اندر رکھتے ہیں اور بلحاظ بعض وجوہ نشانِ نبوت کے رنگ سے رنگین کیے جاتے ہیں اور ان میں سے ایک میں ہوں۔"(روحانی خزائن ج4، ص:414+415۔ نشان آسمانی: 28+29۔ط:اسلام انٹرنیشنل پبلی کیشنز یوکے) معاذ اللہ۔ دوم: ماسوا اس کے اس میں کچھ شک نہیں کہ یہ عاجز خدا تعالیٰ کی طرف سے اس امت کے لیے محدَّث ہوکر آیا ہے اور محدَّث بھی ایک معنی سے نبی ہی ہوتا ہے۔ وہ خدا تعالیٰ سے ہم کلام ہونے کا ایک شرف رکھتا ہے۔ (روحانی خزائن ج3،ص:60۔توضیح المرام:19۔ط:اسلام انٹرنیشنل پبلی کیشنز یوکے)معاذ اللہ۔

سوم: میں نبی نہیں ہوں بلکہ اللہ کی طرف سے محدَّث اور اللہ کا کلیم ہوں تاکہ دینِ مصطفی کی تجدید کروں۔"(روحانی خزائن ج 5، ص: 383۔ آئینہ کمالات اسلام: 383۔ط: اسلام انٹرنیشنل پبلی کیشنز یوکے) معاذ اللہ۔

مہدی ہونے کا دعویٰ:

لکھتا ہے: "وہ آخری مہدی جو تنزلِ اسلام کے وقت اور گمراہی کے پھیلنے کے زمانے میں براہِ راست خدا سے ہدایت پانے والا اور اس آسمانی مائدہ کو نئے سرے سے انسانوں کے آگے پیش کرنے والا تقدیر الٰہی میں مقرر کیا گیا تھا۔ جس کی بشارت آج سے تیرہ سو سال پہلے رسول کریم ﷺ نے دی تھی وہ میں ہی

ہوں۔" (روحانی خزائن ج20، ص:3+4۔تذکرۃ الشہادتین:2+3۔ط:اسلام انٹرنیشنل پبلی کیشنز یوکے)معاذ اللہ

مثیل مسیح ہونے کا دعویٰ:

لکھتا ہے: یہ سولہ مشابہتیں ہیں جو مجھ میں اور مسیح میں ہیں۔اب ظاہر ہے کہ اگر یہ کاروبار انسان کا ہوتا تو مجھ میں اور مسیح ابن مریم میں اس قدر مشابہت ہر گز نہ ہوتی۔دوم: میں وہ شخص ہوں جس کے عہد میں وہ ستارہ نکلا جو مسیح ابن مریم کے وقت میں نکلا تھا۔(روحانی خزائن ج20ص:35+36۔ط:اسلام انٹرنیشنل پبلی کیشنز یوکے)معاذ اللہ۔سوم: میں نے صرف مثیل مسیح ہونے کا دعویٰ کیا ہے اور میرا یہ بھی دعویٰ نہیں کہ صرف مثیل ہونا میرے پر ہی ختم ہو گیا ہے بلکہ میرے نزدیک ممکن ہے کہ آئندہ زمانوں میں میرے جیسے اور دس ہزار بھی مثیل مسیح آجائیں۔ہاں اس زمانہ کے لیے میں مثیل مسیح ہوں۔(روحانی خزائن ج3، ص:197۔ازالہ اوہام:199۔۔ط:اسلام انٹرنیشنل پبلی کیشنز یوکے)معاذ اللہ۔

عین مسیح ہونے کا دعویٰ:

لکھتا ہے: اُمت کا مسیح موعود کھلے کھلے طور پر خدا کے حکم اور اذن سے اسرائیلی مسیح کے مقابل کھڑا کیا گیا ہے۔موسوی اور محمدی سلسلہ کی مماثلت سمجھ آجائے اسی غرض سے اس مسیح (مرزا قادیانی) کو ابن مریم (حضرت عیسی علیہ السلام) سے ہر یک پہلو سے تشبیہ دی گئی ہے۔عیسی ابن مریم محض خدا کے نفخ سے پیدا کیا گیا اسی طرح یہ مسیح (مرزا قادیانی) بھی محض خدا کے نفخ سے مریم کے اندر سے پیدا کیا گیا۔ دوم: مجھ عین چودھویں صدی کے سر پر جیسا کہ مسیح ابن مریم چودھویں صدی کے سر پر آیا تھا مسیح الاسلام کر کے بھیجا اور میرے لئے اپنے زبردست نشان دکھلا رہا ہے۔یہ وہ بنیادی اینٹ ہے جو خدا کی طرف سے ہے۔(روحانی خزائن ج19، ص:53+54۔ط:اسلام انٹرنیشنل پبلی کیشنز یوکے)معاذ اللہ۔

عیسیٰ علیہ السلام پر فضیلت کا دعویٰ:

لکھتا ہے: مسیح کی طرح میرے پر بھی بہت حملے ہوئے مگر ہر ایک حملے میں دشمن ناکام رہے اور مجھے پھانسی دینے کے لیے منصوبہ کیا گیا مگر میں مسیح کی طرح صلیب پر نہیں چڑھا بلکہ ایک بلا کے وقت میرے خدا نے مجھے بچایا اور میرے لیے اس سے بڑے بڑے معجزات دکھلائے اور بڑے بڑے قوی ہاتھ دکھائے... اور میں عیسیٰ مسیح کو ہرگز ان امور میں اپنے پر کوئی زیادہ نہیں دیکھتا۔ یعنی جیسے اس پر خدا کا کلام نازل ہوا ایسا ہی مجھ پر بھی ہوا اور جیسے اس کی نسبت معجزات منسوب کیے جاتے ہیں۔ میں یقینی طور پر ان معجزات کا مصداق اپنے نفس کو دیکھتا ہوں بلکہ ان سے زیادہ۔ (روحانی خزائن ج20، ص:354۔ چشمہ مسیحی: 24۔ ط: اسلام انٹرنیشنل پبلی کیشنز یوکے) معاذ اللہ۔

ابراہیم خلیل اللہ ہونے کا دعویٰ:

لکھتا ہے: خدا نے براہین احمدیہ میں میرا نام ابراہیم رکھا جیسا کہ فرمایا: "اسلام علی ابراھیم صافیناہ و نجیناہ من الغم واتخذوا من مقام ابراھیم مصلی. قل رب لا تذرني فردا وانت خير الوارثين" یعنی سلام ہے ابراہیم پر (یعنی اس عاجز پر) ہم نے اس سے خالص دوستی کی اور ہر ایک غم سے اس کو نجات دے دی اور تم جو پیروی کرتے ہو تم اپنی نماز گاہ ابراہیم کے قدموں کی جگہ بناؤ یعنی کامل پیروی کرو تا نجات پاؤ۔ (روحانی خزائن ج17، ص:68۔ تحفہ گولڑویہ: 21۔ ط: اسلام انٹرنیشنل پبلی کیشنز یوکے) معاذ اللہ۔

صریح نبوت کا دعویٰ:

لکھتا ہے: میں رسول بھی ہوں اور نبی بھی ہوں یعنی بھیجا گیا بھی اور خدا سے غیب کی خبریں پانے والا بھی

(روحانی خزائن، ج 18، ص: 211۔ ایک غلطی کا ازالہ) دوم: خدا نے میرا نام نبی رکھا۔ یعنی نبوت محمدیہ میرے آئینہ نفس میں منعکس ہوگئی اور ظلی طور پر نہ اصلی طور پر مجھے یہ نام دیا گیا۔ تا کہ میں آنحضرت ﷺ کے فیوض کا کامل نمونہ ٹھہروں۔ (روحانی خزائن، ج 23، ص: 340۔ چشمہ معرفت: 325۔ ط: اسلام انٹرنیشنل پبلی کیشنز یوکے) معاذ اللہ۔

سوم: صریح طور پر نبی کا خطاب مجھے دیا گیا۔ مگر اس طرح سے ایک پہلو سے نبی اور ایک پہلو سے امتی۔ چہارم: میں اس خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ اسی نے مجھے بھیجا ہے اور اسی نے میرا نام نبی رکھا ہے اور اسی نے مجھے مسیح موعود کے لقب سے پکارا ہے۔" اور اس نے میری تصدیق کے لیے بڑے بڑے نشان ظاہر کیے ہیں جو تین لاکھ تک پہنچتے ہیں۔ (روحانی خزائن، ج 22، ص: 503+153۔ تتمہ حقیقۃ الوحی: 68+150۔ ط: اسلام انٹرنیشنل پبلی کیشنز یوکے) معاذ اللہ۔

قارئین! یہاں تھوڑی دیر کے لئے سابقہ صفحات پر ذرا نظر دوڑائیے۔ بانی دیوبند مولوی قاسم نانوتوی نے کیا کہا تھا۔ "اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کوئی نبی پیدا ہو تو پھر بھی خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا" معاذ اللہ! اس عبارت کی روشنی میں مرزا قادیانی کے مذکورہ کفریہ کلمات آپ کے سامنے ہے، فیصلہ کیجئے۔

عینِ محمد ﷺ ہونے کا دعویٰ:

لکھتا ہے: ادھر بچہ پیدا ہوتا ہے اور اس کے کان میں اذان دی جاتی ہے اور شروع ہی میں اس کو خدا اور خدا کے رسول پاک کا نام سنایا جاتا ہے۔ بعینہ یہ بات میرے ساتھ ہوئی میں ابھی احمدیت میں بطور بچہ ہی کے تھا جو میرے کانوں میں یہ آواز پڑی کہ "مسیح موعود محمد است و عین محمد است۔" (مندرجہ اخبار

الفضل قادیان مورخہ 17/اگست 1915ء۔ ص7)

اس دعوے کی تصدیق کرتے ہوئے مرزا بشیر احمد (غلام احمد قادیانی کا بیٹا) لکھتا ہے: مسیح موعود (مرزا قادیانی) نبی کریم سے الگ کوئی چیز نہیں، بلکہ وہی ہے جو بروزی رنگ میں دوبارہ دنیا میں آئے گا... تو اس صورت میں کیا اس بات میں کوئی شک رہ جاتا ہے کہ قادیان میں اللہ نے پھر محمد صلعم (مرزا قادیانی) کو اتارا۔ دوم: پس مسیح موعود (مرزا قادیانی) خود محمد رسول اللہ ہے (معاذ اللہ) جو اشاعت اسلام کے لیے دوبارہ دنیا میں تشریف لائے۔ اس لیے ہم کو کسی نئے کلمہ کی ضرورت نہیں۔ نعوذ باللہ۔ (کلمۃ الفصل ص: 158+105+104- ریویو آف ریلیجز: ج14/اخبار الفضل مورخہ 17 جون 1915ء، مورخہ 16 ستمبر 1915ء) معاذ اللہ۔

آخری نبی ہونے کا دعویٰ:

لکھتا ہے: ہلاک ہوگئے وہ جنہوں نے ایک برگزیدہ رسول کو قبول نہ کیا۔ مبارک وہ جس نے مجھے پہچانا۔ میں خدا کی سب راہوں میں سے آخری راہ ہوں اور اس کے سب نوروں میں سے آخری نور ہوں۔ بدقسمت ہے وہ جو مجھے چھوڑتا ہے کیونکہ میرے بغیر سب تاریکی ہے۔ (روحانی خزائن، ج19، ص: 61+60۔ کشتی نوح: 56+57۔ ط: اسلام انٹرنیشنل پبلی کیشنز یوکے) معاذ اللہ۔

حضور ﷺ کی شان میں گستاخی

اس کے بعد جب بات نہ بنی تو حضور ﷺ کی شان اقدس میں توہین آمیز کلمات مرزا قادیانی مرتد نے بھونکنا شروع کردیا.. لکھتا ہے: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عیسائیوں کے ہاتھ کا پنیر کھا لیتے تھے

حالانکہ مشہور تھا کہ سور کی چربی اس میں پڑتی ہے۔ (مکتوب مرزا غلام احمد قادیانی: اخبار الفضل 22 فروری 1924۔ ص:9) معاذاللہ۔ یہ جھوٹا کذاب اور لکھتا ہے: اس کے یعنی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے چاند خسوف (گرہن) کا نشان ظاہر ہوا اور میرے لیے چاند اور سورج دونوں (روحانی خزائن ج 19، ص: 183۔اعجاز احمدی: 71۔ط: اسلام انٹرنیشنل پبلی کیشنز یوکے) نعوذ باللہ۔ ایک جگہ اور دجالی دعویٰ کرتے ہوئے لکھتا ہے: فتح مبین کا وقت ہمارے نبی کریم کے زمانہ میں گزر گیا اور دوسری فتح باقی رہی کہ پہلے غلبہ سے بہت بڑی اور زیادہ ظاہر ہے۔ یعنی مرزا قادیانی کی فتح مبین آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی فتح مبین سے بڑھ کر ہے۔ (روحانی خزائن ج16، ص:288۔ خطبہ الہامیہ 194۔ط: اسلام انٹرنیشنل پبلی کیشنز یوکے) معاذ اللہ۔

قارئین کرام! بتائیے کہ کیا کسی یہودی، عیسائی، ہندو، سکھ، پارسی یا مجوسی نے اس طرح کا جرم کیا ہے ؟۔ اب تو آپ کی سمجھ میں آگیا ہو گا کہ مرزا قادیانی اور مرزائیوں کا کفر کس قدر بدترین ہے۔ اور یہ لوگ دنیا بھر کے کافروں سے بدتر کافر کیوں ہے۔ نام تو اسلام کا لیتے ہیں لیکن اپنے کفریہ عقائد پر قرآن کریم کی آیات کو ڈھالتے ہیں۔

دوم: مرزا قادیانی نے دو بڑے جرم کیے۔ اولاً: نبوت کا دعویٰ کر کے ایک نیا دین ایجاد کیا اور اس کا نام اسلام رکھا۔ ثانیاً: حضور اقدس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لائے ہوئے دین کو جھٹلایا اور کفر بکا بلکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خاتم النبیین ماننے سے انکار کیا اور خود کو افضل بتایا۔ معاذ اللہ۔ اس طرح ثابت ہوتا ہے کہ مرزا قادیانی اور اس کے ماننے والے اسلام کے باغی اور مرتد ہیں۔

سیدنا اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں قادری قدس سرہ القوی تحریر فرماتے ہیں: قادیانی تو ایسا مرتد ہے جس کی نسبت تمام علمائے کرام حرمین شریفین نے بالاتفاق تحریر فرمایا ہے کہ "من شک فی کفرہ فقد کفر" اسے معاذاللہ مسیح موعود یا مہدی یا مجدد یا ایک ادنیٰ درجہ کا مسلمان جاننا درکنار جو اس کے اقوال ملعونہ

پر مطلع ہو کر اس کے کافر ہونے میں ادنیٰ شک کرے وہ خود کافر مرتد ہے۔

(فتاویٰ رضویہ، ج:21، ص:280، ط: رضا فاؤنڈیشن لاہور)

نوٹ: اس ضمن میں کوئی دیوخانی (دیوبندی) یہ الزام لگانے کی ناکام کوشش نہ کریں کہ مرزا قادیانی' امام احمد رضا خاں قادری قدس سرہ العزیز کا استاذ تھا (معاذاللہ)۔ قیامت آجائے گی ثابت نہیں کر سکتے۔ اس لیے بیجا الزام کے بجائے یہ کہیں کہ ردِّ مرزائیت پر امام احمد رضا خان قادری قدس سرہ نے متعدّد رسائل تحریر فرمائے ہیں اُن میں سے چند نام یہ ہیں:

(1) المبين ختم النبيين

(2) السوء والعقاب على المسيح الكذاب

(3) قهرالديان علىٰ مرتد بقاديان

(4) جزاء الله عدوه بابائه ختم البنوة

(5) الجرازالديانى على المرتد القاديانى

ان رسائل کے علاوہ احکامِ شریعت، المعتمد المستند اور فتاویٰ رضویہ میں رد مرزائیت پر مضامین دیکھی جا سکتی ہے۔ خود دیوبندی دھرم کے پروفیسر خالد شبیر احمد فیصل آبادی نے امام احمد رضا خان بریلوی قدس سرہ اور ردّ مرزائیت پر زبردست تاثرات پیش کیا ہے۔ نیز فاضل بریلوی قدس سرہٗ کے فتویٰ مبارکہ (جو کہ مرزا قادیانی پر مرتد کا حکم عائد ہے) کو اپنی کتاب میں شامل بھی کیا ہے۔

(دیکھیے۔ تاریخ محاسبہ قادیانیت، ص:455+456+461)

سوم: مرزا غلام احمد قادیانی مرتد کے مذکورہ بالا عبارات خبیثہ و کفریہ سے معلوم ہوا کہ وہ مختلف موقف اپنائے۔ جس میں انتہائی درجے کی تضاد ہے۔ اس لیے ان کے متبعین بھی کسی ایک موقف کا تعین نہ کر

سکے۔ جس کے نتیجے میں مرزا کے ماننے والے دو گروہوں میں بٹ گئے۔ ایک لاہوری جماعت بنا اور دوسرا قادیانی جماعت۔ لیکن دونوں جماعتوں کے عقائد و نظریات میں زیادہ فرق نہیں ہے۔ پس لاہوری جماعت مرزا قادیانی کو حقیقی نبی نہیں مانتے۔ مجدد، محدث، مہدی، مسیح وغیرہ مانتے ہیں۔ بلکہ مرزا کے تمام کفریہ دعووں کو اپنے ایمان کا حصہ سمجھتے ہیں۔ اس وجہ سے لوگ لاہوری جماعت اور قادیانی جماعت کے اختلافات کو اقتدار کی لڑائی قرار دیتے ہیں۔ بہرکیف! قادیانیوں کی اچھی خاصی تعداد ہے۔ مستند اور صحیح رپورٹرز کے مطابق دنیا بھر میں تقریباً ڈیڑھ کروڑ قادیانی پائے جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو اس فتنے کے شر سے محفوظ رکھے آمین۔

[3] دیوبندی منافق ہیں

قارئین کرام! آپنے سابقہ عنوان (دیوبندی وہابی ہیں) ملاحظہ کیا۔ اس میں دیوبندی دھرم کے امام ربانی مولوی رشید احمد گنگوہی وہابیوں سے متعلق لکھا کہ محمد بن عبدالوہاب نجدی اور اُن کے متبعین کا عقیدہ عمدہ تھے اور ایک جگہ لکھا کہ اس وقت وہابی متبع سنت اور دیندار کو کہتے ہیں۔ دوم: دیوبندی دھرم کے مجدّد مولوی اشرف علی تھانوی نے کہا کہ وہابی کے معنی ہیں بے ادب با ایمان۔ ایک جگہ کہا کہ بھائی یہاں وہابی رہتے ہیں یہاں فاتحہ نیاز کے لئے کچھ مت لایا کرو۔ اور ایک جگہ ڈنکے کی چوٹ پر وہابیہ مشن کو آگے بڑھانے کی بات کی کہ اگر میرے پاس دس ہزار روپیہ ہو تو سب کی تنخواہ کر دوں پھر لوگ خود ہی وہابی بن جائیں۔ سوم: دیوبندیوں کے سب سے بڑے مناظر مولوی منظور نعمانی نے کہا کہ ہم خود اپنے بارے میں بڑی صفائی سے عرض کرتے ہیں کہ ہم بڑے سخت وہابی ہیں۔ چہارم: منظور نعمانی کے جواب میں مولوی زکریا کاندھلوی (ان کی مشہور تصنیف فضائل اعمال ہے یہ کتاب تبلیغی جماعت کا تبلیغی نصاب ہے) نے شہادت دی کہ مولوی صاحب (یعنی منظور نعمانی)! میں خود تم سے بڑا وہابی ہوں۔

اب ملاحظہ کیجئے علمائے دیوبند کی منافقت: دیوبندیہ دھرم کے فخر المحدثین مولوی خلیل احمد سہارنپوری انبٹھوی، لکھتے ہیں: ہمارے نزدیک ان کا (یعنی محمد بن عبدالوہاب نجدی کا) حکم وہی ہے جو صاحب در مختار نے فرمایا ہے، ان کا حکم باغیوں کا ہے، ان کا عقیدہ یہ تھا کہ بس وہی مسلمان ہیں اور جو ان کے عقیدہ کے خلاف ہو وہ مشرک ہے اور اس بناء پر انہوں نے اہل سنت کا قتل مباح سمجھ رکھا تھا۔ (المہند علی المفند، ص:37، سوال نمبر 12۔ ط: المیزان اردو بازار لاہور)

ف1:

تعجب کی بات یہ ہے کہ اس کتاب پر شیخ الہند و شیخ الدیوبند مولوی محمود حسن، حکیم الامت دیوبند مولوی اشرف علی تھانوی، مفتی اعظم دیوبند مولوی کفایت اللہ دہلوی جیسے دیوبندیہ اکابرین کے تصدیقی دستخط موجود ہیں اور اس وجہ سے اس کتاب کو دیوبندی اپنا مذہبی عقائد نامہ بھی کہتے ہیں۔

ف2:

دراصل اس کتاب کو لکھنے کی وجہ یہ بنی کہ جب امام اہل سنت اعلیٰحضرت امام احمد رضا خان قادری بریلوی قدس سرہ القوی نے دیوبندیہ مذہب کی عقائد و افکار کا محاسبہ کیا، "المعتمد المستند" اور "حسام الحرمین" جیسی مدلل اور مسکت کتاب لکھ کر علمائے حرمین شریفین سے اس پر تصدیقات لئے اور ان کی وہابیہ کج فکری کو پردہ چاک کیا تو دیوبندی دھرم اکابرین کے پیروں تلے زمیں کھسکنے لگی۔ کیوں کہ اس وقت حرمین شریفین میں سنیوں کی حکومت تھی۔ اور اپنے دفاع میں ان تمام عقائد کا اقرار کیا جو عقائد اہلِ سنت کے مطابق ہے۔ چنانچہ ایک جگہ لکھتے ہیں: ہم اور ہمارے مشائخ اور ہماری ساری جماعت بحمد اللہ فروعات میں مقلد ہیں، مقتدائے خلق حضرات امام ہمام امام اعظم ابو حنیفہ نعمان بن ثابت رضی اللہ عنہ کے۔ اور اصول و اعتقادات میں پیرو ہیں، امام ابو الحسن اشعری اور امام ابو منصور ماتریدی رضی اللہ عنہما کے۔ اور طریقہائے صوفیہ میں ہم کو انتساب حاصل ہے، سلسلہ عالیہ حضرات نقشبندیہ اور طریقہ زکیہ مشائخ چشت اور سلسلہ بہیہ حضرات قادریہ اور طریقہ مرضیہ مشائخ سہروردیہ رضی اللہ عنہم کے ساتھ۔

(المھند علی المفند ص 23۔ ط: المیزان اردو بازار لاہور)

ف3:

پاکستان کے ایک غیر مقلد مولوی ڈاکٹر طالب الرحمن نے اسی "المھند علی المفند" اور ان کی دوسری کتابوں

کے حوالے سے ”الدیوبندیہ“ نام کی ایک کتاب لکھ ڈالی۔ جس میں یہ ثابت کیا کہ علمائے دیوبند کے عقائد صوفیانہ ہیں اور وہابی عقائد سے میل نہیں کھاتے۔ جیسا کہ انہوں نے ابتدا ہی میں سرخی لگا کر یہ بات لکھی۔ لکھتے ہیں: "اصلی چہرہ" آج کل عام لوگوں کے ذہنوں میں یہ بات بُری طرح سمائی ہے کہ دیوبندی علماء توحید کے علمبردار ہیں لیکن حقیقت کچھ اور ہے۔ شرک کی جتنی قسمیں بریلویوں میں پائی جاتی ہیں جن پر دیوبندی علماء بڑے برستے اور گرجتے ہیں اس سے زیادہ خود دیوبندی مسلک میں ملتی ہیں۔

(الدیوبندیہ، ص:9۔ ط:دار الكتاب السنة)

اس کتاب (الدیوبندیہ) کے منظر عام پر آتے ہی دیوبندیوں میں کھلبلی مچ گئی۔ کیوں کہ اس کتاب (الدیوبندیہ) نے علمائے دیوبند کی تضاد بیانی اور نفاق کو اس طرح بے نقاب کر دیا کہ دیوبندیوں کے لئے مصیبت اور وبال جان بن گئی۔

آگے پڑھیے۔ دیوبندی علماء کی تضاد:

دیوبندی دھرم کے بڑے پائے کے محدث مولوی انور شاہ کشمیری (سابق شیخ الحدیث دیوبند) بانی فتنہ وہابیت کے متعلق لکھتے ہیں: أما محمد بن عبد الوهاب النَّجْدِي فإنہ كان رجلًا بليدًا قليلَ العلمِ، فكان يتسارع إلى الحكم بالكفر اھ ترجمہ: یعنی محمد بن عبدالوہاب نجدی ایک کم علم اور کم فہم انسان تھا۔ اس لئے کفر کا حکم لگانے میں اسے باک نہ تھا۔ (فيض الباري على صحيح البخاري، كتاب العلم، باب من جعل لأهل العلم أياما معلومة، 1/ 252، ط: دار الكتب العلمية بيروت - لبنان)

دیوبندی دھرم کے علامہ حسین احمد مدنی (۱۸۷۹ء۔ ۱۹۵۷ء) شیخ الحدیث دیوبند لکھتے ہیں: وہ (محمد بن عبدالوہاب نجدی) ایک ظالم و باغی خونخوار فاسق شخص تھا“۔ (الشہاب الثاقب علی المسترق الکاذب۔

ص:42۔ط:میر محمد کتب خانہ آرام باغ کراچی)

ف:

شہاب ثاقب میں مولوی حسین احمد مدنی دیوبندی نے عقائد نجدیہ وہابیہ کی نہ صرف شدت وغلظت کے ساتھ تردید کی ہیں بلکہ ان کے عقائد مردودہ کے جواب میں ذات رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلّم، اولیائے کرام علیہم الرّحمہ کی بابت اپنے عقائد، سواد اعظم اہل سنت وجماعت کے مطابق پیش کیا ہے

(دیکھیے: صفحہ 45،46،57،60،65،66،67)

حکیم الامت دیوبند مولوی اشرف علی تھانوی اپنے ملفوظات میں وہابیت سے انکار کرتے ہوئے ایک سلسلہ گفتگو میں فرمایا: کتنے غضب اور ظلم کی بات ہے کہ ہمارے بزرگوں کو بدنام کرتے ہیں اور وہابی کے لقب سے یاد کرتے ہیں ہمارے قریب میں ایک قصبہ ہے جلال آباد وہاں پر ایک جبہ شریف ہے جو حضور ﷺ کی طرف منسوب ہے اس کی زیارت حضرت حاجی صاحب رحمۃ اللہ علیہ اور مولانا شیخ محمد صاحب کیا کرتے تھے اور حضرت مولانا رشید احمد صاحب گنگوہی نے اس کے متعلق میرے خط کے جواب میں تحریر فرمایا تھا کہ اگر منکرات سے خالی وقت میں زیارت میسر آنا ممکن ہو تو ہرگز دریغ نہ کریں بتلائے یہ باتیں وہابیت کی ہیں؟(ملفوظات حکیم الامت ج4، ص:51/ملفوظ 55۔ط:ادارہ تالیفاتِ اشرفیہ ملتان)

الحاصل:

امام اہل سنت امام احمد رضا خان قادری قدس سرہٗ اور دیگر اکابرین اہلسنت نے دیوبندیت کا محاسبہ کرکے وہابی ثابت کیا تو علمائے دیوبند چیخنے لگا کہ ہم وہابی نہیں ہیں ہم قادری چشتی اہل تصوف ہیں اور جب غیر مقلدین (وہابی) نے ان کے اسی چہرے کو دنیا کے سامنے پیش کیا تو اس سے انکار کرتے ہوئے کہنے لگا کہ ہم صوفی نہیں ہیں۔ ہم تو بڑے اور پکے وہابی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ جب دیوبندی لوگ ترکیہ جاتے ہیں تو

صوفی اور نقشبندی بن جاتے ہیں اور سعودیہ جاتے ہیں تو صوفیت سے مکر کر وہابی بن جاتے ہیں۔ دیوبندیوں کی اس منافقت کی تفصیل رئیس القلم علامہ ارشد القادری رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب ''زلزلہ''میں بھی دیکھی جاسکتی ہے۔

سب سے مضر تر ہیں یہ وہابی
سنی بن کے رجھاتے یہ ہیں
سنی و حنفی و چشتی
بن بن کر بہکاتے یہ ہیں

(الاستمداد علی اجیال الارتداد، ص:14، ط: مدرسہ قادریہ ممبئ)

ایک خوش نما فریب کا ازالہ

یہ جاننا چاہیے کہ تقیہ کرنا دیوبندی دھرم میں اوڑھنا بچھونا ہے۔ تقیہ کے ذریعے دیوبندی لوگ وہ سب کچھ کر گزرتے ہیں جو اُن کے نزدیک ناجائز، بدعت و شرک ہوتے ہیں۔ پڑھیے یہ نمونہ: تھانوی صاحب کسی زمانے میں کانپور مدرسۂ جامع العلوم میں مدرس تھے۔ اس وقت وہاں کا ماحول چونکہ سر تا سر عشق رسول کی طہارت میں ڈوبا ہوا تھا اس لئے گھر گھر میلاد و ذکر رسول کی نورانی محفلیں منعقد ہوا کرتی تھیں چنانچہ حالات کے دباؤ کے تحت ایک عرصۂ دراز تک موصوف بھی اپنے عقیدے کے خلاف میلاد و قیام کے مراسم ادا کرتے رہے۔ جب دیوبندی جماعت کے بعض اکابر کی طرف سے باز پُرس کی گئی تو اس کا جواب موصوف نے یہ دیا وہاں میں نے بدون شرکت میلاد، قیام کرنا قریب بمحال دیکھا اور منظور تھا

وہاں رہنا کیونکہ منفعت بھی ہے کہ مدرسہ سے تنخواہ ملتی ہے۔

(سیف یمانی۔ مرتبہ مولوی منظور علی نعمانی ص:24۔ ط:المشرق اردو بازار لاہور)

رئیس القلم علامہ ارشد القادری رحمۃ اللہ علیہ ایک مرتبہ دیوبندیوں کی وہابی مشن (تبلیغی جماعت) کا جائزہ لینے کے لیے مرکز نظام الدین دہلی پہنچے۔ جس کی روئداد آپ تحریر فرماتے ہیں: میرے ایک سوال پر امیر تبلیغی جماعت مولوی یوسف بن مولوی الیاس نے کہا کہ یہاں مجھے تبلیغ کرتے ہوئے بیس سال ہو گئے میں نے کسی سے بھی نہ کہا کہ میلاد و فاتحہ چھوڑ دو حالانکہ جاننے کی حد تک سب جانتے ہیں کہ میرا بھی عقیدہ و مسلک وہی ہے جو اکابر دیوبند کا ہے لیکن میں نے اچھی طرح تجربہ کر لیا ہے کہ ان چیزوں سے براہ راست روکنے کے بجائے اب لوگوں کا ذہن بدلنے کی ضرورت ہے۔ میری طرف رُخ کر کے حضرت جی (مولوی یوسف) نے حکیمانہ انداز میں فرمایا مولوی صاحب آپ اچھی طرح سمجھ لو کہ ہم لوگ ابھی اس ملک کے اندر اقلیت میں ہیں جب کہ بدعتیوں کی تعداد بہت زیادہ ہے۔ ان حالات میں اپنا مذہب پھیلانے کے لئے ہمیں اس کے سوا اور کوئی چارہ نہیں ہے کہ ہم ان لوگوں کے ساتھ مکر سے کام لیں۔ آخر مکر بھی کوئی چیز ہے۔ حق پرستی کے جوش میں آکر اگر ہم تقویۃ الایمان اور بہشتی زیور وغیرہ کے عقائد برملا بیان کر دیں تو لوگ ہمیں مسجدوں میں نہ گھسنے دیں۔ اس لئے میں تمام تبلیغی کارکنوں کو سخت تاکید کرتا ہوں کہ وہ بدعتیوں کے ساتھ مکر سے کام لیں یعنی مصلحت کا تقاضا ہو تو میلاد و قیام بھی کر لیں بلکہ اگر ضرورت پیش آجائے تو اپنے علماء کو بُرا بھلا بھی کہہ دیں۔ (تبلیغی جماعت حقائق و معلومات کے اجالے میں، ص:29+30۔ ط: مظہر فیض رضا، برج منڈی لائلپور/مکتبہ جام نور دہلی۔ ملتقطا)

ایک اور راز فاش

رئیس القلم علامہ ارشد القادری رحمۃ اللہ علیہ ایک سفر کے دوران اسی تبلیغی جماعت سے متعلق تحریر فرماتے ہیں: حیدر آباد دکن کا امیر جماعت تبلیغی میرے ساتھ گفتگو میں دلچسپی لیتے ہوئے اطمینان سے بیٹھ گیا۔ وہ تبلیغی جماعتوں کے قصے سناتے رہے اور میں خاموشی سے سنتا رہا۔ تبلیغی جماعت کے متعلق اسی سلسلہ میں انہوں نے حیدرآباد کی تبلیغی جماعت کی کارگزاریوں کا بھی تذکرہ چھیڑ دیا جب وہ کہہ چکے تو میں نے اُن سے ایک سوال کیا حیدرآباد تو درگاہوں، خانقاہوں اور مزاراتی روایات کا بہت بڑا گڑھ تھا وہاں تبلیغی جماعت کو قدم جمانے کا موقعہ کیونکر ہوا؟

اس سوال پر وہ اس طرح مسرور ہوگئے جیسے میں نے ان کے حسن تدبر اور ذہانت کا لوہا مان لیا ہو۔ اسی کے بعد اسی جذبۂ مسرت کی ترنگ میں انہوں نے یہ کہانی سنائی۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ حیدرآباد عہد قدیم سے بدعتیوں کا بہت بڑا مرکز تھا، قدم قدم پر کفر و شرک کے بے شمار اڈے تھے، وہاں کی اٹھانوے فیصد مسلم آبادی شرکیہ رسموں اور بدعات ہی کو اسلام سمجھتی تھی اس لئے بہت ہی حسن تدبیر اور ذہانت کے ساتھ ہمیں اس مرحلے سے گزرنا پڑا۔

عرس وفاتحہ کی مخالفت کرنے کے بجائے ہم نے یہ طریقہ اپنایا کہ جہاں کہیں عرس کا میلہ لگتا ہم اپنا تبلیغی وفد لے کر وہاں پہنچ جاتے اور لوگوں کو کلمہ و نماز کی تبلیغ کرتے۔ اصرار کرکے بعض زائرین کو بھی گشت میں اپنے ساتھ رکھتے۔ اس طریقہ کار سے ہمیں دو فائدے پہنچے پہلا فائدہ تو یہ پہنچا کہ ایک بالکل اجنبی حلقے میں ہماری آواز پہنچ گئی اور دوسرا سب سے بڑا فائدہ یہ حاصل ہوا کہ کبھی بدعتی مولویوں نے اپنے عوام کو ہماری طرف سے بدظن بھی کرنا چاہا کہ یہ بدعقیدہ اور عرس وفاتحہ کے مخالف لوگ ہیں تو اُنھی کے

عوام نے انہیں جھٹلا دیا کہ یہ لوگ عرس و فاتحہ کے مخالف ہوتے تو فلاں فلاں عرس میں کیوں دیکھے جاتے۔

اپنی کارگزاریوں کی تفصیل بیان کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ اس سلسلے میں ہمیں ان گدی نشین پیروں سے بھی کافی مدد ملی جو بریلویوں کی طرح اپنے مسلک میں سخت نہیں ہیں۔ ہم ان کی خانقاہوں میں حاضر ہوئے اور ایک خوش عقیدہ نیاز مند کی طرح ہم نے ان کی دست بوسی کی اور انہیں اپنے اجتماع میں شریک ہونے کی دعوت دی کئی بار کی آمد و رفت کے بعد جب وہ تیار ہو گئے تو انہیں نہایت اعزاز و تکریم کے ساتھ اپنے اجتماع میں لے آئے۔ ان کی ہمرکابی میں ان کے مریدین کا جو دستہ آیا تھا اس نے جب اپنے پیر کے ساتھ ہمارا نیاز مندانہ رویہ دیکھا تو ہم سے کافی حد تک مانوس ہو گیا یہاں تک کہ ان کے اپنے دوستوں اور پیر بھائیوں میں ہماری خوش عقیدگی کا ایک اچھا خاصا اشتہار بن گیا۔

اس طرح رفتہ رفتہ ہم بغیر کسی فکری تصادم کے وہاں کے اجنبی حلقوں میں داخل ہوتے گئے یہاں تک کہ ان حلقوں کی بہت بڑی تعداد نہ صرف یہ کہ تبلیغی جماعت کی ہمنوا بن گئی ہے بلکہ ہم نے انہیں ذہنی طور پر اتنا بدل دیا ہے کہ اب اگر ان کے پیر صاحبان بھی ہم سے قطع تعلق کا انہیں حکم صادر فرمائیں تو وہ اپنے پیر سے قطع تعلق کر سکتے ہیں لیکن اپنی جماعت کے خلاف کچھ سننا برداشت نہیں کریں گے۔

یہاں پہنچ کر ان کا لب و لہجہ بدل گیا انہوں نے فاتحانہ لہجہ میں کہا: مولانا شکر ادا کیجئے کہ تبلیغی جماعت کی خاموش جدوجہد کے نتیجہ میں اب وہاں کفر و شرک کے مراکز کی وہ دھوم دھام باقی نہیں ہے۔ میلاد و فاتحہ اور بدعات کی چہل پہل بھی اب دن بدن ماند پڑتی جا رہی ہے، ہمارا جذبۂ جہاد اسی طرح سلامت رہ گیا تو وہ دن دور نہیں ہے کہ جب ان مزاروں پر مکھیاں بھنبھنائیں گی اور ہم ان صنم خانوں کی ویرانی پر شکرانے کے نوافل ادا کریں گے۔

اس گفتگو کے آخری حصے میں حضرتِ رئیس القلم فرماتے ہیں: میرا پیمانۂ صبر لبریز ہو گیا میں نے تیور بدل کر ان سے کہا آپ کی کارگزاریوں کی روداد سننے کے بعد ایسا محسوس ہوتا ہے کہ اس دنیا میں دجل و فریب کی آخری تربیت گاہ کا نام اب تبلیغی جماعت ہے۔ یہ دنیا اپنی عمر کے آخری حصے سے گزر رہی ہے۔ ہوسکتا ہے قدرتی طور پر دجال کا کیمپ آپ ہی لوگوں کے ہاتھوں تیار کرایا جارہا ہو۔ اس جواب پر وہ ہکا بکا سے ہو گئے اور یہ کہتے ہوئے اُٹھ کھڑے ہوئے بڑا دھوکہ ہوا میں آپ کو اپنا سمجھ رہا تھا۔ (تبلیغی جماعت حقائق و معلومات کے اجالے میں، ص: 33یا 35۔ ط: مظہر فیض رضا، برج منڈی لائلپور/مکتبہ جام نور دہلی)

ایک مسئلے کی وضاحت: تقیہ کب اور کیوں؟

علامہ أبوحیان محمد بن یوسف بن علي بن یوسف بن حیان أثیر الدین الأندلسي (ت ۷۴۵ھ) لکھتے ہیں: وَقَالَ أَصْحَابُ أَبِي حَنِيفَةَ: التَّقِيَّةُ رُخْصَةٌ مِنَ اللَّهِ تَعَالَى، وَتَرْكُهَا أَفْضَلُ، فَلَوْ أُكْرِهَ عَلَى الْكُفْرِ فَلَمْ يَفْعَلْ حَتَّى قُتِلَ فَهُوَ أَفْضَلُ مِمَّنْ أَظْهَرَ، وَكَذَلِكَ كُلُّ أَمْرٍ فِيهِ إِعْزَازُ الدِّينِ فَالْإِقْدَامُ عَلَيْهِ حَتَّى يُقْتَلَ أَفْضَلُ مِنَ الْأَخْذِ بِالرُّخْصَةِ. اھ

ترجمہ: امام ابوحنیفہ کے اصحاب نے یہ کہا ہے کہ تقیہ اللہ کی طرف سے رخصت ہے اور اس کو ترک کرنا افضل ہے کسی شخص کو کفر پر مجبور کیا جائے اور وہ کفر نہ کرے حتی کہ اس کو قتل کر دیا جائے تو وہ اس شخص سے افضل ہے۔ (البحر المحيط في التفسير: 3/ 95، ط: دار الفكر - بيروت/ أحكام القرآن للجصاص، 2/ 12، ط: دار الكتب العلمية بيروت - لبنان)

امام أبوعبداللہ، محمد بن أحمد الأنصاري القرطبي (ت ۶۷۱ھ) لکھتے ہیں:

إِذَا كَانَ قَائِمًا بَيْنَ الْكُفَّارِ فَلَهُ أَنْ يُدَارِيَهُمْ بِاللِّسَانِ إِذَا كَانَ خَائِفًا عَلَى نَفْسِهِ وَقَلْبُهُ مُطْمَئِنٌّ

بِالْإِيمَانِ وَالتَّقِيَّةُ لَا تَحِلُّ إِلَّا مَعَ خَوْفِ الْقَتْلِ أَوِ الْقَطْعِ أَوِ الْإِيذَاءِ الْعَظِيمِ. وَمَنْ أُكْرِهَ عَلَى الْكُفْرِ فَالصَّحِيحُ أَنَّ لَهُ أَنْ يَتَصَلَّبَ وَلَا يُجِيبَ إِلَى التَّلَفُّظِ بِكَلِمَةِ الْكُفْرِ، بَلْ يَجُوزُ لَهُ ذَلِكَ اھ

ترجمہ: جب مسلمان کافروں کے درمیان گھر جائے تو اس کے لئے جائز ہے کہ اپنی جان بچانے کے لئے نرمی سے جواب دے درآں حالانکہ اس کا دل تصدیق سے مطمئن ہو اور جب تک قتل کا اعضاء کاٹنے کا یا سخت ایذا پہنچانے کا خطرہ نہ ہو تقیہ کرنا جائز نہیں ہے، اور جس شخص کو کفر پر مجبور کیا جائے تو صحیح مذہب یہ ہے کہ وہ ثابت قدمی سے دین پر جما رہے اور کفریہ کلمہ نہ کہے اگرچہ اس کی رخصت ہے۔

(تفسير القرطبي = الجامع لأحكام القرآن،4/ 57، ط: دار الكتب المصرية - القاهرة)

علامہ جمال الدین أبوالفرج عبدالرحمن بن علي بن محمد الجوزي الحنبلی (ت ۵۹۷ھ) لکھتے ہیں:

والتقية رخصة، وليست بعزيمة. قال الإمام أحمد: وقد قيل: إن عرضت على السيف تجيب؟ قال: لا. وقال: إذا أجاب العالم تقية، والجاهل بجهل، فمتى يتبين الحق؟ اھ

ترجمہ: تقیہ کرنے کی رخصت ہے یہ عزیمت نہیں ہے۔ امام احمد سے پوچھا گیا کہ آپ کے سر پر تلوار رکھ دی جائے تو کیا آپ تقیہ سے جواب دیں گے فرمایا نہیں! آپ نے فرمایا جب عالم تقیہ سے جواب دے اور جاہل جہالت پھیلا رہا ہو تو حق کیسے ظاہر ہو گا۔

(زادالميسر في علم التفسير، 1/ 272، ط: دار الكتاب العربي - بيروت)

امام فخرالدین الرازي الشافعی الاشعری رحمۃ اللہ علیہ (ت ۶۰۶ھ) لکھتے ہیں:

التَّقِيَّةَ إِنَّمَا تَكُونُ إِذَا كَانَ الرَّجُلُ فِي قَوْمٍ كُفَّارٍ، وَيَخَافُ مِنْهُمْ عَلَى نَفْسِهِ وَمَالِهِ فَيُدَارِيهِمْ بِاللِّسَانِ، وَذَلِكَ بِأَنْ لَا يُظْهِرَ الْعَدَاوَةَ بِاللِّسَانِ، بَلْ يَجُوزُ أَيْضًا أَنْ يُظْهِرَ الْكَلَامَ الْمُوهِمَ

لِلْمَحَبَّةِ وَالْمُوَالَاةِ، وَلٰكِنْ بِشَرْطِ أَنْ يُضْمِرَ خِلَافَهُ،لَوْ أَفْصَحَ بِالْإِيمَانِ وَالْحَقِّ حَيْثُ يَجُوزُ لَهُ التَّقِيَّةُ كَانَ ذَلِكَ أَفْضَلَ اھ

ترجمہ: جب کوئی شخص کافروں میں رہتا ہو اور اس کو اپنی جان اور مال کا خطرہ ہو تو وہ ان سے نرمی کے ساتھ بات کرے اور دشمنی ظاہر نہ کرے بلکہ یہ بھی جائز ہے کہ ان سے اس طرح باتیں کرے جس سے ان کی محبت اور دوستی ظاہر ہو لیکن دل سے محبت نہ رکھے بلکہ دشمن جانے ' نیز جس صورت میں جان بچانے کے لئے تقیہ کرنا جائز ہے وہاں بھی حق کا اور ایمان کا اظہار کرنا افضل ہے۔

(مفاتيح الغيب = التفسير الكبير،سورة آل عمران، تحت الآية:28، 8/ 193-194، ط: دار إحياء التراث العربي - بيروت)

مذکورہ بالا دلائل سے آشکار ہو گیا کہ تقیہ کو ترک کرنا افضل ہے اور تقیہ کی رخصت اسی وقت ہے جب کوئی کافروں کے بیچ رہتا ہو اور اس کو اپنی جان اور مال کا خطرہ ہو۔ اب خود سے فیصلہ کیجیے کہ دیوبندی دھرم کے حکیم الامت مولوی اشرف علی تھانوی سنّی آبادی میں تقیہ کیوں کرتے تھے۔ کیا اُن کے نزدیک معاذ اللہ میلاد و قیام، فاتحہ و ایصال ثواب کرنے والے سنّی کافر تھے ؟؟۔ امام رازی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ ضرورت کی بناء پر تقیہ کی رخصت کا تعلق صرف اظہار حق اور دین کے ساتھ ہے۔ اب بتائیے حکیم الامت دیوبند اور اُن کے متبعین کون سا اظہار حق کیا سوائے مکر و دجل کے ؟۔ اللہ تعالیٰ سنیوں کو دیوبندیوں کی جعل سازی سے محفوظ رکھے آمین۔

[4] دیوبندی، کافر و مرتد ہیں

دیوبندی مذہب کی بنیاد کفر پر ہے وہ بھی کفر کی سب سے بدترین قسم انبیائے کرام علیہم السلام خصوصًا سید الانبیا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی توہین کہ جس کے سبب دیوبندی بلاشبہ کافر و مرتد اور خارج از اسلام ہیں۔ درج ذیل عبارات ملاحظہ کیجیے:

امام الوہابیہ و دیابنہ مولوی اسمٰعیل دہلوی اپنی کتاب تقویۃ الایمان میں لکھتے ہیں: ''اور یہ یقین جان لینا چاہیے کہ ہر مخلوق بڑا ہو یا چھوٹا اللہ کی شان کے آگے چمار سے بھی ذلیل ہے۔

(تقویۃ الایمان، ص:41، ط: مکتبہ خلیل لاہور)

دوم: جو ان کاموں کا مختار ہے اس کا نام اللہ ہے محمد یا علی نہیں اور جن کا نام محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) یا علی ہے وہ کسی کام کے مختار نہیں۔ (ایضًا، ص:89۔ ط: مکتبہ خلیل لاہور)

سوم: ''سب انبیا و اولیا اس کے روبرو ذرۂ ناچیز سے بھی کمتر ہیں۔''

(ایضًا، ص:77۔ پرانی طباعت سراج بلڈنگ کلکتہ۔ اپریل 1937ء)

چہارم: نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم پر بہتان باندھنے ہوئے لکھتے ہیں: آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے فرمایا میں ایک دن مرکر مٹی میں ملنے والا ہوں (ایضًا: ص:132۔ ط: مکتبہ خلیل لاہور)

معاذ اللہ۔ کڑوروں بار۔ معاذ اللہ

مولوی اسماعیل دہلوی اپنی دوسری کتاب میں لکھتے ہیں: ''صرف ہمت بسوئے شیخ و امثال آں از معظمین گو جناب رسالت مآب باشند بچندیں مرتبہ بدتر از استغراق در صورت گاؤ و خر خود ست''۔

ترجمہ: نماز میں اپنے شیخ یا بزرگوں میں سے کسی دوسرے بزرگ حتّٰی کہ رسالت مآب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف توجہ صرف کرنا اپنے گدھے اور بیل کے خیال میں مستغرق ہو جانے سے کئی درجہ بدتر ہے۔ (صراط مستقیم، فارسی، ص:86، المکتبۃ السلفیۃ، شیش محل روڈ، لاہور) معاذ اللہ

اسماعیل دہلوی کی اتباع کرتے ہوئے مولوی رشید احمد گنگوہی کے حکم سے مولوی خلیل احمد انبیٹھوی دیوبندی نے لکھا: شیطان و مَلَکُ الموت کے لیے علم کا وسیع و زائد ہونا تو نص یعنی آیتِ قرآنی اور حدیثِ نبوی سے ثابت ہے لیکن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے لیے علم کا وسیع و زائد ہونا کسی نص یعنی کسی آیت، کسی حدیث سے ثابت نہیں بلکہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے لیے علم کا وسیع ہونا نصوصِ قطعیہ کے خلاف اور شرک ہے۔

(براہین قاطعہ ص:55۔ ط: دار الاشاعت، اردو بازار، کراچی)

مولوی عبدالرؤف جگن پوری دیوبندی نے بھی "براہینِ قاطعہ" کی عبارت کی توضیح کرتے ہوئے لکھا: "ملک الموت اور شیطان مردود کا ہر جگہ حاضر و ناظر ہونا نصِ قطعی سے ثابت ہے۔ خاتم الانبیاء حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے نصِ قطعی سے ثابت نہیں ہے۔

(براۃ الابرار ص:57، مطبوعہ مدینہ برقی پریس بجنور۔ ایضًا ص:57۔ ط: تحفظِ نظریاتِ دیوبند اکادمی پاکستان)

اسی طرح مولوی اشرف علی تھانوی دیوبندی نے اپنی کتاب "حفظ الایمان" میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شدید گستاخی کرتے ہوئے لکھا: "آپ کی ذاتِ مقدسہ پر علم غیب کا حکم کیا جانا اگر بقولِ زید صحیح ہو تو دریافت طلب امر یہ ہے کہ اس غیب سے مراد بعض غیب ہے یا کل غیب اگر بعض علوم غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضور کی کیا تخصیص ہے ایسا علم غیب تو زید و عمرو بلکہ ہر صبی و مجنون بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کے لئے بھی حاصل ہے" (حفظ الایمان ص:8، ط: پرانی ایڈیشن 1913ء۔ ایضًا ص:13۔ ط: قدیمی کتب خانہ

مقابل آرام باغ، کراچی۔ ایضًا ص:13۔ ط: کتب خانہ مجیدیہ، ملتان، ایضًا ص:15-ط: دار الکتاب دیوبند)

مذکورہ بالا عبارات سے اچھی طرح واضح ہو چکا کہ یہ تنقیص شان رسالت ﷺ ہے اور یہ بدترین کفر ہے۔ لہذا اسمعیل دہلوی، قاسم نانوتوی، رشید احمد گنگوہی، خلیل انبیٹھوی، اشرف علی تھانوی وغیرہ بدترین کافر بلکہ اُن کے متبعین ان عبارات پر مطلع ہونے کے بعد بحکم شریعت اسلامیہ مسلمان نہیں۔

امام اہلسنت امام احمد رضا خاں قادری بریلوی قدس سرہٗ نے اُن عبارات کو علمائے حرمین شریفین کی خدمت میں پیش کیا تو انہوں نے بالاتفاق اکابر دیوبند کو کافر قرار دیتے ہوئے کہا: ”من شک فی کفرہ وعذابہ فقد کفر" کہ جو ان کے کفر میں شک کرے وہ بھی کافر۔ حرمین شریفین کے علماء میں علامہ سید اسماعیل خلیل مکی رضی اللہ تعالی عنہ نے تحریر فرمایا: انکے کفر میں کوئی شبہ نہیں نہ شک کی مجال بلکہ جو انکے کفر میں شک کرے بلکہ کسی طرح کسی حال میں انہیں کافر کہنے میں توقف کرے اسکے کفر میں بھی شبہ نہیں اور ان کا مسکن جہنم اھ۔ (حسام الحرمین، ص:106-107-108، ط: النوریہ الرضویہ پبلشنگ کمپنی، ملتقطا)

ایک ضروری ازالہ:

بعض لوگوں کو دیکھا گیا ہے کہ وہ ان توہین آمیز عبارات پر سخت نفرت کا اظہار کرتے ہوئے اقرار کرتے ہیں کہ واقعی ان عبارات میں حضور ﷺ کی شان میں توہین ہے اور یہ کفر ہے۔ لیکن جب اپنی استادی، شاگردی، پیری، مریدی یا رشتہ داری کی بات آتی ہے تو اس پر تاویل گڑھنا شروع کر دیتے ہیں۔ ان کی خدمت میں عرض ہے کہ وہ قرآن مجید کی حسب ذیل آیت کو ٹھنڈے دل سے ملاحظہ فرمائیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْٓا اٰبَآءَكُمْ وَاِخْوَانَكُمْ اَوْلِيَآءَ اِنِ اسْتَحَبُّوا

الْكُفْرَ عَلَى الْاِيْمَانِ ؕ وَمَنْ يَّتَوَلَّهُمْ مِّنْكُمْ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ۝

ترجمہ: اے ایمان والو! اپنے باپ اور اپنے بھائیوں کو دوست نہ سمجھو اگر وہ ایمان پر کفر پسند کریں، اور تم میں جو کوئی ان سے دوستی کرے گا تو وہی ظالم ہیں۔ (التوبہ: 23)

اللہ تعالیٰ کے اس واضح اور روشن ارشاد کو سننے کے بعد کوئی مومن حضور ﷺ کی توہین کرنے والوں کو اپنا دوست نہیں رکھ سکتا۔

دوم: بعض حضرات توہین آمیز عبارات کے صریح مفہوم کو چھپانے کے لئے علماء دیوبند کی وہ عبارات پیش کر دیتے ہیں جن میں انہوں نے توہین و تنقیص سے اپنی برأت اظہار کیا ہے یا حضور ﷺ کی عظمت شان نبوت کا اقرار کیا ہے۔ تو اس کا مختصر جواب یہ ہے کہ وہ عبارات ہرگز مفید نہیں۔ جب تک ان کی کوئی ایسی عبارت نہ دکھائی جائے کہ ہم نے فلاں فلاں مقام پر جو توہین کی تھی اب اس سے ہم رجوع اور توبہ کرتے ہیں۔ ایسا تو نہیں ہو سکتا ہے کہ ایک طرف تعریف و توصیف کرے اور دوسری طرف برائی۔ اور پھر جب کوئی اُن برائیوں کو نشان دہی کر دے تو اس کو برا جانتے ہوئے رجوع نہ کرے۔

سوم، جو صحیح العقیدہ مسلمان فتاوی حسام الحرمین کے مطابق سید عالم صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کی شان میں گستاخی کرنے والوں کو کافر و مرتد کہے اس پر کچھ لوگوں کو پریشانی ہے اور اتحاد امت کی فضا خراب کرنے کا الزام لگا کر گالی بکنے والا قرار دیتے ہیں۔ ایسے تمام جھوٹے، مکار، دغاباز، صلح کل لوگوں سے سوال ہے کہ کیا رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم اور دوسرے انبیاء کرام کو بارگاہ الٰہی میں ذرہ ناچیز سے بھی کم تر اور چمار سے بھی زیادہ ذلیل کہنا معاذ اللہ۔ گالی نہیں ہے ؟ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کے علم غیب کو پاگلوں اور جانوروں، چوپایوں کے علم کی طرح ٹھہرانا۔ گالی نہیں ہے ؟ جس نے حضور صلی اللہ

تعالی علیہ وآلہ وسلم کے علم مقدس کو شیطان کے علم سے کم قرار دیا۔ وہ گالی باز نہیں ہے؟ جس نے تحذیر الناس میں مسئلہ ختم نبوت کا انکار کیا اور حضور صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کو آخری نبی ماننا عوام جاہلوں کا خیال بتایا۔ معاذ اللہ وہ جھگڑالو اور گالی بکنے والا نہیں ہے؟ براہین قاطعہ میں تو اللہ تعالی کے متعلق ’’جھوٹ بول سکتا ہے‘‘ کا نیا عقیدہ گڑھا (نعوذ باللہ من ذالک) وہ فسادی اور گالی بکنے والا نہیں ہے؟

پھر بھی اگر کوئی اتحاد کا رونا روئے تو اُن سے آیت (التوبۃ: 23) کے مطابق صاف مطالبہ ہے کہ وہ سب سے پہلے بارگاہ الٰہی میں مذکورہ عقائد کفریہ وخیالات باطلہ سے سچی توبہ کرے، خدا ورسول جل جلالہ وصلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کی شان میں گستاخی کرنے والوں سے قطع تعلق کرے اور اُن کو کافر جانے۔ تب اتحاد واتفاق ممکن ہے۔

آخری: سنّی مسلمان کا اخلاقی کردار یہ ہونی چاہیے کہ ان گستاخ مولویوں کو کافر ومرتد مانے ان کی صحبت سے دور رہے اور ان کے متبعین کو اپنے سے ان کو دور رکھے۔ حدیث پاک میں ارشاد ہے۔ "فَإِيَّاكُمْ وَإِيَّاهُمْ لَا يُضِلُّونَكُمْ وَلَا يَفْتِنُونَكُمْ» (الصحيح لمسلم، باب النهي عن الرواية عن الضعفاء الخ، رقم الحديث: 7، 1/ 12، ط: عيسى البابي الحلبي القاهرة مصر) یعنی مسلمانو! تم بدمذہبوں کی صحبت سے بچو۔ اپنے کو ان سے دور رکھو کہیں وہ تمہیں سچے راستے سے بہکا نہ دیں اور تمہیں بے دین بنا دے۔ اللہ تعالی ہمیں استقامت اور اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

[5] دیوبندی رافضی ہیں

محترم قارئین! آج کل دیوبندی منافقین شور مچا رکھا ہے۔ اپنے مخالفین کو رافضی ہونے کا طعنہ دیتے ہیں، اپنے اکابرین کو پڑھے بغیر یہ وہابیہ ٹولہ! تحفظِ ناموسِ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے متعلق بڑی بڑی باتیں کرتے ہیں- ''شیعہ کافر، شیعہ کافر'' اور کہتے ہیں کہ جو شیعہ کو کافر نہ مانے وہ خود کافر! لیکن آپ کو حیرانگی ہوگی کہ یہ صرف نعرہ ہے۔ اصل تو اکابر دیوبند کا عقیدہ کچھ اور ہے جو آج کل کے دیوبندی اس سے قطعًا جاہل ہے۔ ملاحظہ کیجیے:-

اوّل: قطب العالم دیوبند جناب رشید احمد گنگوہی ایک سوال کے جواب میں لکھتے ہیں: جو شخص حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم کی بے ادبی کرے وہ فاسق ہے فقط۔ (فتاویٰ رشیدیہ۔ ص:250۔ ط: دارالاشاعت کراچی)۔ اور ایک جگہ بکتا ہے: جو لوگ شیعہ کو کافر کہتے ہیں ان کے نزدیک تو اس کی نعش ویسے ہی کپڑے میں لپٹ کر داب دینا چاہیے اور جو لوگ فاسق کہتے ہیں ان کے نزدیک ان کی تجہیز و تکفین حسب وعدہ ہونا چاہیے اور ''بندہ بھی ان کی تکفیر نہیں کرتا (ایضًا ص: 291۔ ط: دارالاشاعت کراچی)....یعنی مولوی رشید گنگوہی کے نزدیک شیعہ کافر نہیں۔

دوم، حکیم دیوبند جناب اشرف علی تھانوی سے ایک سوال ہوا۔ جواباً لکھتے ہیں: اور محض تبرائی کے حکم میں اختلاف ہے علامہ شامی نے عدم کفر کو ترجیح دی ہے۔ مگر اس کے بدعتی ہونے میں کچھ شک نہیں تو اس صورت میں گو وہ کافر نہ ہوگا (بوادر النوادر، ص:96۔ ط: ادارہ اسلامیات لاہور)

اور ایک سلسلۂ گفتگو میں حکیم دیوبند بکتے ہیں: محض تبرے پر تو کافر کا فتویٰ مختلف فیہ ہے البتہ تحریف

قرآن کا اعتقاد یہ صریح کفر ہے (ملفوظات حکیم الامت ج7ص 298۔ط: ادارہ تالیفاتِ اشرفیہ ملتان)۔۔۔۔ شیعہ رافضی حکیم دیوبند کے نزدیک بھی کافر نہیں۔ جب تک کوئی شیعہ تحریف قرآن کا اعتقاد نہ رکھے۔

سوم: موجودہ مفتیانِ دارالعلوم دیوبند کے نزدیک بھی شیعہ کافر نہیں۔ سوال ہوا: بکر یہ کہتا ہے کہ خلفائے ثلثہ جاہل تھے وہ کیا فیصلہ کرتے وغیرہ کہتا ہے ایسے شخص کی امامت کیسی ہے۔ الجواب: ایسا عقیدہ رکھنے والا اور الفاظ نازیبا کہنے والا سخت عاصی اور فاسق ہے اور ظالم وجاہل ہے۔

(فتاویٰ دارالعلوم دیوبند ج3ص:155، سوال نمبر933۔ط: دارالاشاعت کراچی)

اب سارے دیوبندیوں سے سادہ سا سوال ہے کہ مذکورہ بالا حوالہ جات کی روشنی میں آپ کے علماء پر کیا حکم لگے گا؟۔۔۔۔کیوں کہ آپ کا دعویٰ اور نعرہ جو ہے کہ کافر کافر شیعہ کافر جو نہ مانے وہ بھی کافر۔ جواب چاہیئے اگر مگر سے کام نہیں چلے گا۔ اور ہاں! توہینِ صحابہ رضی اللہ عنہم پر ہمارا بلکہ اہل سنت و جماعت کا عقیدہ صاف ہے۔ سیدنا اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں قادری قدس سرہ تحریر فرماتے ہیں: جو خلافت شیخین کا انکار کرے یا اُن سے بغض رکھے کافر ہے کہ وُہ تو رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے محبوب ہیں۔(فتاویٰ رضویہ 14/257-ط: رضا فاؤنڈیشن لاہور) نیز لکھتے ہیں: بلا شبہہ رافضی تبرائی بحکم فقہائے کرام مطلقًا کافر مرتد ہے (ایضًا 14/294) ایک جگہ اور فرماتے ہیں: رافضی قاذف باجماع مسلمین کافر ملعون ہے یہاں تک کہ جو اسے کافر نہ جانے خود کافر ہے۔(ایضًا 11/418۔م:210-ط: رضا فاؤنڈیشن لاہور)

یہاں کوئی دیوبندی بتائے کہ وہ کس فتوے پر عمل کر رہا ہے؟؟۔اُن کے اکابرین نے تو ہاتھ کھڑا کر دیا ہے یعنی توہینِ صحابہ رضی اللہ عنہم پر فقط فاسق کہا۔ اور اُن کا نعرہ اس سے الگ ہے۔ لہذا ایسی صورت میں خود کو رافضی کہے یا اپنے اکابرین پر کفر کا حکم عائد کریں۔ مگر ہمیں معلوم ہے کہ اپنے اکابرین کی دفاع میں ہر چیز قبول ہے۔ اسی لیے ہم اس بات کا قائل ہے کہ دیوبندی رافضی ہیں۔

[6] دیوبندی اپنے منہ کافر و مشرک

قارئین کرام! دیوبندیوں کا مشہور کتاب "المہند علی المفند" جس کا تذکرہ سابقہ عنوان (دیوبندی منافق ہیں) میں گزر چکی۔ یہ پوری کتاب مکر و فریب، جھوٹ اور منافقت سے کام لیا گیا ہے۔ اس کتاب میں اکابر دیوبند کی وہابیہ عقائد کو چھپانے کی ناکام کوششیں کی گئی ہیں۔ ملاحظہ کیجیے:-

اولاً: علمائے دیوبند سے علمائے حرمین مقدسہ نے سوال کیا۔ کیا تمہارا یہ عقیدہ ہے کہ حق تعالیٰ کے کسی کلام میں وقوع کذب ممکن ہے؟ یا کیا بات ہے؟ ـ ـ ـ ـ۔ اس پر علمائے دیوبند نے متفقہ جواب دیا: ہم اور ہمارے مشائخ اس کا یقین رکھتے ہیں کہ جو کلام بھی حق تعالیٰ سے صادر ہوا یا آئندہ ہوگا وہ یقیناً سچا اور بلاشبہ واقع کے مطابق ہے اس کے کسی کلام میں کذب کا شائبہ اور خلاف کا واہمہ بھی بالکل نہیں اور جو اس کے خلاف عقیدہ رکھے یا اس کے کسی کلام میں کذب کا وہم رکھے وہ کافر، ملحد، زندیق ہے۔ اس میں ایمان کا شائبہ بھی نہیں (المہند علی المفند: ص:62 + 63۔ چوبسواں سوال۔ ط: المیزان اردو بازار لاہور)

اب پڑھیے۔ قطب العالم دیوبند مولوی گنگوہی کا عقیدہ: لکھتے ہیں: پس ثابت ہوا کہ کذب داخل تحت قدرت باری تعالیٰ جل وعلا ہے۔ (فتاویٰ رشیدیہ: ص:237۔ ط: دار الاشاعت کراچی) یعنی جھوٹ بولنا اللہ تعالیٰ کے لئے ثابت ہے۔ گنگوہی صاحب یہاں تک لکھ دیا ہے کہ کثیر آیات و احادیث سے اللہ کے لیے جھوٹ بولنا ثابت ہوتا ہے (معاذ اللہ رب العالمین) آج تک یہ کتاب چھپ رہی ہے۔

مذکورہ بالا حوالہ جات آپکے سامنے ہے ... ایک طرف المہند علی المفند جو علمائے دیوبند کے متفقہ عقائد لکھا ہے اُس میں اللہ تعالیٰ کے لئے امکان کذب (جھوٹ) کا شائبہ بھی رکھنے والے کو کافر، ملحد و

زندیق بتایا ہے اور دوسری طرف گنگوہی صاحب صاف صاف یہ لکھ رہے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے لئے امکانِ کذب کثیر دلائل سے ثابت ہے۔اس سے کیا معلوم ہوا؟ یاتوالمہند والے فراڈی ہے یا پھر باجماع علمائے دیوبند مولوی رشید احمد گنگوہی کافر، ملحد و زندیق۔

ثانیًا: گنگوہی صاحب کے فتوی سے تمام دیوبندی کافر

اس کی وجہ المہند ہی ہے جیساکہ مولوی خلیل احمد سہارنپوری (صاحبِ المہند) نے لکھا کہ "ہم میں اور ہمارے بزرگوں میں سے کسی کا بھی یہ عقیدہ نہیں ہے اور ہمارے خیال میں کوئی ضعیف الایمان بھی ایسی خرافات زبان سے نہیں نکال سکتا اور جو اس کا قائل ہو کہ نبی کریم علیہ السلام کو ہم پر بس اتنی ہی فضیلت ہے جتنی بڑے بھائی کو چھوٹے بھائی پر ہوتی ہے تو اس کے متعلق ہمارا یہ عقیدہ ہے کہ وہ دائرہ ایمان سے خارج ہے (المہند علی المفند، ص 43۔ط: المیزان اردو بازار لاہور) اور یہ سب کو معلوم ہے کہ یہ عقیدہ کس کا تھا' تقویت الایمان میں مولوی اسماعیل دہلوی لکھا ہے کہ "انسان آپس میں سب بھائی ہیں، جو بڑا بزرگ ہو وہ بڑا بھائی ہے۔(تقویت الایمان، ص95۔ط: سراج بلڈنگ کلکتہ۔1937ء)

یعنی اسماعیل دہلوی جس نے دیوبندیت کو جنم دیا وہ اپنے ہی بچوں کے ہاتھوں متفقہ طور پر کافر ثابت ہو چکا کہ المہند میں نبی کریم ﷺ سے متعلق بڑے بھائی کا عقیدہ لکھنے والے کو دائرہ ایمان سے خارج قرار دیا ہے۔اور اِدھر قاسم نانوتوی کے چار پائی کی رونق مولوی رشید احمد گنگوہی لکھتے ہیں: جو اسماعیل دہلوی کو کافر کہے وہ خود کافر ہے (فتاوی رشیدیہ: ص:220۔ط: دار الاشاعت کراچی)

ذرا غور فرمائیں !المہند پر اکابر دیوبند کی تصدیقات موجود ہیں نیز تمام دیوبندی المہند کو اپنے عقیدے کی کتاب بھی بتاتے ہیں سو اس لحاظ سے المہند کی روشنی میں مولوی اسماعیل دہلوی کو کافر ماننا پڑے گا یا پھر گنگوہی صاحب کے فتویٰ کی روشنی میں تمام دیوبندی المہند کا باغی کہلائے اور خود کو کافر تسلیم کرے۔

نوٹ: المہند علی المفند کا مکمل آئینہ شیر بیشہ اہل سنت علامہ مفتی محمد حشمت علی خان رضوی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب (رادالمهند على النهيق الانبهتي المفند، ط: مجلس اتحاد اسلامی کراچی/ط: دارالعلوم رضائے خواجہ درگاہ شریف اجمیر القدس/ط: میلاد پبلیکیشنز گنج بخش لاہور) مطالعہ فرمائیں۔

ثالثا: مولوی الیاس گھمن اور اُن کے چیلوں کے فتوے سے اکابر دیوبند کافر

قارئین! اس سے پہلے۔ مولوی الیاس گھمن کا تعارف کرا دیتے ہیں۔ یہ شخص دیوبندیوں کے موجودہ متکلّم الاسلام اور مناظر ہیں۔ یہ اپنے اجداد کے نقشِ قدم پر چل کر بڑے بڑے کام سرانجام دیئے ہیں اور دیتے ہیں اور اس کا بین ثبوت تذکرہ شیخ الکل سلیم اللہ خان دیوبندی ہیں۔ اس میں لکھتے ہیں: آپ ایسے شخص کی کیسے تعریف کرسکتے ہیں جو اپنی سوتیلی بیٹیوں کے ساتھ بدفعلی کے جرم میں پکڑا گیا، جو مالی خورد بُرد میں پکڑا گیا، جس نے سعودی عرب میں غیر قانونی چندے کیے۔

(تذکرہ شیخ الکل: ص: 301۔ط: ادارۃ الرشید کراچی)

بہرکیف! اب اصل موضوع کی طرف ذہن کو موڑ لیجیے۔ مولوی الیاس گھمن کا دعویٰ ہے کہ امام احمد رضا خان قادری قدس سرہٗ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کو امت کا راعی لکھا اور راعی کا معنی چرواہا لہٰذا یہ کفر اور گستاخی ہے۔ حالانکہ اس کا ایک معنی نگہبان و محافظ ہے۔

جیسا کہ عبدالرحیم چاریاری دیوبندی لکھتے ہیں: کسی مملکت کے سربراہ پر اپنے شہریوں کے دین و ایمان کی حفاظت لازم ہے، اور جو لوگ مسلمانوں کے دین و ایمان سے کھیلنا چاہیں، ان سے مواخذہ کرنا مسلمان حکمران کو ارشاد نبوی "کلکم راع و کلکم مس ئی ول عن رعیۃ" کہ تم میں ہر ایک راعی ہے اور ہر ایک سے اس کی رعیت کے بارے میں پوچھا جائے گا، کے مصداق اپنے شہریوں کی مکمل اصلاح کا پورا اختیار ہے" (غامدیت کیا ہے۔ص 77۔ط: جامعہ حنفیہ امدادیہ فیصل آباد) دوم: ایک حدیث کی شرح میں

مولوی محمد زکریا اقبال دیوبندی لکھتے ہیں: تم میں سے ہر ایک ذمہ دار ہے۔ اور تم سب سے ان کی رعیت (اہل و عیال) کے بارے میں (آخرت میں) سوال کیا جائے گا (تفہیم المسلم، 138/3۔ ط: دار الاشاعت کراچی) سوم: شاہ معین الدین ندوی دیوبندی لکھتے ہیں: ہر راعی اپنی رعیت کا ذمہ دار ہے اس لیے جسے آپ امت کا راعی بناتے ہیں اس پر خوب غور کر لیجئے" (تاریخ اسلام، 353/2۔ ط: مکتبہ اسلامیہ)

اب دارالعلوم دیوبند آفیشل ویب سائٹ کا فتویٰ بھی ملاحظہ فرمائیں۔ چہارم: دیوبندی مفتی سے سوال ہوا کہ حضرت نبی پاک ﷺ کو امت کا راعی کہنا کیسا؟ (جواب)—راعی بمعنی نگہبان و ذمہ دار، اس معنی کے اعتبار سے نبی کریم ﷺ کو امت کا راعی کہنے میں حرج نہیں، حدیث میں ہے: "كلكم راع و كلكم مسول عن رعية" (دارالافتاء دارالعلوم دیوبند، جواب جواب: نمبر 164559۔ آفیشل ویب سائٹ)

منقولہ حوالاجات سے واضح ہو گیا کہ لفظ راعی کا تعلق رعیت سے ہے جس کا معنی محافظ و نگہبان اور یہی معنی امام اہل سنت امام احمد رضا خاں فاضلِ بریلوی قدس سرہ کی عبارت سے روشن ہے۔

جیسا کہ امام اہل سنت تحریر فرماتے ہیں: ید اللہ علی الجماعۃ (ت) جماعت پر اللہ کا ہاتھ ہے اور اس کے سچے راعی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ (فتاویٰ رضویہ، 431/15۔ ط: رضا فاؤنڈیشن لاہور)

اور ایک جگہ فرماتے ہیں: اللہ کا محبوب امت کا راعی کس پیار کی نظر سے اپنی پالی ہوئی بکریوں کو دیکھتا اور محبت بھرے دل سے انہیں حافظ حقیقی کے سپرد کر رہا ہے شان رحمت کو ان کی جدائی کا غم بھی ہے (ایضًا، 703/15)

لیکن مولوی الیاس گھمن، اسے سرے سے ہی انکار کر بیٹھے۔ لکھتے ہیں: یعنی اب جو نبی پاک ﷺ کو راعی کہے وہ کافر ہے (حسام الحرمین کا تحقیقی جائزہ۔ ص:74) اور لکھتے ہیں: راعنا کہنے سے راعی کہنا زیادہ سخت ہے (حسام الحرمین کا تحقیقی جائزہ۔ ص:75 ط: دار الایمان پرنٹرز لاہور)

قارئین !اب یہاں توجہ رکھئے۔

حکیم الامت دیوبند مولوی اشرف علی تھانوی نے راعی لکھ کر بڑا کفر کیا اور کافر ہو گیا۔ لکھتے ہیں: اس نے اپنے عقیدے کے مطابق بعض پیشن گوئی یاں بعثت حضور انور سرخیل انبیاء سر دفتر پیغمبراں راعی بندگان خدا کمبل پوش حراء محمد مصطفی ﷺ کی بابت بیان کیں (حقانیت اسلام۔ ص26۔ ط:مکتبہ الشریعہ کراچی)۔

مولوی اخلاق حسین قاسمی (خواجہ حسن نظامی کے حوالے سے) ایک تشریح لکھتے ہیں: کہ یہ تو خدا کا فضل و کرم ہے کہ چرواہے کے سر پر نبوت کا تاج رکھ دیتا ہے۔ ورنہ کہاں نبوت کا منصب عظیم اور کہاں ایک راعی اور چرواہا (شاہ اسماعیل شہید اور ان کے ناقد، ص:175۔ ط: ذوالنورین اکادمی سرگودھا پاک)۔

معاذ اللہ رب العالمین !! یہاں تو سر پٹکنے کا مقام ہے حضور ﷺ کو واضح الفاظ میں چرواہا لکھا یہ کہہ کر کہ "کہاں نبوت کا منصب عظیم ایک چرواہا کو" (العیاذ باللہ تعالی) مولوی گھمن یہاں مرتا کیوں نہیں ؟کیا انھیں یہ گستاخی نظر نہیں آتی ؟؟ ...جب کہ امامِ اہل سنت قدس سرہ نے فقط راعی کہا اور راعی کا معنی دیوبندی علماء نے خود محافظ و نگہبان لکھالیکن چونکہ مولوی گھمن کے نزدیک یہ کفر ہے بلکہ بڑا کفر ہے لہذا گھمن کے فتوے کے رو سے، اشرف علی تھانوی، مولوی اخلاق حسین قاسمی اور ساتھ ہی وہ علمائے دیوبند کہ جنہوں نے راعی کا معنی نگہبان و ذمہ دار لکھا وہ بھی کافر۔ ہاں !گھمن کے اس اصول سے امام اہلسنت قدس سرہٗ بری ہے۔ کیوں امام اہلسنت نے صاف کر دیا ہے کہ حضور ﷺ کے لئے راعی کا معنی نگہبان ہے نہ کہ چرواہا۔ لہذا مولوی گھمن اپنے ہی اکابر و علماء کو کفر کے گھاٹ اتار دیا۔

گھمن کا ایک اور مکاری:

امام اہل سنت اعلی حضرت امام احمد رضا خاں قادری قدس سرہ الباری کے ایک اشعار جو سرکار غوث

الاعظم شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کی منقبت کے حوالے سے لکھی گئی ہے اور وہ اشعار یہ ہے

ولی کیا مُرسَل آئیں خود حضور آئیں
وہ تیری وعظ کی محفل ہے یا غوث

(حدائق بخشش)

اس پر مولوی الیاس گھمن دیوبندی نے یہ اعتراض کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ "ولی کا کیا مقام ہے یہاں تو پیغمبر بھی حاضری دیتے ہیں بلکہ خود حضور صلی اللہ علیہ وسلم بھی آپ کی نصیحت سننے کے لئے آپ کی مجلس میں حاضر ہوتے ہیں حضرت غوث پاک کی تعریف بیان کرنے کا ایسا انداز جس میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بے ادبی اور توہین ہو جائے ہرگز قبول نہیں

(فرقہ بریلویت پاک و ہند کا تحقیقی جائزہ ص:402۔ط:مکتبہ اہل السنۃ والجماعۃ لاہور)

قارئین! مولوی الیاس گھمن کی یہ اقوال بطلان خود اُن کے بڑے مولوی عاشق الٰہی میرٹھی کے دامن میں جا گرا کہ جو بات امام اہل سنت قدس سرہٗ نے اپنے اشعار میں کہی ہے۔ بعینہ وہی بات انہوں نے لکھ ڈالی ہے۔ لکھتے ہیں: "آپ (غوث الاعظم قدس سرہٗ) کی مجلس شریفہ مورد انوار ربانی و مطرح رحمت و الطاف یزدانی تھی جسمیں صلحاء جنات و ملائکہ کے علاوہ انبیاء علیہم السلام کی ارواح طیبات کی روحانی شرکت ہوتی اور کبھی روح پر فتوح سید ولد آدم علیہ افضل الصلاۃ والسلام کا نزول اجلال بھی تربیت و تائید کی غرض سے ہوا کرتا تھا۔ (فیوض یزدانی مترجم عاشق الٰہی میرٹھی، ص:13۔ط اعتقاد پبلشنگ ہاؤس نئی دہلی)

الحاصل: مولوی الیاس گھمن کے فتوے سے مولوی عاشق الٰہی دیوبندی گستاخِ رسول اور گستاخِ رسول کافر اور جو علمائے دیوبند 'لفظ راعی کی تشریح کی ہیں کہ اس کا معنی مددگار و نگہبان ہے وہ بھی کافر۔

رابعاً: دیوبندی مفتی شعیب اللہ خان مفتاحی کے فتوے سے مولوی شورش کشمیری دیوبندی مشرک اور اسماعیل دہلوی کے فتوے سے تھانوی اور اس کے ماننے والے مشرک:-

قارئین! آپ یہ بات اچھی طرح جانتے ہیں کہ خارجی ٹولہ (وہابیہ دیابنہ) شرک کے فتوے ایسے جڑ دیتے ہیں کہ کوئی اُن کو خزانہ مل گیا ہو۔ بڑا عجیب قوم ہے یہ "ہر بات میں اُن کو شرک ہی شرک نظر آتی ہے چنانچہ ایسے ہی افراد کے متعلق حدیث پاک میں ارشاد ہے:

أَنَّ حُذَيْفَةَ يَعْنِي ابْنَ الْيَمَانِ رضي اللّه عنه، حَدَّثَهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّهِ ﷺ «إِنَّ مِمَّا أَتَخَوَّفُ عَلَيْكُمْ رَجُلٌ قَرَأَ الْقُرْآنَ حَتَّى إِذَا رؤيت بهجته عليه وكان رداؤه الْإِسْلَامِ اعْتَرَاهُ إِلَى مَاشَاءَ اللّهُ انْسَلَخَ مِنْهُ وَنَبَذَهُ وَرَاءَ ظَهْرِهِ وَسَعَى عَلَى جَارِهِ بِالسَّيْفِ وَرَمَاهُ بِالشِّرْكِ» قَالَ قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللّهِ أَيُّهُمَا أَوْلَى بِالشِّرْكِ الْمَرْمِيُّ أَوِ الرَّامِي؟ قال «بل الرامي» .

ترجمہ: سیدنا حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، کہ رسول اکرم صلی للہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے تم پر ایک ایسے آدمی کا اندیشہ ہے جو قرآن پڑھے گا حتیٰ کہ اس کی روشنی اس پر دکھائی دینے لگے گی، اور اس کی چادر (ظاہری روپ) اسلام ہو گا، یہ حالت اس کے پاس رہے گی جب تک اللہ تعالیٰ چاہے گا، پھر وہ اس سے نکل جائے گا اسے پس پشت ڈال دے گا، اور اپنے (مسلمان) ہمسائے پر تلوار اٹھائے گا اور اس پر شرک کا فتویٰ جڑے گا، راوی کا بیان ہے کہ میں نے عرض کیا: یا نبی اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وصحبہ وسلّم! دونوں میں شرک کا حقدار کون ہو گا؟ جس پر فتویٰ لگایا یا فتویٰ لگانے والا، آپ نے فرمایا: فتویٰ لگانے والا (مشرک ہو گا) (تفسیر ابن کثیر، 459/4، ط: دار الكتب العلمية، منشورات محمد علي بيضون-بيروت)

ایسا ہی کچھ فرقہ دیوبندیہ وہابیہ سے تعلق رکھنے والے مولوی شعیب اللہ خان مفتاحی کے ساتھ ہوا' چنانچہ اُنہوں نے غیر اللہ کی قسم کھانے کے تعلق سے لکھا: "ان احادیث میں جو صحیح سندوں سے ثابت ہیں

غیر اللہ کی قسم کھانے کو شرک سے تعبیر کیا گیا ہے معلوم ہوا کہ غیر اللہ خواہ نبی ہو ولی یا باپو یا پیر شیخ ہو کسی کی بھی قسم نہیں کھائی جا سکتی (التوحید الخالص: ص148-149۔ ط: فیصل پبلیکیشنز دیوبند)

یعنی غیر اللہ کی قسم کھانا شرک اور جو ایسا کرے وہ مشرک۔ اب دیکھئے؛ دیابنہ مفتی کے اس عبارت کی روشنی میں شورش کشمیری دیوبندی، کہتے ہیں کہ میں رب ذوالجلال اور محمد مصطفی صلی اللہ علیہ سلم کی قسم کھا کر کہتا ہوں" (خطبات شورش: ص: 281۔ ط: احرار فاؤنڈیشن پاکستان) اب کوئی دیوخوانی بتائیں! تمہارے مفتی کے فتوی سے خود تمہارے گھر کا مولوی شورش کشمیری مشرک ثابت ہوئے یا نہیں ؟؟ اگر نہیں تو فتویٰ دینے والا مشرک۔

دوم: بعض دیوبندیہ کہتے ہوئے نظر آتے ہیں کہ جو اللہ کے علاوہ کسی کو داتا مانے وہ مشرک ہے۔ کیونکہ "داتا" صرف اللہ ہے اور امام الوہابیہ و دیابنہ مولوی اسماعیل دہلوی کا بھی یہی فتویٰ ہے کہ جو اولیاء کی شان میں لفظِ داتا بولے اس پر شرک ثابت ہوتا ہے (تقوية الايمان)

اب دیکھئے! دیوبندیوں کے حکیم الاّمت کس طرح مشرک ہوا:- تھانوی کے ملفوظات میں ایک واقعہ "خانقاہ داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ میں" سرخی لگا کر لکھی ہے: داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ کے مزار پر پہنچ کر (حکیم دیوبند) ہاتھ چھوڑے کھڑے کھڑے ایصال ثواب میں مشغول ہو گئے، حضرت والا (حکیم دیوبند) کے پیچھے ڈاکٹر صاحب تھے ایک قوی ہیکل مجاور نے زور دار اور ہیبت ناک آواز سے پکار کر کہا کہ ہاتھ آگے باندھو مگر حضرت والا کو آواز کی طرف مطلق التفات نہ ہوا ڈاکٹر صاحب نے مجاور سے نرمی کے ساتھ کہا کہ اپنے سے چھوٹے یا برابر والے شخص کو سمجھانا چاہیے بڑے کو کچھ نہ کہنا چاہیے اس پر اس نے تند لہجے میں آواز دی اور تیسری مرتبہ آواز کو اور بلند کیا۔ ڈاکٹر صاحب ہر مرتبہ اس کو سمجھاتے ہی رہے مگر حضرت والا (حکیم دیوبند) پر اس کا کوئی اثر نہیں ہوا اور بدستور اُدھر متوجہ رہے۔ بعد فراغت وہاں سے

روانہ ہوتے ہوئے فرمایا کہ بہت بڑے شخص ہیں، عجیب رعب ہے وفات کے بعد سلطنت کر رہے ہیں (ملفوظاتِ حکیم الامت، 30/59-60، ط: ادارہ تالیفاتِ اشرفیہ ملتان) یہی واقعہ:- الاصفار عن برکات لبعض الاسفار یعنی سفر نامہ لاہور و لکھنئو، ص: 59+60۔ ط: ادارہ تالیفاتِ اشرفیہ ملتان / مقدمہ حفظ الایمان عن الزیغ والطغیان: ص: 68 ناشر انجمن ارشاد المسلمین لاہور۔ میں بھی درج ہے۔

دیوبندیوں کے حکیم الاُمّت جناب اشرف علی تھانوی کا فعل تقویۃ الایمان کی رو سے شرک ثابت ہوا کہ تھانوی صاحب مزار پر گیا، مراقبہ کیا، ایصالِ ثواب کیا حتّٰی کہ تھانوی صاحب نے یہ تک کہہ دیا کہ داتا علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ وفات کے بعد سلطنت کر رہے ہیں۔ جب کہ تقویۃ الایمان کا صاف کا پیغام ہے کہ جب نبی بحیات نہیں (نبی تو مر کر مٹی میں مل گئے معاذ اللہ) تو ولی بحیات کیسے ؟ اور سلطنت کرنا تو دور کی بات (بقول: مولوی اسماعیل)

لہذا تھانوی صاحب مشرک ثابت ہوا اور اس کے ماننے والے تمام دیوخانی بھی مشرک کہ آدمی کا حشر اسی کے ساتھ ہے جس سے وہ محبت رکھتا ہے «المرء مع من أحب». (صحيح المسلم، كتاب البر والصلة والآداب، باب المرء مع من أحب، رقم الحديث: 2639-2640، 4/ 2032-2034، ط: عيسى البابي الحلبي القاهرة مصر)

[7] اکابر دیوبند اور حاجی امداد اللہ

قارئین کرام! یہ بات جاننا چاہیے کہ حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ، مسلک کے اعتبار سے اہلسنت حنفی اور مشرب کے لحاظ سے چشتی صوفی بزرگ تھے۔ آپ کی پوری زندگی قرآن و حدیث کی نشر واشاعت میں گزری۔ لیکن بدقسمتی سے آپ کے بعض شاگرد اور مریدوں نے ایک نیا فرقہ "دیوبندیت" کو جنم دیا اور وہابیت کی ایک شاخ بنا ڈالی۔ کفر و شرک کے فتوے جاری کرنا شروع کر دیے۔ صوفیت اور سنیت کے خلاف پروپیگنڈہ کھڑا کر دئے۔ وہ چونکہ حاجی صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے بیعت تھے۔ اسی لیے عوامِ الناس اُن سے گمراہ ہوتے رہے۔ لیکن حقیقت شاہد تھی کہ وہ حاجی صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے رسمی بیعت تھے۔ اصل تو اُن کا پیر امام الوہابیہ مولوی اسماعیل دہلوی تھا۔ جن کا عقائد و افکار تقویت الایمان و دیگر کتب سے ثابت ہوتی ہے کہ وہ اہلسنت کے باغی، گستاخ رسول و اولیاء عظام تھے۔ جب کہ حاجی صاحب رحمۃ اللہ علیہ اپنے افکار و نظریات میں پکّے سنی آج کے دور کے لحاظ سے سنی بریلوی تھے۔ چنانچہ اس کی گواہی خود مولوی اشرف علی تھانوی نے دی ہیں۔ اپنی کتاب "امداد المشتاق" کے صفحہ 45 پر حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمہ اللہ علیہ کا قول بیان کرتے ہوئے تھانوی صاحب نے لکھا کہ: "ایک دن حضرت غوث الاعظم شیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ سات اولیاء اللہ کے ہمراہ بیٹھے ہوئے تھے، نگاہ نظرِ بصیرت سے ملاحظہ فرمایا کہ ایک جہاز قریب غرق ہونے کے ہے، آپ نے ہمت و توجۂ باطنی سے اس کو غرق ہونے سے بچالیا"۔

اسی کتاب کے صفحہ 71 پر تھانوی صاحب نے حاجی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے (سیدنا غوث

الاعظم شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ،مردوں کو کہتے ''قُمْ بِاِذْنِیْ''''میرے حکم سے زندہ ہوجا) کے جواب میں لکھا: ہاں یہ درست ہے اس لئے کہ حضور سیدنا غوث الاعظم رضی اللہ عنہ قربِ نوافل کے درجے میں تھے۔آپ کا مرتبہ اونچا تھا۔لہذا اس عقیدے کو کفر اور شرک کہنا جہل ہے۔

یہاں ''قُمْ بِاِذْنِیْ'' پر تھانوی صاحب نے اتنی صراحت کے ساتھ بیان کر دیا ہے کہ کوئی دیوبندی یہ سوال نہیں کر سکتا کہ یہ کفر اور شرک ہے بلکہ جو ایسا کہے وہ جاہل ہے۔

قارئین !آپ نے غور کیا؟ تھانوی صاحب اپنے قلم سے سیدنا غوث الاعظم شیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہ النورانی کو ''حضرت غوث الاعظم''لکھ رہے ہیں۔کوئی دیوبندی اس چیز کو تسلیم کرے گا؟کیوں کہ ان کا عقیدہ اس سے الگ ہے۔یہ اور بات ہے کہ غوث الاعظم کا لقب اپنے مولوی رشید احمد گنگوہی کے لئے گردانتے ہوئے نظر آتے ہیں۔

اسی کتاب کے صفحہ 87 پر ہے کہ ایک شخص نے اجمیر شریف کہا دوسرے نے کہا کہ اجمیر اجمیر ہے شریف کیونکر ہو گیا؟؟ جواباً تھانوی صاحب لکھتے ہیں: تمہارا مزاج تو شریف کہا جاوے اس پر خوش ہوتے ہو اور منع نہیں کرتے ہو اور اجمیر کی شرافت پر کہ مقبولان الٰہی کی وجہ سے پیدا ہوئی (شرافت) اس کا ایسا انکار ؟؟ اور آگے لکھتے ہیں: جب منکر نکیر قبر میں آتے ہیں مقبولانِ الٰہی سے کہتے ہیں "نم کنومۃ العروس" عرس کہ رائج ہے اس سے ماخوذ ہے اگر کوئی اس دن کو خیال رکھے اور اس میں عرس کرے تو کون سا گناہ لازم ہوا؟؟

علم غیب:

اسی کتاب میں اپنے مرشد کا قول تھانوی صاحب یوں لکھتے ہیں: لوگ کہتے ہیں کہ علم غیب انبیاء (علیہم السّلام) اولیاء (علیہم الرّحمہ) کو نہیں ہوتا، میں کہتا ہوں (یعنی حاجی صاحب رحمۃ اللہ علیہ) کہ: اہل حق

جس طرف نظر کرتے ہیں دریافت وادراک غیبیات کا اُن کو ہوتا ہے، اصل میں یہ علم حق ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کو حدیبیہ وحضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے معاملات سے خبر نہ تھی، اس کو دلیل اپنے دعویٰ کی سمجھتے ہیں، یہ غلط ہے، کیونکہ علم کے واسطے توجہ ضروری ہے۔

(امداد المشتاق ص:76۔ط: مکتبہ امداد اللہ مہاجر مکی دیوبند)

مطلب یہ ہے کہ توجہ کا نہ ہونا لاعلمی کی دلیل نہیں ہوتی۔ انبیاء کرام کا واولیاء عظام کا علم، اللہ تعالیٰ کا عطا کردہ ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے حکم ومشیت اور اذن کے تحت ہوتا ہے۔ اور یہی عقیدہ امام اہلسنت امام احمد رضا خان فاضلِ بریلوی قدس سرہ القوی کا ہے۔ آپ کی تصنیف لطیف "ماحیۃ العیب بعلم الغیب" قابلِ مطالعہ ہیں۔ اس میں ہر شبہ کا مدلل ومسکت جواب موجود ہیں۔

میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

اب آئیے! حاجی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ میلاد شریف کے حوالے سے کیا تھا' آپ اپنی تصنیف لطیف "شمائمِ امدادیہ" میں فرماتے ہیں: "مولد شریف تمام اہل حرمین کرتے ہیں، اسی قدر ہمارے واسطے حجت کافی ہے۔ اور حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر کیسے مذموم ہو سکتا ہے! البتہ جو زیادتیاں لوگوں نے اِختراع کی ہیں نہ چاہئیں۔ اور قیام کے بارے میں کچھ نہیں کہتا۔ ہاں، مجھ کو ایک کیفیت قیام میں حاصل ہوتی ہے۔" (شمائمِ امدادیہ: ص، 47۔ط: کتب خانہ شرف الرشید شاہ کوٹ)

مزید فرماتے ہیں: "ہمارے علماء مولد شریف میں بہت تنازعہ کرتے ہیں۔ تاہم علماء جواز کی طرف بھی گئے ہیں۔ جب صورت جواز کی موجود ہے پھر کیوں ایسا تشدد کرتے ہیں؟ اور ہمارے واسطے اِتباعِ حرمین کافی ہے۔ البتہ وقتِ قیام کے اِعتقاد تولد کا نہ کرنا چاہیے۔ اگر اِہتمام تشریف آوری کا کیا جائے تو مضائقہ نہیں کیوں کہ عالم خلق مقیّد بہ زمان و مکان ہے لیکن عالم اَمر دونوں سے پاک ہے۔ پس قدم رنجہ فرمانا

ذاتِ بابرکات کا بعید نہیں۔"(ایضاً،ص:50)

حضرتِ اِمداد اللہ مہاجر مکی قدس سرہ کے مذکورہ بالا بیان کے مطابق 'حرمین شریفین میں میلاد شریف کی تقریبات ہوتی تھی، حتمی و قطعی دلیل یہ ہے کہ اس پر اہل مدینہ اور اہل مکہ میں دو آراء نہیں تھیں یعنی وہ سب متفقہ طور پر جشنِ میلاد کا اہتمام کرتے تھے۔ لہذا میلاد کے جواز پر ہمارے لئے یہ حجت کافی ہے۔

یہی نہیں حاجی صاحب رحمۃ اللہ علیہ اپنی تصنیف لطیف بنام "فیصلہ ہفت مسئلہ" میں میلاد شریف کے مسئلہ پر تحریر فرماتے ہیں: فقیر کا مشرب یہ ہے کہ محفل مولود میں شریک ہوتا ہوں، بلکہ برکات کا ذریعہ سمجھ کر ہر سال منعقد کرتا ہوں اور قیام میں لطف اور لذت پاتا ہوں۔"(ص:27) نیز لکھتے ہیں:"رہا یہ عقیدہ کہ مجلسِ مولود میں حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رونق افروز ہوتے ہیں، تو اس عقیدہ کو کفر و شرک کہنا حد سے بڑھنا ہے۔ یہ بات عقلاً و نقلاً ممکن ہے، بلکہ بعض مقامات پر واقع ہو بھی جاتی ہے۔ اگر کوئی یہ شبہ کرے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کیسے علم ہوا، آپ کئی جگہ کیسے تشریف فرما ہوئے، تو یہ شبہ بہت کمزور شبہ ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے علم و روحانیت کی وسعت کے آگے جو صحیح روایات سے اور اہلِ کشف کے مشاہدے سے ثابت ہے۔ یہ ادنیٰ سی بات ہے۔

(فیصلہ ہفت مسئلہ،ص:26۔ط:مسلم کتابوی لاہور)

ف: حکیم الامت دیوبند لکھتے ہیں: ذکر ولادت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم دیگر اذکار خیر کی طرح ثواب اور افضل ہے۔ (امداد الفتاویٰ، 351/11۔ط: زکریا بک ڈپو انڈیا الہند) اور علمائے دیوبند کا متفقہ فتویٰ المہند میں رقم ہے کہ میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلّم اعلیٰ درجہ کا مستحب ہے خواہ آپ صلی اللہ علیہ وسلّم کے بول و براز کا ذکر ہو یا سواری کا۔ (المہند: ص:53، سوال نمبر 21۔ط: المیزان اردو بازار لاہور)۔ سؤال: جب علمائے دیوبند کے نزدیک میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلّم اعلیٰ درجے کا عمل ہے اور ظاہر سی بات ہے

اس عمل پر ثواب ملتا ہے گناہ نہیں، تو پھر میلاد شریف کے خلاف فتوے بازی کیوں؟ میلاد منانے والے مسلمانان پر شرک و بدعت کے وہابیہ پروپیگنڈا بازی کیوں؟؟

نبی کریم ﷺ نور ہیں اور ندائے یارسول اللہ ﷺ جائز

اس پر حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

تم ہوئے نور محمد خاص محبوب خدا،
اے شاہ نور محمد وقت ہے امداد کا

(شمائم امدادیہ، ص:83-84۔ط:کتب خانہ شرف الرشید شاہ کوٹ)

اور لکھتے ہیں:

یارسول کبریا، فریاد ہے، یا محمد مصطفی فریاد ہے
آپ کی امداد ہو، میرا حال ابتر ہوا، فریاد ہے

سخت مشکل میں پھنسا ہوں
آج کل اے میرے مشکل کشا

حق تعالی کے تم ہی محبوب ہو
کون ہے ہمسر تمہارا یا نبی ﷺ

درد ہجراں کے سبب مجھ سے کیا
صبرو طاقت نے کنارا یا نبی ﷺ

(کلیات امدادیہ، ص:90+91-ط:دارالاشاعت کراچی)

الحاصل: حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ کا عقائد و نظریات شمس نصف النہار کی طرح بے غبار اور صاف و شفاف ہو گیا کہ آپ سنی صحیح العقیدہ بریلوی تھے۔ آپ کے بعض خلفاء و مریدین (تھانوی، نانوتوی، گنگوہی وغیرہ) تمام کے تمام فراڈی اور وہابی مبلغ تھے کہ وہ لوگ ظاہری طور پر سنیت کا لبادہ اوڑھے ہوئے تھا تا کہ لوگوں کو گمراہ کر سکے۔ جیسا کہ آپ نے گزشتہ عناوین میں ملاحظہ کر لیا ہو گا۔ اللہ تعالیٰ ہم سنّی مسلمانوں کو دیوبندیت کی شر سے محفوظ فرمائے آمین۔

[8] اکابر دیوبند کی شرک اور شرکیہ افعال

قارئین! ہم اہل سنت کا عقیدہ ہے کہ اگر کوئی شخص کسی کی کوئی صفت مستقل بالذات مانے تو یہ بھی اس کو واجب الوجود ماننا ہے لہذا جو شخص کسی نبی علیہ السلام یا کسی ولی کے متعلق یہ عقیدہ رکھے کہ ان کے سننے یا دیکھنے کی صفت مستقل ہے یعنی وہ اپنی ذاتی طاقت سے سنتے یا دیکھتے ہیں یا ان کا علم ذاتی ہے تو یہ شرک ہے اور اگر یہ عقیدہ ہو کہ اللہ تعالی کی دی ہوئی طاقت سے وہ سنتے ہیں اور دیکھتے ہیں اور ان کا علم اور قدرت اللہ کی عطا سے ہے تو یہ شرک نہیں ہے۔

جیسا کہ خود دیوبندی دھرم کے قطب العالم مولوی رشید احمد گنگوہی صاحب "یا شیخ عبد القادر جیلانی شیئاللہ" کے متعلق ایک سوال کے جواب میں لکھتے ہیں: اور جو شیخ قدس سرہ کو متصرف بالذات اور عالم غیب بالذات خود جان کر پڑھے گا وہ مشرک ہے اور اس عقیدہ سے پڑھنا کہ شیخ کو حق تعالی اطلاع کر دیتا ہے اور باذنہ تعالی شیخ حاجت براری کر دیتے ہیں تو یہ شرک نہ ہوگا۔ (فتاوی رشیدیہ، ص: 28۔ط: دار الاشاعت کراچی) دوم: "یا رسول اللہ انظر حالنا" کہنے کے متعلق ایک جگہ لکھتے ہیں: یہ خود آپ کو معلوم ہے کہ نداء غیر اللہ تعالی کو کرنا دور سے شرک حقیقی جب ہوتا ہے کہ ان کو عالم سامع مستقل اعتقاد کرے ورنہ شرک نہیں۔ (ایضاً، ص: 68)

یوں ہی اگر غیر اللہ کی تعظیم بہ طور عبادت کی جائے تو یہ شرک ہے ورنہ نہیں۔

علامہ علاء الدین محمد بن علي عبد الرحمن الحنفي الحصکفي (ت ۱۰۸۸ھ) لکھتے ہیں:

مَا يَفْعَلُونَهُ مِنْ(تَقْبِيلِ الْأَرْضِ بَيْنَ يَدَيْ الْعُلَمَاءِ) وَالْعُظَمَاءِ فَحَرَامٌ وَالْفَاعِلُ وَالرَّاضِي بِهِ

آثِمَانِ لِأَنَّهُ يُشْبِهُ عِبَادَةَ الْوَثَنِ وَهَلْ يَكْفُرَانِ: عَلَى وَجْهِ الْعِبَادَةِ وَالتَّعْظِيمِ كُفْرٌ وَإِنْ عَلَى وَجْهِ التَّحِيَّةِ لَا وَصَارَ آثِمًا مُرْتَكِبًا لِلْكَبِيرَةِ،اھ

ترجمہ: بعض لوگ علماء اور مشائخ کے سامنے زمین کو بوسہ دیتے ہیں، یہ فعل حرام ہے، اس فعل کا کرنے والا اور اس پر راضی ہونے والا دونوں گنہگار ہیں کیونکہ یہ بت پرستوں کی عبادت کے مشابہ ہے اور آیا اس پر تکفیر کی جائے گی ؟ اگر یہ فعل بہ طور عبادت اور تعظیم ہو تو یہ کفر ہے اور اگر یہ فعل صرف بہ طور تعظیم ہو تو پھر یہ کفر نہیں ہے، لیکن گناہ کبیرہ ہے۔(الدر المختار شرح تنوير الأبصار وجامع البحار، كتاب الحظر والاباحة، باب الاستبراء، ص:659، ط: دار الكتب العلمية - بيروت/ حاشية ابن عابدين = رد المحتار، كتاب الحظر والإباحة،باب الاستبراء، 6/ 383، ط: مصطفى البابي الحلبي مصر)

ف1:

یہاں تک ہم نے یہ بیان کیا ہے کہ اگر اللہ تعالی کے سوا کسی کو واجب الوجود مانا جائے یا کسی غیر اللہ کی کوئی صفت مستقل بالذات مانی جائے یا کسی شخص کی تعظیم بہ طور عبادت کی جائے تو یہ شرک ہے ورنہ شرک نہیں، لہذا عطائی علم، عطائی قدرت اور عطائی اختیارات ماننا شرک نہیں ہے اور اس عقیدہ سے یا رسول اللہ کہنا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے تعظیما قیام کرنا جائز ہے۔

ف2:

لیکن دیوبندی دھرم کے دوسرے عالم مفتی محمد شفیع نے لکھا ہے کہ کسی کو دور سے پکارنا اور یہ سمجھنا کہ اس کو خبر ہو گئی یہ بھی شرک ہے۔ (معارف القرآن،2/430۔ط: مکتب معارف القرآن کراچی) حالانکہ ان کے بڑے، قطب مولوی دیوبند رشید احمد گنگوھی نے "یارسول اللہ انظر حالنا" کہنے کے متعلق لکھا کہ شرک کا تعلق کسی چیز کو سمجھنے اور جاننے سے نہیں ہے، ماننے اور اعتقاد کرنے سے ہے۔ یعنی اگر کوئی کسی شخص کو دور

سے پکارے اور یہ اعتقاد رکھے کہ اس کو خبر ہو گئی۔ یہ اس وقت شرک ہو گا جب وہ یہ اعتقاد رکھے کہ وہ بے عطائے غیر مستقل سننے والا ہے ورنہ یہ شرک نہیں ہو گا۔

گنگوہی صاحب کی تضاد:

اہل قبور سے استعانت کے متعلق مولوی رشید احمد گنگوہی لکھتے ہیں: استعانت کے تین معنی ہیں: ایک یہ کہ حق تعالی سے دعا کرے، کہ بحرمت فلان میرا کام کر دے یہ باتفاق جائز ہے' خواہ عند القبر ہو خواہ دوسری جگہ اس میں کسی کو کلام نہیں' دوسرے یہ کہ صاحب قبر سے کہے کہ تم میرا کام کر دو یہ شرک ہے خواہ قبر کے پاس کہے خواہ قبر سے دور کہے۔ (فتاوی رشیدیہ، ص:112۔ ط: دار الاشاعت کراچی)

اس سے پہلے لکھ چکے کہ جو شخص متصرف بالذات اور عالم الغیب کے عقیدہ کے ساتھ "یا شیخ عبد القادر جیلانی شیئا للہ" کہے تو شرک ہے یہی قید یہاں بھی ملحوظ ہونی چاہیے تھی کہ جو شخص صاحب قبر کو متصرف بالذات سمجھ کر یہ کہے "تم میرا کام کر دو" تو یہ شرک ہو گا ورنہ نہیں۔

آج کل کے دیوبندی علماء:

اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ "ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھی سے مدد چاہتے ہیں" کی تفسیر آج کل کے دیوبندی علماء کرتے ہیں کہ اِس آیت سے معلوم ہوا کہ غیر اللہ، یعنی اللہ کے علاوہ کسی اور سے مدد مانگنا شرک ہے۔ جس طرح اللہ کے علاوہ کسی اور کی عبادت کرنا شرک ہے۔ اسی لئے ہم دوسرے بابا اور ولیوں کی بات تو دور، اللہ کے رسول سے بھی مدد نہیں مانگ سکتے۔ معاذ اللہ۔ اور کہتا ہے کہ کیونکہ اِس آیت میں ہمیں یہیں سیکھایا گیا ہے کہ ہم صرف اللہ کی عبادت کریں اور صرف اسی سے مدد مانگیں۔

جبکہ اس آیت کا مقصد اور صحیح تفسیر یہ ہے:-

علامہ حافظ عمادالدین ابن کثیر (ت ۷۷۴ھ) حضرت قتادہ رضی اللہ تعالی عنہ کے حوالے سے لکھتے ہیں:

إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تُخْلِصُوا لَهُ العبادة وأن تستعينوه على أموركم. وَإِنَّمَا قَدَّمَ إِيَّاكَ نَعْبُدُ عَلَى وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ لِأَنَّ الْعِبَادَةَ لَهُ هِيَ الْمَقْصُودَةُ وَالِاسْتِعَانَةُ وَسِيلَةٌ إليها والاهتمام اھ

ترجمہ: اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو یہ حکم دیا کہ وہ خالص اللہ عزوجل کے لئے عبادت کریں اور اپنے معاملات میں اس سے مدد مانگیں۔ رہی بات کہ "اِیَّاکَ نَعْبُدُ" کو "اِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ" سے پہلے کیوں بیان کیا گیا؟ تو اُس کی وجہ یہ ہے کہ اصل مقصود عبادت ہے اور استعانت تو اس کیلئے ایک وسیلہ اور اہتمام ہے۔

(تفسير ابن كثير، 1/ 49، ط: دار الكتب العلمية، منشورات محمد علي بيضون - بيروت)

اہل سنت کے پیشوا شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: مطلق غیر اللہ سے مدد مانگنا ناجائز و حرام نہیں ہے اگر مانگنے والا اُس غیر کو مظہر عونِ الٰہی کا جان کر مانگے تو یہ جائز و ثابت ہے۔ (تفسیر عزیزی، 29/1، ط: ایچ ایم سعید کمپنی کراچی، مترجم دیوبندی عالم)

اب آئیے اس حوالے سے دیوبندیہ دھرم کے بانی کیا لکھتے ہیں ملاحظہ فرمائیں:

حکیم الامتِ دیوبند مولوی اشرف علی تھانوی لکھتے ہیں: زندہ اور وفات یافتہ بزرگوں سے فیض حاصل ہوتا ہے اور مستعان حقیقی اللہ کو سمجھتے ہوئے مخلوق سے مدد مانگنے میں کوئی حرج نہیں اور نفع کا اعتقاد جائز ہے۔ (اشرف التفاسیر، 48/1۔ ط: ادارہ تالیفات اشرفیہ ملتان) یہی تھانوی صاحب لاہور میں حضور داتا علی ہجویری رضی اللہ عنہ کے مزار پر حاضری دینے کے بعد کہتے ہیں؛ بہت بڑے شخص ہیں۔ عجیب رعب ہے،

وفات کے بعد بھی سلطنت کر رہے ہیں۔(سفرنامہ لاہور و لکھنؤ، ص:50۔ط:ادارہ تالیفاتِ اشرفیہ ملتان)۔

یہی ہم اہلسنت کہتے ہیں' پس گذارش ہے کہ اپنے اکابر کی ہی بات مان لو۔ جیساکہ شیخ الاسلام دیوبند جناب شبیر احمد عثمانی صاحب نے مان لیا'لکھتے ہیں: اللہ کے مقبول بندوں کو واسطہ سمجھ کر اگر مدد مانگیں تو جائز ہے۔(تفسیر عثمانی، ص:49،ط:دارالاشاعت کراچی)

ف:

یہاں بعض دیوبندی کا بہانہ بازی ہو سکتا ہے کہ نہیں اس سے مراد زندوں سے ہے اور ہم لوگ بھی زندوں سے مدد مانگنے کو شرک نہیں کہتے بلکہ مُردوں سے مدد مانگنے کو شرک کہتے ہیں، تو اس اعتراض کا جواب یہ ہے کہ شریعت میں جو چیز شرک ہوتی ہے وہ ہمیشہ اور ہر وقت شرک ہوتی ہے۔ ایسا نہیں ہوتا کہ کوئی چیز دن میں شرک ہو اور رات میں ایمان بن جائے۔ جیسے اللہ کے علاوہ کسی اور کی عبادت کرنا شرک ہے۔ تو اب اگر کوئی اللہ کے علاوہ کسی زندہ شخص کی عبادت کرے تو بھی شرک ہو گا اور اُس کے مرنے کے بعد اُس کی عبادت کرے تب بھی شرک ہو گا، رات میں کرے گا تب بھی شرک ہو گا اور دن میں کرے تب بھی شرک ہو گا۔ لہذا یہ قاعدہ باطل ہے کہ زندوں سے مدد مانگنا شرک نہیں اور وفات کے بعد مانگنا شرک ہے۔ علاوہ ازیں حکیم الامت دیوبند اشرف علی تھانوی کی مذکورہ بالا سطور کو دوبارہ دیکھیں، اس سے صاف کہ وفات یافتہ بزرگوں سے مدد مانگنا شرک نہیں بلکہ جائز ہے۔ اور یہ قرآن واحادیث سے ثابت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اِن کے اندر مدد کرنے کی طاقت رکھی ہے۔

مشرک اور قبر پرست کون؟؟

قارئین کرام! ہم نے جو عنوان کا نام دیا ہے اس سے یہ امر واضح ہو چکا ہے کہ کیا چیز شرک ہے اور کیا چیز

شرک نہیں اور اگر اس پر بھی کسی کو اطمینان نہیں ہے تو مزید حوالہ جات درج ذیل ہیں جس میں نہ صرف ان کے بڑے (جو لوگ اعتراض کرتے ہیں) شرک کرتے رہے بلکہ پکّے مشرک اور قبر پرست تھے۔ ملاحظہ فرمائیں:-

مولوی محمود حسن دیوبندی مولوی رشید احمد گنگوہی کی شان میں لکھتے ہیں:

رشید ملت و دیں غوث اعظم قطب ربانی
قسیم فیض یزداں، بر رحمت، ظل سبحانی
اٹھا عالم سے کوئی بانی اسلام کا ثانی

یعنی سب سے بڑا مددگار غوث اعظم گنگوہی، بانی اسلام کا ثانی گنگوہی، اللہ کا فیض تقسیم کرنے والا، ابر رحمت، اللہ کا سایہ، قطب ہے گنگوہی (مرثیہ رشید احمد گنگوہی، ص:4۔ ط:کتب خانہ اعزازیہ دیوبند)

مزید لکھتے ہیں:

مرے مولا مرے ہادی تھے بیشک شیخ ربانی
مرے قبلہ مرے کعبہ تھے حقانی سے حقانی
حیات شیخ کا منکر ہو جو ہے اس کی نادانی
مردوں کو زندہ کیا زندوں کو مرنے نہ دیا

یعنی گنگوہی کو مردہ کہنے والا نادان ہے، وہ کیا جانے گنگوہی صاحب کا مقام و مرتبہ، میرے لیے قبلہ و کعبہ تھے۔ اور سنوں! گنگوہی صاحب نے تو مردوں کو زندہ کیا اور زندوں کو مرنے سے بچایا۔

(ایضًا، ص:8+11+23)

مولوی محمود حسن کی اتباع کرتے ہوئے مولوی عاشق الٰہی بلند شہری دیوبندی لکھتے ہیں: رشید احمد گنگوہی

قُطبُ العالم اور غوثُ الاعظم ہیں۔(تذکرۃُ الرّشید، 2/1 ط: قدیم ایڈیشن/دار الاشاعت کراچی)

دوم: غوث زماں گنج عرفاں دستگیر بیکساں رشید احمد گنگوہی ہے جس کے وسیلے سے ہزاروں لوگوں کی حاجتیں پوری ہوتی ہیں۔(تذکرۃُ الرشید،136/2)

صرف یہی نہیں! خواجہ عزیز الحسن دیوبندی اپنے حکیم الامت اشرف علی تھانوی صاحب کے پردادا کا واقعہ نقل کرتے ہوئے لکھتے ہیں: پردادا صاحب تو کیرانہ اور شاملی کے درمیان جہاں پختہ سڑک ہے شہید ہوئے۔۔۔۔کسی بارات میں تشریف لے جارہے تھے کہ ڈاکوئوں نے آکر بارات پر حملہ کر دیا ۔۔۔۔یہ مقابلہ میں شہید ہوگئے۔۔۔۔شہادت کے بعد ایک عجیب واقعہ ہوا۔ شب کے وقت اپنے گھر مثل زندہ کے تشریف لائے اور اپنے گھر والوں کو مٹھائی لاکر دی اور فرمایا کہ اگر تم کسی پر ظاہر نہ کروگی تو روز اسی طرح آیا کریں گے لیکن ان کے گھر کے لوگوں کو اندیشہ ہوا کہ گھر والے جب بچوں کو مٹھائی کھاتا دیکھیں گے تو معلوم نہیں کیا شبہ کریں اس لیے ظاہر کر دیا اور پھر آپ تشریف نہیں لائے۔ یہ واقعہ خاندان میں مشہور ہے۔(اشرف السوانح،39/2+40-ط: ادارہ تالیفاتِ اشرفیہ ملتان)

اور دیوبندی تبلیغی جماعت کے شیخ الحدیث زکریا کاندھلوی صاحب لکھتے ہیں: فرمایا کہ ایک صاحب کشف حضرت حافظ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے مزار پر فاتحہ پڑھنے گئے۔ بعد فاتحہ کہنے لگے بھائی یہ کون بزرگ ہیں بڑے دل لگی باز ہیں، جب میں فاتحہ پڑھنے لگا تو مجھ سے فرمانے لگے کہ جاؤ کسی مردہ پر پڑھو، یہاں زندوں پر فاتحہ پڑھنے آئے ہو یہ کیا بات ہے؟ تب لوگوں نے بتایا یہ شہید ہیں۔

(امداد السلوک/مقدمہ: ص:27-ط: دار الکتاب دیوبند)

اب زکریا صاحب کاندھلوی اپنے شیخ المشائخ شاہ عبد القدوس گنگوہی کے متعلق لکھتے ہیں: حضرت نے اپنی کتاب انوار العیون میں تحریر فرمایا ہے کہ حضرت احمد عبد الحق کے منجملہ اور تصرفات کے ایک یہ بھی

ہے کہ اپنے وصال سے پچاس سال بعد اس ناچیز کی اپنے روحانی فیض سے تربیت فرمائی۔

(تاریخ مشائخ چشت، ص:193-ط:مکتب الشیخ کراچی)

معلوم ہوا، دیوبندی علماء کے نزدیک یہ بات حقیقت ہے کہ ان کے بزرگ و اکابرین فوت شدہ لوگوں سے فیض اور امداد حاصل کرتے رہے ہیں اور وہ شرک نہیں۔ اس کے علاوہ دیوبندی مولویوں کو مرنے کے بعد بھی دنیا کے حالات کی خبر رہتی ہے اور کافی تصرفات پر وہ قادر بھی۔ چنانچہ حکیم الامت دیوبند مولوی اشرف علی تھانوی بانی دیوبند قاسم نانوتوی صاحب کے بعد از وفات دیوبند تشریف لانے پر لکھتے ہیں: یہ واقعہ روح کا تمثل تھا اور اس کی دو صورتیں ہو سکتی ہیں۔ ایک یہ کہ جسد مثالی تھا، مگر مشابہ جسد عنصری کے، دوسری صورت یہ کہ روح نے خود عناصر میں تصرف کر کے جسد عنصری تیار کر لیا ہو۔

(ارواحِ ثلاثہ، ص:200۔ط:مکتبہ عمر فاروق کراچی)

ف: یعنی دیوبندی علماء و اکابرین کے نزدیک دیوبندی مولوی مرنے کے بعد اسکے روح کو یہ قدرت بھی حاصل ہوتی ہے کہ وہ جب چاہے ایک جسم تیار کر لے اور تصرف کے واسطے حالات کے پیشِ نظر دنیا میں تشریف لا کر مشاورت و امداد کے فرائض انجام دے، اور یہ شرک و قبر پرستی نہیں۔

یاد رہے! بعد وفات تصرف کا یہ تماشا ایک بار ہی نہیں ہوا بلکہ متعدّد مواقع پر اس کا ثبوت دیا گیا، چنانچہ ایک اور دیوبندی مولوی مناظر احسن گیلانی لکھتے ہیں: ایسی صورت میں کیوں اصرار کیا جاتا ہے اس کی "موت" کے بعد ہم اس کو مُردوں میں شمار کریں، یاد ہو گا کہ ایک دفعہ نہیں، متعدّد مواقع پر مشاہدہ کرنے والوں نے بعد وفات دیکھا کہ "مولٰنا نانوتوی جسد عنصری کے ساتھ میرے پاس تشریف لائے تھے"۔

(سوانح قاسمی، 149/3+150۔ط:مکتبہ رحمانیہ لاہور)

اسی طرح کا ایک اور طویل واقعہ سوانح قاسمی میں درج ہے جسمیں دارالعلوم دیوبند کے انتہائی مشکل میں

پھنسے ایک طالب علم کی مدد کی اور وہ شخصیت نانوتوی صاحب تھے اس پر مناظر احسن گیلانی دیوبندی لکھتے ہیں: حضرت شیخ الہند (محمود حسن دیوبندی) فرماتے تھے، میں نے ان مولوی صاحب سے دریافت کیا کہ اچانک نمودار ہوکر غائب ہوجانے والی شخصیت کا حلیہ کیا تھا، حلیہ جو بیان کیا فرماتے تھے کہ سنتا جاتا تھا اور حضرت الاستاذ کا ایک ایک خال و خط نظر کے سامنے آتا چلا جارہا تھا۔ جب وہ بیان ختم کرچکے تو میں نے ان سے کہا یہ تو حضرت الاستاذ (قاسم نانوتوی) تھے۔ جو تمہاری امداد کے لئے حق تعالیٰ کی طرف سے ظاہر ہوئے۔ (سوانح قاسمی، 332/1۔ ط: مکتبہ رحمانیہ لاہور)

ف: گویا قاسم نانوتوی صاحب نے اپنی وفات کے بعد مشکل میں پھنسے اس دیوبندی طالب علم کی امداد کی یعنی مشکل کشائی پھر بھی شرک نہیں۔ اس واقعہ کی توجیہ میں مناظر احسن گیلانی۔ دیوبندی عقیدہ کی وضاحت بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں: بس بزرگوں کی ارواح سے مدد لینے کے ہم منکر نہیں ہیں۔ (سوانح قاسمی، 332/1) اور دیوبندیوں کے فخر المحدثین خلیل احمد سہارنپوری کیا لکھتے ہیں: اب رہا مشائخ کی روحانیت سے استفادہ اور ان کے سینوں اور قبروں سے باطنی فیوض پہنچنا، سو بے شک صحیح ہے۔

(المھند علی المفند، ص:36۔ ط: المیزان اردو بازار لاہور)

حکیمِ بیمارانِ دیوبند جناب اشرف علی تھانوی صاحب لکھتے ہیں: جب اثر مزار شریف کا بیان آیا آپ (یعنی حاجی امداد اللہ صاحب) نے فرمایا کہ میرے حضرت کا ایک جولاہا مرید تھا۔ بعد انتقال حضرت کے مزار شریف پر عرض کیا کہ حضرت میں بہت پریشان اور روٹیوں کا محتاج ہوں کچھ دستگیری فرمائیے۔ حکم ہوا کہ تم کو ہمارے مزار سے دو آنے یا آدھ آنہ روز ملا کرے گا۔ ایک مرتبہ میں زیارت مزار کو گیا وہ شخص بھی حاضر تھا اس نے کل کیفیت بیان کرکے کہا کہ مجھے ہر روز وظیفہ مقررہ یہیں قبر سے ملا کرتا ہے۔

(امداد المشتاق، ص:114+115-ط: مکتبہ امداد اللہ مہاجر مکی دیوبند)

اکابر دیوبند کی مذکورہ بالا روایات اور بیانات سے ایک صحیح الدماغ آدمی یہ سوچے بغیر نہیں رہ سکتا کہ روح کے تصرفات و اختیارات اور غیبی علم و ادراک کی جو قوتیں سرور کائنات صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلّم اور ان کے مقربین رضی اللہ عنہم کے حق میں تسلیم کرنا یہ حضرات کفر و شرک سمجھتے ہیں وہی "اپنے مولویوں" کے حق میں کیونکر اسلام و ایمان بن گیا ہے اور توحیدِ خالص بن گیا؟ کیا یہ صورتحال اس حقیقت کو واضح نہیں کرتی کہ ان حضرات کے یہاں کفر و شرک کی یہ تمام بحثیں صرف اس لیے ہیں کہ انبیاء علیہم السّلام و اولیاء اللہ علیہم الرّحمہ کی حرمتوں کے خلاف جنگ کرنے کے لیے انہیں ہتھیار کے طور پر استعمال کیا جائے؟۔ دوم، شرک کے فتوے لگانے والے دیوبندی جواب دیں کہ بانی دیوبند، شیخ الہند دیوبند اور مناظر احسن گیلانی صاحبان مشرک ہوئے یا نہیں؟ سوم، مسلمانانِ اہلسنت سے گذارش ہے کہ دیوبندیہ دھرم کے مکر و فریب سے ہوشیار رہیں۔ قرآن و حدیث کے مطابق نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم اور اولیاء کرام علیہم الرّحمہ کے لئے جو لفظ استعمال کر سکتے ہیں وہ ان کے نزدیک شرک ہے۔ اور وہی اپنے مولویوں کے لئے جائز۔ اس طرح دہرا معیار اپنا کر وہابیت کو فروغ دیتے ہیں اور امت مسلمہ میں تفرقہ و انتشار پھیلاتے ہیں لہذا خوب محتاط رہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس فتنۂ عظیم سے محفوظ فرمائے (آمین)

[9] اکابر دیوبند کی بے حیائی اور فعل لواطت

قارئین! اس سے پہلے لواطت سے متعلق چند باتیں عرض کرتا ہوں؛ جس شخص کی طبیعت اغلام کی طرف مائل ہوتی ہے وہ دنائت و خساست اور خباثت میں خنزیر اور بندر جیسا ہے بلکہ ان سے بھی بدتر کیونکہ جانور بے عقل ہوکر یہ عمل کرتے ہیں اور انسان صاحب عقل ہوکر کرتا ہے۔ اور چونکہ یہ فعل فطرت کے خلاف بھی ہے۔ یہی وجہ ہے احادیث میں عورتوں کے خاص مقام کے علاوہ وطی کرنا ممنوع قرار دیا ہے۔

احادیث مبارکہ:

حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ قَالَ: أَنْبَأَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ، عَنْ حَجَّاجِ بْنِ أَرْطَاةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ هَرَمِيٍّ، عَنْ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ اللَّهَ لَا يَسْتَحْيِي مِنَ الْحَقِّ، ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، لَا تَأْتُوا النِّسَاءَ فِي أَدْبَارِهِنَّ»

ترجمہ: حضرت سیدنا خزیمہ بن ثابت رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "اللہ تعالی حق بات ارشاد فرمانے سے حیا نہیں فرماتا "تم عورتوں کے پاخانہ کے مقام میں وطی نہ کرو۔ (سنن ابن ماجه،كتاب النكاح، باب النهي عن ايتان النساء في أدبارهن، رقم الحديث: 1924، 1/ 619، ط: دار إحياء الكتب العربية)

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي الشَّوَارِبِ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ الْمُخْتَارِ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ مُخَلَّدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «لَا

يَنْظُرُ اللَّهُ إِلَى رَجُلٍ جَامَعَ امْرَأَتَهُ فِي دُبُرِهَا»

ترجمہ: حضرت سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے، رسول اکرم صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”اللہ عزوجل ایسے شخص پر نظر رحمت نہیں فرماتا جو اپنی عورت کے پیچھے کے مقام میں آئے یعنی وطی کرے۔ (ایضاً، رقم الحديث: 1923، 1/ 619، ط: دار إحياء الكتب العربية)

بہرکیف! اس فعل کی سب سے بڑی خباثت یہ ہے کہ اس کی وجہ سے نسل انسانی میں اضافہ رک جاتا ہے۔ اور اس صورت میں انتہائی سنگین مسائل کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ اسی لیے احادیث میں اس کی سخت وعید آئی ہے۔

أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ وَهُوَ الدَّرَاوَرْدِيُّ، عَنْ عَمْرٍو وَهُوَ ابْنُ أَبِي عَمْرٍو، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ: قَالَ: «لَعَنَ اللهُ مَنْ عَمِلَ عَمَلَ قَوْمِ لُوطٍ، لَعَنَ اللهُ مَنْ عَمِلَ عَمَلَ قَوْمِ لُوطٍ، لَعَنَ اللهُ مَنْ عَمِلَ عَمَلَ قَوْمِ لُوطٍ»

ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے، تاجدار رسالت صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم نے تین بار ارشاد فرمایا: ”لعن اللہ من عمل عمل قوم لوط“ اس شخص پر اللہ تعالی کی لعنت ہو جو قوم لوط والا عمل کرے۔ (السنن الكبرى للنسائي، كتاب الرجم، من عمل عمل قوم لوط، رقم الحديث: 7297، 6/ 485، ط: مؤسسة الرسالة - بيروت)

وَقَالَ ابْن عَبَّاس رضي اللَّه عنهما أَن اللوطي إِذا مَاتَ من غير تَوْبَة فَإِنَّهُ يمسخ فِي قَبره خنزيرًا اهـ

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہما فرماتے ہیں کہ ”بدفعلی کا مرتکب اگر توبہ کئے بغیر مرجائے تو قبر میں خنزیر کی شکل میں بدل دیا جاتا ہے۔ (الكبائر للذهبي، الكبيرة الحادية عشرة اللواط، ص: 57، ط:

دار الندوة الجديدة - بيروت)

وَقَالَ عَليّ رضي اللَّه عنه من أمكن من نَفسه طَائِعا حَتَّى ينْكح أَلْقى الله عَلَيْهِ شَهْوَة النِّسَاء وَجعله شَيْطَانا رجيمًا فِي قَبره إِلَى يَوْم الْقِيَامَة اھ

ترجمہ: امیر المؤمنین حضرت علی المرتضی کرم اللہ تعالی وجہہ الکریم ارشاد فرماتے ہیں: "جو شخص خود کو لواطت کے لئے پیش کرے اللہ عزوجل اسے عورتوں کی شہوت میں مبتلا کردے گا اور اسے قیامت کے دن تک قبر میں مردود شیطان کی صورت میں رکھے گا۔(الكبائر للذهبي، الكبيرة الحادية عشرة اللواط،فصلوفِي عُقُوبَة من أمكن من نَفسه طَائِعا، ص: 59-60، ط: دار الندوة الجديدة - بيروت)

جب حیانہ رہے:

حدیث پاک میں ہے:

إذا لم تستحي فاصنع ما شئت اھ(ت)جب تم میں حیاء نہ ہو تو جو چاہے کرو۔

(صحيح البخاري، كتاب الأدب، باب إذا لم تستحي فاصنع ما شئت، رقم الحديث: 6120، 8 /29، ط :المطبعة الكبرى الأميرية، ببولاق مصر، ١٣١١ ھ/ مسند أبي داود الطيالسي، أبو مسعود البدري،رقم الحديث:655، 2/ 15، ط: دار هجر - مصر/ مسند ابن الجعد، رقم الحديث: 819، ص: 130، ط: مؤسسة نادر - بيروت/ مسند الشهاب للقضاعي، رقم الحديث: 1153، 2/ 186، ط: مؤسسة الرسالة - بيروت)

یعنی جب انسان میں سے حیاء رخصت ہو جاتی ہے تو وہ بے شرم ہو جاتا ہے پھر اسے کوئی بھی قابل اعتراض بات قابل اعتراض نہیں لگتی۔ اعتراض کی صورت میں وہ الٹا لوگوں سے پوچھ رہا ہوتا ہے کہ آخر اس میں کون سی بات بری ہے؟؟ ہر سلیم الفطرت شخص درج ذیل واقعات کو پڑھنے کے بعد کانوں کو ہاتھ

لگائے گا۔ لیکن دیوبندیوں کو ان واقعات میں کوئی بری بات نظر نہیں آتی۔

حکیم الامت مولوی اشرف علی تھانوی ایک حافظ جی کا قصہ سناتے ہوئے فرمایا: حافظ جی نے ایک عورت سے نکاح کر لیا شب کو حافظ جی پہنچے اور روٹی لگا لگا کر کھاتے رہے بھلا کیا خاک مزا آتا۔ صبح کو خفا ہوتے ہوئے آئے کہ سُسرے کہتے تھے کہ نکاح میں بڑا مزا ہے ہمیں تو کچھ بھی مزا نہ آیا۔ کہنے لگے ا جی حافظ جی یوں مزا نہیں آیا کرتا مارا کرتے ہیں تب مزا آتا ہے۔ مارنے کے یہ معنی ہیں اس کے موافق عمل کیا تب حافظ جی کو معلوم ہوا کہ واقعی مزہ ہے۔ (ملفوظات حکیم الامت، 286/1۔ ط: ادارہ تالیفاتِ اشرفیہ ملتان)

ایک بار بھرے مجمع میں رشید احمد گنگوہی کی کسی تقریر پر ایک نو عمر دیہاتی بے تکلف پوچھ بیٹھا کہ حضرت جی عورت کی شرمگاہ کیسی ہوتی ہے؟؟ للہ ری تعلیم سب حاضرین نے گردنیں نیچے جھکالیں مگر آپ مطلق چیں بہ جبیں نہ ہوئے بلکہ بے ساختہ فرمایا جیسے گیہوں (گندم) کا دانہ۔ (تذکرۃ الرشید: 100/2)

حیران کن بات یہ ہے کہ ایسی گھناؤنی باتیں لکھتے ہیں چھاپتے ہیں اور جب ہم آئینہ دیکھاتے ہیں تو برا مان جاتے ہیں خود نہیں سوچتے کہ ایسے حیاء سوز ملفوظات چھاپتے کیوں ہیں؟ آخر وجہ کیا ہے؟؟

لواطتی فعل کی تعلیم

حکیم الامت دیوبند مولوی اشرف علی تھانوی لکھتے ہیں: ایک حافظ صاحب اور نانوتوی صاحب کی نہایت گہری دوستی تھی۔ حافظ صاحب نانوتوی کو نہلاتے اور کمر ملتے۔ نانوتوی صاحب ان کو نہلاتے اور کمر ملتے۔ ایک مرتبہ جمعہ کا دن تھا۔ نانوتوی صاحب نے حسب معمول حافظ جی کو نہلایا۔ اور حافظ جی مولانا کو جب نہلا چکے تو نانوتوی نے فرمایا حافظ جی تم میں اور مجھ میں دوستی ہے۔

(ارواح ثلاثہ، حکایت نمبر: 226۔ ط: مکتبہ عمر فاروق کراچی)

دوم: نانوتوی صاحب کی ایک تلمیذ سے عشق ہو گیا اور اس قدر اس کی محبت نے طبیعت پر غلبہ پایا کہ رات دن اسی کے تصور میں گزرنے لگے۔ (ارواح ثلاثہ، حکایت: 251) سوم: لکھنو کے اطراف میں ایک مقام پر ایک عالم رہتے تھے۔ وہ ایک لڑکے پر عاشق تھے۔ (ارواح ثلاثہ، حکایت: 215)

چہارم: ایک دفعہ گنگوہ کی خانقاہ میں مجمع تھا۔ اور حضرت گنگوہی اور حضرت نانوتوی کے مرید و شاگرد سب جمع تھے اور یہ دونوں حضرات بھی وہیں مجمع میں تشریف فرما تھے کہ حضرت گنگوہی نے حضرت نانوتوی سے محبت آمیز لہجے میں فرمایا کہ یہاں ذرا لیٹ جاؤ۔ حضرت نانوتوی کچھ شرما سے گئے۔ مگر حضرت نے پھر فرمایا تو مولانا بہت ادب کے ساتھ چت لیٹ گئے۔ حضرت بھی اسی چارپائی پر لیٹ گئے اور مولانا کی طرف کو کروٹ لے کر اپنا ہاتھ ان کے سینے پر رکھ دیا جیسے کوئی عاشق صادق اپنے قلب کو تسکین دیا کرتا ہے۔ مولانا ہر چند فرماتے ہیں کہ میاں کیا کر رہے ہو یہ لوگ کیا کہیں گے۔ حضرت نے فرمایا لوگ کہیں گے کہنے دو۔ (ارواح ثلاثہ۔ حکایت: 305)

ف 1: حکیم الامت دیوبند مولوی اشرف علی تھانوی اپنے ایک حیدرآبادی ماموں کا قصہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: ماموں صاحب بولے کہ میں بالکل ننگا ہو کر بازار میں ہو کر نکلوں اس طرح کہ ایک شخص تو آگے سے میرے عضو تناسل کو پکڑ کر کھینچے اور دوسرا پیچھے سے انگلی کرے ساتھ میں لڑکوں کی فوج ہو اور وہ یہ شور مچاتے جائیں بھڑوا ہے رے بھڑوا بھڑوا ہے رے بھڑوا۔

(ملفوظاتِ حکیم الامت، 212/9۔ ط: ادارہ تالیفاتِ اشرفیہ ملتان)

ف 2: حکیمُ دیوبند کا مرید عرض کرتا آپ کے لئے شریفہ پھل لائیں تو جواب دیتے ہیں: کسی شریف کو لانا شریفہ کو نہیں دو منکوحہ کافی ہیں کوئی فوج تھوڑی جمع کرنی ہے۔ (ملفوظات حکیم الامت، 72/1۔ ط: ادارہ تالیفاتِ اشرفیہ ملتان)

ف 3: خواجہ عزیزالحسن دیوبندی ایک بار عشق کے جوش میں اپنے پیر و مرشد (اشرف علی تھانوی) سے جھجھکتے اور شرماتے ہوئے دبی زبان سے عرض کیا: میرے دل میں بار بار یہ خیال آتا ہے کہ کاش میں عورت ہوتا حضور کے نکاح میں۔ اس اظہارِ محبت پر حضرت والا غایت درجہ مسرور ہوکر بے اختیار ہنسنے لگے اور یہ فرماتے ہوئے مسجد کے اندر تشریف لے گئے (کہ) "یہ آپ کی محبت ہے ثواب ملے گا۔ ثواب ملے گا۔ ان شاءاللہ تعالیٰ۔ (اشرف السوانح، 64/2۔ ط: ادارہ تالیفاتِ اشرفیہ ملتان)

حیرت کی بات یہ کہ یہ کتابیں مسلسل چھاپی جارہی ہیں۔ کیا اس طرح کی باتیں لکھ کر سادہ لوح نوجوان نسل کو گمراہی و بے حیائی کے راستے پر ڈالا نہیں جارہا ہے ؟؟

دیوبندی مولوی عاشق الٰہی بلند شہری لکھتے ہیں: حضرت گنگوہی کا حضرت نانوتوی سے خواب میں نکاح ہوا دونوں نے ایک دوسرے کو وہی فائدہ پہنچایا جو میاں بیوی ایک دوسرے کو پہنچاتے ہیں۔ (تذکرۃُ الرّشید، 363/2) اور دیکھیے خود ہی قطب العالم دیوبند گنگوہی صاحب کہتے ہیں خواب میں بانی دیوبند قاسم نانوتوی سے میرا نکاح ہوا وہ دلہن کی صورت میں تھے میاں بیوی والا لطف اٹھایا جس طرح میاں بیوی کو ایک دوسرے سے فائدہ پہنچتا ہے اسی طرح مجھے انھوں نے اور میں نے ان کو پہنچایا۔

(تذکرۃُ الرشید، 289/2۔ ط: دار الاشاعت کراچی + ارشادات گنگوہی، ص: 123۔ ط: ادارہ تالیفات اشرفیہ ملتان)

ف 1: آخر گنگوہی کا نانوتوی سے خواب میں نکاح اور یہ لکھنا کہ دونوں نے ایک دوسرے کو وہی فائدہ پہنچایا جو میاں بیوی ایک دوسرے کو پہنچاتے ہیں اس سے کھلے طور پر لواطتی فعل کی ترغیب دینا اور وہ خود اُس فعل لعین میں مبتلا رہنا ثابت ہوتا ہے یا نہیں ؟

ف 2: بدقسمت لوگ یہ کہہ سکتا ہے کہ یہ تو خواب کا واقعہ ہے۔ حقیقت سے کیا لینا دینا؟۔ تو اُس کا جواب خود حکیم الامت دیوبند نے دے دی ہے جیسا کہ اوپر بیان ہوئی۔ اس میں بھرے مجمع کے سامنے اور

بیداری میں وہ کھیل کھیلا جو فعل لواطت کی بین ثبوت ہے۔ نانوتوی صاحب بار بار شرمارہے تھے اور لوگوں کی موجودگی کا احساس بھی گنگوہی صاحب کو دلا رہا تھا۔ اسی لیے یہ بہانہ بے سود ہے۔

الحاصل: اکابر دیوبند بے حیاء و بے شرم تھے۔ قوم لوط کے پیرو تھے یعنی ہم جنس پرستی۔ اسے دیوبندی دھرم میں ثواب تک قرار دیا ہے جیسا کہ گزرا۔ لہذا سنی مسلمانوں سے عرض ہے کہ اکابر دیوبند اور اُن کے متبعین سے دور رہا جائے۔ ان بروں کی برائی سے بچا جائے۔ قرآن مجید میں ارشاد ہے: وَلَا تَقْرَبُوا الْفَوَاحِشَ (الانعام: 151) اور بے حیائیوں کے پاس نہ جاؤ، اس آیت میں فواحش جمع کا لفظ بتا رہی ہے کہ ہر قسم کی قولی اور فعلی برائیوں کے قریب تک نہ بیٹھو۔ اللہ تعالیٰ ہمیں حق بات سمجھنے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

باب دوم: شرعی احکام

[1] عام دیوبندی گمراہ ہے:

شریعت کا اصول ہے کہ جو جس کے ساتھ ہوگا وہ اس کا کہلائے گا جو جس مجلس میں ہوگا اسی میں شمار کیا جاوے گا۔ قرآن مجید میں ارشاد ہے:

﴿يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْۤا اٰبَآءَكُمْ وَ اِخْوَانَكُمْ اَوْلِيَآءَ اِنِ اسْتَحَبُّوا الْكُفْرَ عَلَى الْاِيْمَانِ ؕ وَ مَنْ يَّتَوَلَّهُمْ مِّنْكُمْ فَاُولٰٓىِٕكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ﴾

ترجمہ: اے ایمان والوں اپنے باپ اور اپنے بھائیوں کو دوست نہ سمجھو اگر وہ ایمان پر کفر پسند کریں اور تم میں جو کوئی ان سے دوستی کرے گا تو وہی ظالم ہیں۔ (التوبہ:23)

ایک جگہ اور ارشاد ہے:

﴿اِذَا سَمِعْتُمْ اٰيٰتِ اللّٰهِ يُكْفَرُ بِهَا وَ يُسْتَهْزَاُ بِهَا فَلَا تَقْعُدُوْا مَعَهُمْ حَتّٰى يَخُوْضُوْا فِيْ حَدِيْثٍ غَيْرِهٖۤ ۖ اِنَّكُمْ اِذًا مِّثْلُهُمْ ؕ﴾ (النساء:140)

جب تم اللہ کی آیتوں کو سنو کہ ان کا انکار کیا جاتا اور ان کی ہنسی بنائی جاتی ہے تو ان لوگوں کے ساتھ نہ بیٹھو جب تک وہ اور بات میں مشغول نہ ہوں ورنہ تم بھی انہیں جیسے ہو۔

حدیث پاک میں ہے: من تشبه بقوم فهو منهم یعنی جو جس قوم کی مشابہت اختیار کرے گا اس کا شمار اسی میں ہوگا۔ (سنن ابی داؤد، کتاب اللباس، باب فی لبس الشهرة، رقم الحديث:4031، ط: المطبعة الأنصارية بدهلي- الهند)

پس دیوبندی وہابی کسی بھی درجے کا ہوں۔اس کا شمار وہابی دیوبندی جماعت میں ہی ہوگا۔سنی تو ہرگز نہیں کہلائے گا۔جو خود کو دیوبندی کہلاتا ہے،وہ دیوبندی ہی کہلائے گا۔اگرچہ وہ علمائے دیوبند کے کفریہ عقائد سے باخبر نہ ہوں۔اور اہل علم خوب جانتے ہیں کہ جن دیوبندیوں کی تکفیر میں سکوت ہے۔اس کی ضلالت وگمراہی میں ذرہ برابر شبہ نہیں۔عام دیوبندی اسی ضلالت وگمراہی میں مبتلا ہیں۔قولاوفعلا شعائر اہلسنت کی مخالفت کرتے رہتے ہیں۔اور یہی ان کی گمراہیت کی دلیل ہے۔

ضلالت وگمراہی کے احکام:

المعتقد المنتقد صفحہ 221 میں ہے:والثاني : المبتدع الذي يدعو الى بدعته اهـ۔(ت) یعنی فساد فی الاعتقاد کی دوسری قسم کا حامل وہ ایسا گمراہ ہے جو دوسروں کو اپنی گمراہی کی طرف بلاتا ہے۔اور اس قسم کے گمراہ کا حکم یہ ہے:"اما المبتدع الذي يدعو الى البدعة ويزعم ان مايدعواليه حق فهو سبب لغواية الخلق،فشره متعد فالاستحباب في اظهار بغضه ومعاداته والانقطاع عنه تحقيره والتشنيع عليه ببدعته وتنفير الناس عنه اشد اھ(ت)یعنی وہ گمراہ جو اپنی گمراہیت کی طرف لوگوں کو بلاتا ہے اور یہ سمجھتا ہے کہ جس طرف وہ بلارہا ہے وہ حق ہے تو وہ خلق خدا کو گمراہ کرنے کا سبب بنے گا اور اس کا شر متعدّی ہوگا تو ضروری ہے کہ اس سے بغض وعداوت کا اظہار کیا جائے اور اس سے قطع تعلق کیا جائے،اس کی تحقیر کی جائے،اس کی گمراہیت کی وجہ سے اس کی مذمت کی جائے اور اس کی طرف سے لوگوں کو سخت نفرت دلائی جائے۔

ف 1: اس میں وہ دیوبندی (پڑھا لکھا ہو یا جاہل) داخل ہیں جو دیوبندی مولویوں کے پیچھے نماز پڑھتے ہیں۔تبلیغی جماعت میں جاتے ہیں۔اُن سے جلسے کرواتے ہیں اور اُن کی تقریریں سن کر سنیوں کو بہکاتے

ہیں۔ ایسے دیوبندی کافر فقہی ہے اور اُن سے نفرت اور قطع تعلق لازم ہے۔

ف2: ایسے دیوبندیوں سے شادی بیاہ حرام ہے۔ سیدنا اعلیحضرت امام احمد رضا خان قادری قدّس سرہ القوی فرماتے ہیں: غیر مذہب والیوں کی صحبت آگ ہے ذی علم عاقل بالغ مردوں کے مذہب اس میں بگڑ گئے ہیں، عمران بن حطان رقاشی کا قصہ مشہور ہے یہ تابعین کے زمانہ میں ایک بڑا محدث تھا خارجی مذہب کی عورت کی صحبت میں معاذ اللہ خود خارجی ہو گیا اور یہ دعوٰی کیا تھا کہ اسے سنّی کرنا چاہتا ہے اھ

(فتاوٰی رضویہ ج 23، ص 693۔ ط: رضا فاؤنڈیشن لاہور)

اور فساد فی الاعتقاد کی تیسری قسم کا حکم یہ ہے۔ الثالث المبتدع العامي الذي لايقدر على الدعوة ولايخاف الاقتداء به فامره اهون فالاولى ان لايفاتح بالتغليظ والاهانة بل يتلطف به بالنصح،فان قلوب العوام سريعة التقلب،فان لم ينفع النصح . تاكد الاستحباب في الاعراض اھ.(ت) یعنی فساد فی الاعتقاد کی تیسری قسم کا حامل وہ بدمذہب ہے جو اپنی ضلالت کی طرف لوگوں کو بلانے کی قدرت نہیں رکھتا اور نہ اس کے ذریعہ لوگوں کے گمراہ ہونے کا خطرہ ہے تو اس کا حکم کچھ ہلکا ہے بہتر ہے کہ اولاً اس کے ساتھ سختی نہ کی جائے اور نہ اس کی توہین کی جائے بلکہ لطف و مہربانی کے ساتھ اس کو راہ راست پر آنے کی نصیحت کی جائے کیوں کہ عام لوگوں کے دل بہت جلدی پلٹتے ہیں پھر اگر نصیحت اس کو کچھ فائدہ نہ دے تو اب اس سے دور رہنا ضروری ہے۔

(المعتقد المنتقد مع المستند المعتمد بناء نجاة الأبد، ص: 232 + 233، ط: رضا اکیڈمی ممبئی)

ف1: اس میں وہ دیوبندی داخل ہیں جو بالکل جاہل ہو۔ تبلیغی جماعت میں نہ جاتا ہو۔ ہاں! کبھی کبھی دیوبندی مولویوں کے پیچھے نماز پڑھ لیتا ہو۔ مگر قدرت نہیں رکھتا کہ سنی لوگوں کو بہکا سکے۔ اسی لیے ایسے لوگوں کو راہ راست پر لانے کے لیے اُن کے ساتھ لطف و مہربانی کا معاملہ کرنا چاہیے۔ اگر وہ راہ

مستقیم پر گامزن ہو جاتے ہیں یعنی دیوبندیت سے توبہ کر لیتے ہیں۔ تو وہ ہمارے سنی بھائی ہیں اور اگر ایسا نہیں کرتے تو ان سے دور و نفور واجب ہے۔ اس صورت میں اگر کسی سنی عالم دین نے ایسے دیوبندی کے ساتھ سنی صحیح العقیدہ لڑکا/لڑکی کا نکاح پڑھا دیا تو وہ سخت فاسق بے باک ہے۔ اور اگر اُن کی گمراہی کو صحیح اور حق جانتے ہوئے نکاح پڑھایا تو خود گمراہ ہے۔ یعنی ایسے دیوبندیوں کے ساتھ نکاح شادی بیاہ وغیرہ کرنا کرانا ناجائز ہے جب تک کہ وہ اپنے عقائد فاسدہ سے تائب ہو کر سنی صحیح العقیدہ اہلسنت والجماعت میں داخل نہ ہوں۔

ف2: اب جو لوگ تبلیغ کے نام پر اُن کے ساتھ لطف و مہربانی کا مالا جپتے ہوئے شادی بیاہ کئے جا رہے ہیں۔ وہ ان احکامات کو اچھی طرح سمجھ لیں۔ ورنہ اُن کو سنی بنانے کے چکر میں کئی بھولے بھالے سادہ لوح مسلمان بدمذہب وہابی دیوبندیوں کے چنگل میں پھنس جائیں گے۔ یہی وجہ ہے آج کل سنی عوام دیوبندی وہابی مولویوں کے جلسے میں جاتے ہیں۔ اُن کو چندہ دیتے ہیں۔ اُن کے مدرسے میں اپنے بچوں کو پڑھنے دیتے ہیں وغیرہ اور اس کو برا نہیں سمجھتے۔ اسی لئے اُن کو راہ راست پر لانے کا یہ ہرگز مطلب نہیں کہ ان سے رشتے داری قائم کر کے یا ان کے ساتھ کسی سنی صحیح العقیدہ لڑکا/لڑکی کا نکاح پڑھا کر دوسرے سنی صحیح العقیدہ مسلمانوں کو اس کی ترغیب دی جائے ہرگز جائز نہیں، اور جو ایسا کرے وہ اہلسنت و جماعت کا باغی و بدخواہ ہے۔

معمولات اہل سنت کا منکر

عہد حاضر میں عام سے عام دیوبندی معمولات اہل سنت کو بدعت و حرام کہتے ہیں۔ اور یہ شعار وہابیت وعلامت دیوبندیت ہے۔ اسی لیے وہ تمام دیوبندی جو دیابنہ کے کفریہ عقائد سے آگاہ نہیں۔ وہ گمراہ ہیں اور وہ اسی جماعت کا افراد ہے۔

اجمل العلماء حضرت علام مفتی اجمل حسین سنبھلی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ”جب زید میلاد قیام استعانت از اولیاء، سوم، چہلم، فاتحہ نیاز وغیرہ مسائل شعار اہلسنت سے اجتناب کرتا ہے اور ان امور خیر کو ناجائز و بدعت جانتا ہے تو وہ یقیناً وہابی دیوبندی ثابت ہوا۔ (فتاوی اجملیہ، 310/1، ط: شبیر برادرز لاہور)

فقیہ ملت حضرت مفتی جلال الدین احمد امجدی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: یارسول اللہ، یاغوث اعظم کہنا اور درود فاتحہ میلاد وقیام جو عام مسلمانوں میں رائج ہے شرعاً جائز ہے اس کو ناجائز کہنے والا موجودہ زمانہ کے گمراہ فرقہ وہابی دیوبندیہ سے ہے۔ (فتاوی فیض الرسول، 614/2، ط: شبیر برادرز لاہور)

شارح بخاری مفتی شریف الحق امجدی رحمۃ اللہ علیہ تحریر فرماتے ہیں: وہ دیوبندی جو دیوبندی بزرگوں کی کفری عبارتوں پر مطلع نہیں، سنی دیوبندی اختلافات کو نیاز فاتحہ تک محدود جانتے ہیں، وہ کافر نہیں، اگرچہ یہ لوگ بھی گمراہ ضرور ہیں۔ (فتاوی شارح بخاری۔ 331/3۔ ط: دائرۃ البرکات گھوسی)

مفتی اعظم پاکستان مفتی وقار الدین رضوی علیہ الرحمہ تحریر فرماتے ہیں: عام دیوبندی جو صرف میلاد، قیام، فاتحہ وغیرہ میں اہلسنت کی مخالفت کرتے ہیں۔ اور اُن عبارات کفریہ کا علم نہیں اُن کو کافر نہیں کہیں گے وہ گمراہ ہیں۔ (وقار الفتاوی، ج:1، ص:284، ط: بزم وقار الدین کراچی)

ایک غلط فہمی کا ازالہ:

یہ جاننا چاہیے کہ سنی ہونے کے لیے ضروریات دین وضروریات مذہب اہلسنت کو ماننا لازمی ہے۔ اس کے ساتھ معمولاتِ اہلسنت مثلاً عرس وفاتحہ، مزارات اولیاء، سلام وقیام وغیرہ کو ماننا بھی سنیت کی علامت ہے، اسی لیے یہ بھی ضروری ہے۔لیکن ہر معمولاتِ اہلسنت کو ماننے والا سنی نہیں ہوتا۔ مثلاً تفضیلی رافضی کے نقشِ قدم پر چلنے والے جعلی پیر اور مولوی جو سنیت کا لیول لگا کر نیاز و فاتحہ اور میلاد وعرس وغیرہ کا اہتمام کرتے ہیں اس کے باوجود ایسے لوگ اہل سنت وجماعت سے خارج ہیں۔ کیوں کہ یہ لوگ ضروریات اہلسنت کا منکر ہے۔

امام اہلسنت امام احمد رضا خان قادری قدس سرہٗ تحریر فرماتے ہیں: ”ضروریات عقائد اہلسنت، ان کا منکر بدمذہب گمراہ ہوتا ہے۔ (فتاوی رضویہ، 415/29، ط: رضا فاؤنڈیشن لاہور)

اسی طرح وہ دیوبندی جو معمولاتِ اہلسنت کا قائل ہوں۔ جیسا کہ اُن کے بزرگوں کا معمول تھا کہ بتقیہ نیاز وفاتحہ کر لیتے، اور وہ مجبوراً میلاد وعرس بھی کر لیتے تھے حالانکہ وہ پکے وہابیت کے پیرو تھے۔ وہ گمراہ ہی کہلائے گا جب تک کہ وہ صحیح طور پر وہابیت سے توبہ نہ کر لیں۔

سیدی اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان قادری بریلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: "گیارہویں شریف کی نیاز کھا لینا دلیل اسلام نہیں بڑے بڑے کٹر وہابی جو اسے حرام وشرک کہتے ہیں کھانے کو آپ سب سے پہلے دوڑ دوڑ کر جاتے ہیں، ایسا شخص جب تک وہابیہ اور خصوصاً ان دیوبندیوں کو جنہیں علمائے حرمین شریفین نے کافر لکھا نام بنام بالاعلان کافر نہ کہے اس کی توبہ صحیح نہیں ہو سکتی"

(فتاویٰ رضویہ، 386/14، ط: رضا فاؤنڈیشن لاہور)

سوال: گمراہ کو مسلمان کہنا کیسا ؟ کیا گمراہ امتی ہیں ؟ ایک شخص نے کہا کہ عام سنی مؤمن ہے اور عام دیوبندی مسلمان۔ وضاحت فرمائیں۔ بینوا توجروا

الجواب: یہ کہنا صحیح نہیں بلکہ اس کو گمراہ مسلمان کہا جائے گا اور جو دین میں گمراہ ہے وہ حقیقی امتی نہیں۔ کافروں کی طرح امت دعوت ہے۔

فتاوی رضویہ میں ہے: جو اہل سنت کے خلاف عقیدہ رکھتا ہے یا اہلسنت کے مخالف میں جو اپنے عقیدے کی طرف دعوت دے وہ علی الاطلاق امتی نہیں۔ اگر چہ وہ اہل قبلہ سے ہے لیکن امت اجابت میں نہیں بلکہ وہ مثل کفار امت دعوت میں سے ہے۔(14/286+287، ط: رضا فاؤنڈیشن لاہور)

فتاویٰ فقیہ ملت میں ہے: جس کی بدمذہبی حد کفر تک نہ پہنچی ہو تو وہ گمراہ مسلمان ہے۔

(3/1-ط: شبیر برادرز لاہور)

لہذا صورت مسئولہ میں شخص مذکور اگر گمراہ جانتے ہوئے کہا تو کوئی جرم نہیں مگر احتیاطاً توبہ کرے۔ اور اگر اس کو گمراہ نہیں جانتا تو خود گمراہ ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

شارح بُخاری کے دو فتاویٰ

آج کل بعض لوگوں نے یہ نیا رواج دینے کی جسارت کی ہے کہ تبلیغ کے خاطر عام دیوبندی سے میل جول شادی بیاہ وغیرہ جائز ہے۔ کیوں کہ عام لوگوں کو کچھ بھی معلوم نہیں کہ اکابر دیوبند کے عقیدے کیا تھے۔ اُن کو سنی، دیوبندی کی پہچان ہی کیا ہے ؟ وغیرہ وغیرہ اور اپنی من مانی اور اقوال ملغوبہ کو ظاہر کرتے ہوئے اُنہوں نے شارح بُخاری کی دو فتاویٰ شریف کو ڈھال بنایا جس کی وضاحت درج ذیل ہیں:-

اولاً: وہ دیوبندی عوام جو دیوبندی بزرگوں کی کفری عبارتوں سے باخبر نہیں، ان کی ظاہری حالت کو دیکھ کر

یا کسی وجہ سے ان کو اپنا بزرگ اور پیشوا مانتے ہیں وہ کافر نہیں، نیز لکھتے ہیں: وہ چونکہ کافر نہیں، اس لیے ان کے ساتھ نکاح صحیح ہے، اگرچہ یہ لوگ بھی گمراہ ضرور ہیں، اور آگے لکھتے ہیں: اس سے نکاح صحیح، خواہ وہ مرد ہو یا عورت مگر چونکہ بدمذہب سے میل جول، دوستی، یارانہ جائز نہیں اس لیے ایسے دیوبندیوں سے بھی بیاہ شادی ہرگز ہرگز نہیں کرنا چاہیے۔ (فتاوٰی شارح بُخاری، 3/330، 331، ط: دائرۃ البرکات گھوسی)

توضیح: حضرت کی عبارت کا واضح مطلب یہ ہے کہ جو لوگ خود کو دیوبندی کہتے ہیں اور معمولات اہلسنت کو ناجائز یا شرک وبدعت کہتے ہیں، وہ شعار دیوبندیت اختیار کرنے کے سبب گمراہ وبدمذہب ہیں۔ لہذا اُن سے شادی بیاہ کی اجازت ہرگز ہرگز نہیں۔ دوم، پھر اگر ان مولویوں کے عقائد کفریہ سے آگاہ کر دیا جائے۔ اُس میں شک یا توقف کرے یا اپنا مذہبی پیشوا مانے یا انہیں کم از کم مسلمان ہی جانے تو وہ (عام دیوبندی۔ پڑھا لکھا ہو یا جاہل) اُنھیں کی طرح کافر و مرتد شمار ہوں گے۔ جیسا کہ اس کی وضاحت حضرت نے اسی فتویٰ میں کر دی ہے۔ لکھتے ہیں: اب جو دیوبندی عوام یا خواص اپنے دیوبندی بزرگوں کی اس قسم کی عبارتوں سے باخبر ہیں وہ بلاشبہہ کافر و مرتد ہیں، اس لیے کہ ان کفری عبارتوں سے باخبر ہونے کے باوجود پھر بھی ان کو اپنا بزرگ اور پیشوا مانتے ہیں تو اس کا صاف مطلب ہے کہ یہ ان کے ہم عقیدہ اور گستاخ رسول ہیں۔ (أیضا، ص: 330)

ثانیاً: رہ گئے وہ لوگ جو ان چاروں کے کفریات میں سے کسی ایک پر مطلع نہیں۔ انہیں قطعی یقینی اطلاع نہیں۔ وہ صرف دیوبندی مولویوں کی ظاہری اسلامی صورت، ان کی نماز، ان کے روزوں کو دیکھ کر انہیں عالم، مولانا جانتے ہیں۔ ان کو اپنا مذہبی پیشوا مانتے ہیں۔ معمولات اہل سنت کو بدعت و حرام جانتے ہیں۔ وہ حقیقت میں دیوبندی نہیں اور ان کا یہ حکم نہیں۔ اگر چہ وہ اپنے آپ کو دیوبندی کہتے ہیں، اور دوسرے لوگ بھی ان کو دیوبندی کہتے ہوں"۔ (فتاویٰ شارح بخاری، 2/389، ط: دائرۃ البرکات گھوسی)

توضیح: اس فتویٰ دوم کے دو اقتباس ہے۔

اوّل: ان میں سے ایک یہ کہ کوئی شخص اپنے دیوبندی ہونے کا اقرار کرتا ہے، دیوبندیوں کے ساتھ رہتا ہے، یا ان کے مولویوں کو اپنا پیشوا بھی مانتا ہے، معمولات اہلسنت کو بدعت و حرام بھی کہتا ہے حتٰی کہ اہلسنت کو بدعتی بھی کہتا ہے، پھر بھی وہ دیوبندی نہیں۔ ایسا کیوں؟ اسی لیے کہ اُن اکابر دیوبند چاروں کے مذکورہ بالا کفریات پر مطلع نہیں یعنی ایسا شخص عام دیوبندی ہے، حقیقی دیوبندی نہیں۔ اور اس پر حکم کُفر نہیں۔ اس کی وضاحت حضرت نے خود کر دی ہے: "ایسا شخص جو اپنے آپ کو دیوبندی کہتا ہو، لوگ بھی اس کو دیوبندی کہتے ہوں، وہ ان چاروں علمائے دیوبند کو اپنا مقتدا و پیشوا بھی مانتا ہو، حتیٰ کہ اہلسنت کو بدعتی بھی کہتا ہو، مگر ان چاروں کے مذکورہ بالا کفریات پر مطلع نہیں تو وہ حقیقت میں دیوبندی نہیں۔ اس کا یہ حکم نہیں کہ یہ شخص کافر ہے" (أیضا:ص:389)

تنبیہ: یہاں یہ دھوکہ نہ کھائیں کہ جو دیابنہ کے کفریہ عقائد پر مطلع نہیں، تو وہ سنی ہیں ایسا قطعاً نہیں اس سے مراد یہی ہے کہ وہ مرتد دیوبندی نہیں۔ مطلب صاف ہے کہ ایسا شخص اکابر دیوبند (تھانوی، نانوتوی، گنگوہی اور امبیٹھوی) کی طرح کافر کلامی نہیں۔ بلکہ بعض لوگ کافر فقہی ہوں گے اور بعض لوگ گمراہ۔

دوسرا اقتباس: اگر ان چاروں کے ان مذکورہ بالا کفریات میں سے کسی ایک پر قطعی، یقینی حتمی طور پر مطلع کرا دیا جائے پھر بھی اگر انہیں مسلمان جانے یا کافر نہ کہے یا توقف کرے تو وہ بھی کافر ہے یعنی ایسا شخص عام دیوبندی نہ رہے گا۔ وہ حقیقی دیوبندی ہوگا اور اس کی تکفیر کی جائے گی۔ جیسا کہ حضرت نے اسی فتویٰ میں یوں رقم فرمایا: دیوبندی کافر ہیں تو ایسا ہی دیوبندی مراد ہوتا ہے جو ان کے کفریہ عقائد پر مطلع ہو کر ان کو مومن مانے یا ان کو اپنا پیشوا مانے اور دیوبندیوں سے میری مراد فتویٰ نمبر:1353، میں

ایسا ہی شخص ہے۔(أیضا،ص:388)

الحاصل: حضرت شارح بخاری کی مذکورہ بالا فتاویٰ کی وضاحت اس طرح ہوئی کہ وہ دیوبندی وہابی جو اپنے اکابرین کے کفریات سے باخبر ہیں وہ انہیں کی طرح کفار و مرتد اور جن وہابی دیوبندی کو ان کے کفریات کا علم نہیں وہ گمراہ و بدمذہب ہے' اسی کو عصر حاضر کے فقیہ بے بدل استاذی الکریم حضرت علامہ شاہ مفتی اختر حسین علیمی دامت برکاتہم العالیہ (حضور تاج الفقہاء) فتاویٰ علیمیہ میں یوں لکھتے ہیں:

"دیوبندی خواہ پڑھا لکھا ہو یا جاہل، اگر علمائے دیوبند کے عقائد کفریہ کو جانتے ہوئے ان کو اپنا پیشوا اور مذہبی رہنما جانتا ہے تو وہ بھی دائرہ اسلام سے خارج اور کافر ہے اور اگر ان مولویوں کے عقائد کفریہ سے آگاہ نہیں ہے تو وہ بدمذہب اور گمراہ ہے"(فتاویٰ علیمیہ،121/2،ط:شبیر برادرز لاہور)

اور گمراہوں سے شادی بیاہ ناجائز و حرام ہے۔ جیسا کہ "ضلالت و گمراہی کے احکام" میں اس کی تفصیل گزری۔

[2]بدمذہب وگمراہوں سے دور رہو

حدیث پاک میں ہے:

لا تجالسوا أهل الأهواء ولا تجادلوهم، فإني لا آمن أن يغمسوكم في ضلالتهم أو يلبسوا عليكم ما يعرفون۔

(ت)گمراہ فرقوں کے پاس نہ بیٹھو' نہ ان سے بحث کرو'کیونکہ مجھے یہ خدشہ ہے کہ وہ اپنی گمراہی میں تم کو مبتلاکردیں گے یاتمہارے عقائد کوتم پر مشتبہ کردیں گے۔(سنن الدارمي، بَابُ اجْتِنَابِ أَهْلِ الْأَهْوَاءِ، وَالْبِدَعِ، وَالْخُصُومَةِ، رقم الحديث: 405، 1/ 387، ط: دار المغني، المملكة العربية السعودية/ شعب الإيمان، باب مباعدة الكفار والمفسدين، فصل فی مجانبة الفسقة والبتدعة، رقم الحديث: 9015، 12/ 56، ط: مكتبة الرشد/ رقم الحديث: 9461، 7/ 60، ط: دارالكتب العلمية، بيروت-لبنان)

ایک اور حدیث پاک میں ارشاد ہے: لا تجالسوا أصحاب الأهواء، فإنهم الذين يخوضون في آيات الله، (ت)گمراہ فرقوں کے ساتھ نہ بیٹھوکیونکہ یہی وہ لوگ ہیں جواللہ تعالی کی آیات میں کج بحثی کرتے ہیں۔

(أيضا، رقم الحديث: 9012، 12/ 55، ط: مكتبة الرشد/ رقم الحديث: 9458، 7/ 60، ط: دارالكتب العلمية، بيروت-لبنان)

حضرت فضیل بن عیاض رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں:"من جلس مع صاحب بدعة فاحذره، ومن جلس مع صاحب البدعة لم يعط الحكمة، وأحب أن يكون بيني وبين صاحب بدعة حصن من حديد، آكل عند اليهودي والنصراني أحب إلي من أن آكل عند

صاحب بدعة. ترجمہ: جو کوئی کسی گمراہ کے پاس بیٹھے تو اس سے بچتے رہو اور جو کسی گمراہ کے پاس بیٹھے اس کو حکمت و دانائی نہیں دی جاتی، اور میں چاہتا ہوں کہ میرے اور بدمذہب کے مابین لوہے کی دیوار کھڑی ہو، میں یہودی اور نصرانی کے ساتھ کھانا زیادہ پسند کرتا ہوں بنسبت کسی گمراہ کے ساتھ کھانے سے۔(شرح أصول اعتقاد أهل السنة والجماعة، باب جماع توحيد الله عزوجل وصفاته وأسمائه الخ، رقم الحديث:1148، 4/ 706، ط: دار طيبة - السعودية)

امام فخرالدین الرازي رحمۃ اللہ علیہ (ت٦٠٦ھ) سورہ مجادلہ کی آیت پاک: لَا تَجِدُ قَوْمًا الخ کی تفسیر میں فرماتے ہیں: فَالْآيَةُ زَجْرٌ عَنِ التَّوَدُّدِ إِلَى الْكُفَّارِ وَالْفُسَّاقِ. (ت) یعنی آیت کریمہ میں کفار و فساق (گمراہوں) کی دوستی سے زجراً منع کیا گیا ہے۔

(مفاتيح الغيب = التفسير الكبير، 29/ 500، ط: دار إحياء التراث العربي - بيروت)

مذکورہ قیمتی گفتگو سے واضح ہو گیا کہ بدمذہبوں سے دور رہا جائے۔ لیکن یہ کافی نہیں کہ فقط اُن سے دور رہا جائے بلکہ وہ بیمار پڑ جائے یا مر جائے تو جنازے کی نماز نہ پڑھیں، چنانچہ اس پر قرآن مجید میں صاف الفاظ میں ارشاد ہے:

﴿وَلَا تُصَلِّ عَلٰۤى اَحَدٍ مِّنْهُمْ مَّاتَ اَبَدًا وَّلَا تَقُمْ عَلٰى قَبْرِهٖ﴾

اور ان میں سے کسی کی میت پر کبھی نماز نہ پڑھنا اور نہ اس کی قبر پر کھڑے ہونا۔(التوبہ:84)

حدیث پاک میں ہے: إِنْ مَرِضُوا فَلَا تَعُودُوهُمْ، وَإِنْ مَاتُوا فَلَا تَشْهَدُوهُمْ. (ت) اگر وہ بیمار ہو جائیں تو ان کی عیادت نہ کرو اور اگر وہ مر جائیں تو ان کے جنازہ پر نہ جاؤ۔(سنن أبي داود، كتاب السنة، باب في القدر، رقم الحديث: 4691، ط: المطبعة الأنصارية بدهلي- الهند)

سرکار غوث الاعظم حضرت سیدنا شیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ تعالی عنہ (ت ۵۶۱ھ) تحریر فرماتے ہیں:

ولا يصلي عليهم إذا ماتوا، ولا يترحم عليهم إذا ذكروا بل يباينهم ويعاديهم في الله عزوجل اھ

(ت) جب وہ مرے تو اُن کی نماز جنازے نہ پڑھے۔ جب ان کا ذکر آجائے تو ان کے لئے دعائے رحمت بھی نہ کرے بلکہ ان سے الگ رہے اور محض اللہ کے لئے ان سے عداوت رکھے۔ (الغنية لطالبي طريق الحق= غنية الطالبين، القسم الثاني في العقائد، باب في معرفة الصانع، 1/ 165، ط: دار الكتب العلمية، بيروت - لبنان)

ف 1: حدیث پاک ہے: "إِنَّ أَحَبَّ الْأَعْمَالِ إِلَى اللهِ الْحُبُّ فِي اللهِ، وَالْبُغْضُ فِي اللهِ" (ت) یعنی تمام نیک کاموں میں اللہ تعالی کو جو سب سے زیادہ پسندیدہ کام ہے وہ اللہ کیلئے اللہ والوں سے دوستی اور اللہ کے دشمنوں بدمذہبوں سے نفرت وبیزاری۔ (مسند الإمام أحمد بن حنبل، مسند الأنصار حديث أبي ذر الغفاري رضي الله عنه، رقم الحديث: 21303، 35/ 229، ط: مؤسسة الرسالة)

حضرت سہل بن عبد اللہ التستري قدس سرہ (ت ۲۸۳ھ) فرماتے ہیں:

من صحح إيمانه وأخلص توحيده فانه لا يأنس الى مبتدع ولا يجالسه ولا يؤاكله ولا يشاربه ولا يصاحبه ويظهر من نفسه العداوة والبغضاء اھ

(ت) یعنی جو شخص اپنے ایمان کی صحت اور توحید میں اخلاص چاہے گا تو یقیناوہ کسی گمراہ سے انسیت نہیں رکھے گا اور نہ اس کے ساتھ اٹھے گا بیٹھے گا نہ اس کے ساتھ کھائے گا پیئے گا بلکہ وہ اس سے بغض وعداوت کا اظہار کرے گا۔ (تفسير الألوسي = روح المعاني، المجادلة، تحت الآية: 22، 14/ 229، ط: دار الكتب العلمية - بيروت/ تفسير النسفي = مدارك التنزيل وحقائق التأويل، المجادلة، تحت الآية:

22، 3/ 453، ط: دار الکلم الطیب، بیروت/ روح البیان، المجادلة، تحت الآیة: 22، 9/ 412، ط: دار الفکر - بیروت/ الأساس في التفسیر، 10/ 5805، ط: دار السلام - القاهرة مصر)

ف2: آیت مذکورہ کے تحت صدرالافاضل حضرت علامہ مفتی سید نعیم الدین مرادآبادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس آیت سے معلوم ہوا کہ بددینوں اور بدمذہبوں اور خدا و رسول کی شان میں گستاخی اور بے ادبی کرنے والوں سے مؤدت واختلاط جائز نہیں۔ (خزائن العرفان، المجادلۃ:22)

صاحب تفسیرات احمدیہ علامہ ملا احمد جیون حنفی رحمۃ اللہ علیہ (ت ۱۱۳۰ھ) فرماتے ہیں: ان قوم الظالمین یعم المبتدع والفاسق والکافر والقعود مع کلهم ممتنع اھ (ت) یعنی قوم ظالم بدمذہب، فاسق، کافر سب کو عام ہے اور ان سب کے ساتھ نشست وبرخواست ناجائز ہے۔

(التفسیرات الاحمدیة في بیان الآیات الشرعیة، الانعام، تحت الآیة:68، ص:369، ط: دار الکتب العلمیة، بیروت- لبنان)

غنیۃ الطالبین پر ایک شبہ کا جواب:

فقیہ ملت علامہ مفتی جلال الدین احمد امجدی رحمۃ اللہ علیہ تحریر فرماتے ہیں:

غنیۃ الطالبین میں حنفیہ کا گمراہ فرقوں سے شمار الحاقات میں سے ہے اور اگر یہ مان بھی لیا جائے کہ حضرت غوث پاک رضی اللہ عنہ نے ہی ایسا لکھا ہے تو بھی کوئی حرج نہیں اس لئے کہ حضرت نے بعض اصحاب حنفیہ کو گمراہ فرمایا ہے جو فروعی مسائل میں حضرت امام اعظم رضی اللہ عنہ کی تقلید کرتے تھے۔ جیسے کہ آج کل دیوبندی اور مودودی وغیرہ فروعی مسائل میں حضرت امام اعظم کی اتباع کرنے کے سب حنفی کہلاتے ہیں اور گمراہ وبدمذہب ہیں۔ (فتاویٰ فیض الرسول 172/1۔ ط: اکبر بک سیلرز لاہور)

[3] صلح کلیت کا شرعی محاسبہ

صلح کلیت عصر حاضر میں ایک عظیم فتنہ ہے۔ اس سے ایمان و عقیدہ کھو جانے کی قوی اندیشہ ہے۔ اس فتنہ نے عالم اسلام کو سب سے زیادہ نقصان پہنچایا ہے۔ اس فکر کے حاملین حق اور باطل میں فرق نہیں سمجھتے۔ حلال و حرام کی تمیز باقی نہ رہے اس پر یہ مسلمانوں کو اس کی تعلیم دیتے ہیں۔

"بدمذہبوں پر سختی نہ کرو" کہنا:

یہ صلح کل کا پہلا درجہ ہے۔ اور یہ گمراہی ہے۔ حدیث پاک میں ہے: إذا رأيتم صاحب بدعة فاكفهروا في وجهه فإن الله يبغض كل مبتدع اھ(ت) جب تم کسی بدمذہب کو دیکھو تو اس کے سامنے ترش روئی (سختی) سے پیش آؤ اس لیے کہ خدائے تعالیٰ ہر بدمذہب کو دشمن رکھتا ہے۔ (تاریخ دمشق لابن عساکر، حرف العین، عمار بن الخزز بن عمرو بن عمار، رقم الحدیث: 5144، 337/43، ط: دار الفکر بیروت لبنان)

معلوم ہوا کہ بدمذہبوں کے ساتھ لطف و مہربانی سے پیش آنا جائز نہیں کہ وہ اللہ تعالیٰ کے دشمن ہیں۔ لہذا اُن پر سختی کی جائے گی۔ اور جو لوگ "ان پر سختی نہ کرو" کہتے ہیں وہ خود انہیں کی طرح بدمذہب اور اللہ تعالیٰ کا دشمن ہے۔

"بدمذہبوں کی برائی نہ کرو" کہنا:

یہ صلح کل کا دوسرا درجہ اور بدترین گمراہی ہے۔

حدیث پاک میں ہے: عَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيمٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَتَرْعَوُونَ عَنْ ذِكْرِ الْفَاجِرِ؟ اذْكُرُوهُ بِمَا فِيهِ كَيْ يَعْرِفَهُ النَّاسُ وَيَحْذَرَهُ النَّاسُ.(ت)

حضرت بہزبن حکیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ وہ اپنے دادا سے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تم لوگ فاجر کو برا کہنے سے پرہیز کرتے ہو آخر اسے لوگ کیوں کر پہچانیں گے فاجر کی برائیاں بیان کرو تاکہ لوگ اس سے بچیں۔(السنن الکبری للبیهقي، کتاب الشهادات، باب الرجل من أهل الفقه الخ، رقم الحديث: 20914، 10/ 354، ط: دار الكتب العلمية، بيروت - لبنان)

اور یہ جاننا چاہیے کہ بدمذہب وگمراہ کی ضرر' فاسق کے ضرر سے بہت زیادہ ہوتا ہے۔ اسی لیے ان کی برائی بیان کرنا اور ان کے کفریہ عقائد سے لوگوں کو باخبر کرنا نہایت ضروری ہے۔ علامہ سعدالدین تفتازانی رحمۃ اللہ علیہ (ت ۷۹۳ھ) فرماتے ہیں: حكم المبتدع البغض والعداوة والإعراض عنه والإهانة والطعن واللعن اھ (ت) بدمذہب کے لئے شریعت کا حکم یہ ہے کہ اس کے ساتھ بغض وعداوت رکھیں اور اس سے بچیں اس کی توہین اور اس پر لعن طعن کریں۔ (شرح المقاصد، الفصل الثالث، البحث الثامن حكم المؤمن والكافر والفاسق، 5/ 231، ط: عالم الكتب بيروت-لبنان)

"کافر کو کافر نہ کہو" کہنا:

حضور صدر الشریعہ علیہ الرحمہ فرماتے ہیں: کافِر کو کافِر جاننا ضَروریاتِ دین سے ہے، قطعی کافِر کے کُفر میں شک بھی آدمی کو کافِر بنا دیتا ہے، اِس زمانہ میں بعض لوگ یہ کہتے ہیں کہ میاں! جتنی دیر اسے کافِر کہو گے اُتنی دیر اللہ اللہ کرو یہ ثواب کی بات ہے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ ہم کب کہتے ہیں کہ کافِر کافِر کا وظیفہ کرلو! مقصود یہ ہے کہ اسے کافِر جانو اور پوچھا جائے تو قطعًا (یعنی یقینی طور پر) کافِر کہو، نہ یہ کہ اپنی صلح کل سے اس کے کفر پر پردہ ڈالو۔ (أيضا، 1/ 186-187، ط: مكتبة المدينة)

ف 1: ایسے صلح کل کو جب اُن بدمذہبوں کی کفریہ عقائد کو سنانے لگو تو وہ سننے کو تیّار نہیں ہوتے، اور جب

سنتے ہیں تو شک و شبہات میں مبتلا رہتے ہیں اور اُن کفریات پر پردہ ڈالتے ہیں۔ ایسا شخص مَنْ شَكَّ فِي عَذَابِهِ وَكُفْرِهِ فَقَطْ كَفَرَ اھ (جس نے ان کے عذاب اور کفر میں شک کیا تو وہ بلا شبہ کافر ہو گیا) کے دائرے میں داخل ضرور ہے۔ دیکھیے! (مجمع الأنهر في شرح ملتقى الأبحر، كتاب السير، باب العشر والخراج، فصل في بيان أحكام الجزية، 1/ 677، ط: دار إحياء التراث العربي - بيروت، لبنان)..(الدر المختار شرح تنوير الأبصار وجامع البحار، كتاب الجهاد، باب المرتد، ص: 345، ط: دار الكتب العلمية - بيروت) (بہار شریعت، ایمان و کفر کا بیان، عقیدہ:7، 1/ 185، ط: مكتبة المدينة)

ف 2: شریعت کا یہ قاعدہ ہے کہ کوئی صحیح العقیدہ مسلمان ہو اگر مرتد کو مرتد، کافر کو کافر، گمراہ کو گمراہ نہ مانے اور اس کو اچھا جانے تو وہی حکم اسی پر لوٹے گا۔ اسی لیے جن اکابر دیوبند پر اُن کے کفریہ عقائد کے سبب علمائے حرمین شریفین نے مرتد کا حکم صادر کیا ہے (جس کی تفصیل حسام الحرمین میں درج ہے)۔ اس کو مرتد ماننا پڑے گا، ورنہ وہی حکم اس پر پلٹ آئے گا اور جن دیوبندی کی تکفیر نہیں کی گئی، وہ گمراہ ہے۔ تو اس کو گمراہ ماننا پڑے گا، ورنہ خود گمراہ ہو گا۔ (فتاوی رضویہ:258/11-ط:رضا فاؤنڈیشن لاہور، فتاویٰ مفتی اعظم: 128/2+114-ط:امام احمد رضا اکیڈمی بریلی شریف، ملفوظات اعلیٰ حضرت:76/1-ط:رضوی کتاب گھر دہلی)

"میرا کوئی فرقہ نہیں" کہنا:

یہ صلح کل کی کھلی ہوئی کفر ہے۔ کیوں کہ حدیث پاک میں ہے: وَإِنَّ بَنِي إِسْرَائِيلَ تَفَرَّقَتْ عَلٰى اِثْنَتَيْنِ وَسَبْعِينَ مِلَّةً، وَتَفْتَرِقُ أُمَّتِي عَلٰى ثَلَاثٍ وَسَبْعِينَ مِلَّةٍ، كُلُّهُمْ فِي النَّارِ إِلَّا مِلَّةً وَاحِدَةً"، قَالُوا: وَمن هِيَ يَا رَسُولَ الله؟ قَالَ: "مَا أَنَا عَلَيْهِ وأَصْحَابِيْ". رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ۔

ترجمہ: بے شک بنی اسرائیل کے بہتر 72 فرقے ہوئے اور میری امت میں تہتر فرقے ہو جائیں گے ایک فرقہ جنتی ہو گا باقی سب جہنمی ہیں صحابہ کرام علیہم الرضوان نے عرض کی وہ ناجی فرقہ کون ہے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم؟ ارشاد فرمایا: وہ جس پر میں اور میرے صحابہ ہیں۔ (مشكاة المصابيح، كتاب الإيمان، باب الاعتصام بالكتاب والسنة، الفصل الثاني رقم الحديث: 171، ط: المكتب الإسلامي - بيروت)

اس حدیث پاک کا صاف مطلب یہی ہے کہ جنت میں جانے والا وہ ایک ہی فرقہ ہے اور وہ فرقہ مسلمان ہو گا۔ ایسا تو ہو نہیں سکتا کہ وہ فرقہ مسلمان نہیں مگر وہ جنت میں جائے گا، یہ محال ہے۔ اور یہ واضح رہے! وہ بہتر فرقے ہمیشہ جہنم میں رہیں گے۔ قرآن مجید میں ارشاد ہے:

﴿إِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ وَ الْمُشْرِكِيْنَ فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ﴾

ترجمہ: بیشک جتنے کافر ہیں کتابی اور مشرک سب جہنم کی آگ میں ہیں ہمیشہ اس میں رہیں گے۔ (البينة:6)

یعنی بنی اسرائیل کے بہتر فرقے ہمیشہ جہنم میں رہیں گے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی امت تہتر فرقوں میں بٹے گی مگر ان میں بھی بہتر ہی فرقوں کے عقائد و خیالات باطل ہوں گے، ان کے بھی دلوں سے ایمان رخصت ہو جائے گا، مسلمان نہ رہے گا۔ جس کی وجہ سے وہ بھی ہمیشہ جہنم میں رہیں گے۔

(دیکھئے! رسالہ: بہتر فرقے ہمیشہ جہنم میں۔ از مولانا رضوان احمد نوری شریفی صاحب، تقریظ- حُضور تاج الشریعہ علامہ مفتی اختر رضا خان قادری قدس سرہٗ/ فتاویٰ فیض الرسول 154/1۔ ط: اکبر بک سیلرز لاہور)

اب جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ میرا کوئی فرقہ نہیں۔ وہ خود ایک نیا فرقہ کا رکن ہے اور وہ ضرور کافر و مرتد اور ہمیشہ جہنم کی آگ میں رہنے والا ہے۔ (فتاویٰ مفتی اعظم ج2، ص: 178- ط: امام احمد رضا اکیڈمی بریلی شریف)

اقسام واحکام:

یہ چیز واضح رہے کہ صلح کلیت در حقیقت کفر و نفاق ہے۔ جس کا مقصد حق اور باطل کے درمیان امتیازی فرق کو نیست و نابود کرنا ہے اور اس روش پر چلنے والے کو صلح کلی کہتے ہیں نیز صلح کلی سے مراد تمام بدمذاہب (مثلاً وہابی، دیوبندی، اہلحدیث، قادیانی، رافضی وغیرہ) سے عملی یا اعتقادی طور پر صلح کرلینا یا اُن بدمذہبوں سے میل جول رکھنا یا اُنہیں حق جاننا بہرحال صلح کلی ہے۔ اس سے یہ معلوم ہوا کہ صلح کلی کی دو قسمیں ہیں، عملی صلح کلی اور اعتقادی صلح کلی۔

عملی صلح کلی:

جو ان بدمذہبوں سے میل جول، شادی بیاہ وغیرہم کسی بھی طرح کی رشتے داری رکھیں لیکن ان کے عقائد باطلہ کو نہ مانے یا نہ جانے "عملی صلح کلی" ہے اور وہ فاسق و گمراہ ہے۔ سیدی اعلیٰ حضرت قدس سرہ فرماتے ہیں: وہابی و غیر مقلدین و دیوبندی و مرزائی وغیرہم فرقے آجکل سب کفار مرتدین ہیں انکے پاس نشست برخاست حرام ہے ان سے میل جول حرام ہے اگرچہ اپنا باپ یا بھائی یا بیٹے ہوں، اور اگر انکو یقیناً کافر جانتا ہے اور پھر ان سے میل جول رکھتا ہے تو اگرچہ اس قدر سے کافر نہ ہوگا مگر فاسق ضرور ہے اور اسے امام بنانا گناہ اور اسکے پیچھے نماز مکروہ تحریمی قریب بحرام کہ پڑھنی گناہ اور پھیرنی واجب۔

(فتاویٰ رضویہ، 312/311/9، ط: رضا اکیڈمی ممبئی۔ 21/278+279۔ ط: رضا فاؤنڈیشن لاہور)

ف 1: اس طرح کی "صلح کلی" آج کل سنیوں میں بڑھتی جارہی ہے۔ اس کی علامت یہ ہے کہ بدمذہبوں (گستاخوں) سے دوستی، محبت، میل جول، ان کے یہاں جانا، انہیں اپنے یہاں بلانا، اہلسنت کی مسجد میں آنے دینا، درس و تبلیغ کی اجازت دینا، منع کرنے پر باز نہ آنا، ان کی طرف جھکاؤ یا مائل ہونا، بالخصوص اُن

کے رد کرنے پر اپنی ناراضگی ظاہر کرنا اور پوچھنے پر مصلحت کا بہانہ بنانا وغیرہ بدمذہبی اور ایسے صلح کلی سخت فاسق بلکہ بعض صورتوں میں گمراہ اور اُن کے پیچھے نماز نہیں ہوگی۔

(فتاوی رضویہ، 258/11-ط: رضا فاؤنڈیشن لاہور)

ف 2: چونکہ وہابی دیوبندی اجماعا کافر و مرتد بے دین ہیں لہذا اُن سے کسی طرح کا معاملہ بالخصوص علماء کو منع ہے کہ اُن کا ملنا عوام کے لیے گمراہی کا سبب ہے۔ حُضور تاج الشریعہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: علماء کے لئے کچھ تخصیص وجوب نہیں بلکہ علماء پر اس صورت میں مواخذہ شدید ہے کہ بدمذہبوں سے ان کا ملنا ہزاروں عوام کے ارتداد و گمراہی کا موجب ہوگا۔ اور ایسے لوگ قائد اہلسنت کہلانے کے مستحق نہیں۔

(فتاویٰ تاج الشریعہ، 231/2، ط: مرکز الدراسات الاسلامیة جامعة الرضا بریلی شریف)

اعتقادی صلح کلی:

یہ چیز صاف ہے کہ جو ان بدمذہبوں سے میل جول رکھے، ساتھ ہی ان کے عقائد کُفریہ سے مطلع ہو کر اُن کے کفر میں شک کرے یا کلی طور پر اُن کے عقائد باطلہ کو حق جانے (یعنی جن بدمذہبوں کی بدمذہبی حد کُفر تک پہنچ گئی ہے) اور جو یہ اعتقاد رکھے کہ وہ سب حق پر ہیں تو وہ اعتقادی صلح کلی ہے اور ایسا صلح کلی بلاشبہ کافر و مرتد ہے۔ حضور تاج الشریعہ علیہ الرحمہ تحریر فرماتے ہیں: ایسا صلح کلی جو دیوبندیوں وغیرہم کو جن کی بدمذہبی حد کفر تک پہنچ گئی دانستہ مسلمان جانے انہیں کی طرح مرتد، بے دین ہے۔ اس کے (یعنی ایسے صلح کلی کے) پیچھے نماز محض باطل بلکہ اسے دانستہ امام بنانا کفر ہے کہ تعظیم کافر کفر اور انہیں صف میں کھڑا کرنا حرام ہے۔ (فتاویٰ تاج الشریعہ، 184/2)

ف 1: ایسا صلح کلی اکثر وہابی دیوبندی رافضی وغیرہ تمام بدمذاہب میں پائے جاتے ہیں جو تقیہ کر کے سنیوں

کے صفوں میں شامل ہو جاتے ہیں اور اپنی اقوال ملعونہ کی پرچار کرتے ہیں۔ حضور صدر الشریعہ مفتی امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ القوی تحریر فرماتے ہیں: آج کل کے بہت سے وہابی بھی اپنی وہابیت چھپاتے اور خود کو سنی ظاہر کرتے ہیں اور جب موقع پاتے ہیں تو بدمذہبی کی آہستہ آہستہ تبلیغ کرتے ہیں۔

(بہار شریعت:534/16،ط:مکتبۃ المدینۃ)

ف2: اس طرح کی صلح کلی کی علامت عملی صلح کلی ہی کی طرح ہوتی ہے۔ پس اس میں خاص علامت یہ ہے کہ جب اُن بدمذہبوں کے کفریہ عقائد سے مطلع کراؤ اور اس سے توبہ کرنے کو کہو تو انکار کر دیتے ہیں، جو کہ چھپا ہوا بدمذہب ہوتا ہے۔ شارح بُخاری مفتی شریف الحق امجدی رحمۃ اللہ علیہ ایسے بدمذہب سے متعلق تحریر فرماتے ہیں: پھر جب یہ اس کفری قول سے توبہ کرنے سے انکار کرتا ہے تو یہ بھی دلیل ہے کہ واقعی وہ دیوبندی ہے۔ اگر وہ سنی ہوتا تو ضرور توبہ کر لیتا۔

(فتاویٰ شارح بُخاری،2/378-377،ط:دائرۃ البرکات گھوسی)

[4] دیوبندی اور مسائل نکاح

قارئین کرام! سابقہ عنوان میں دلائل وبراہین سے یہ بات ثابت ہوچکی ہے کہ عام یا عرفی دیوبندی کم ازکم گمراہ و بدمذہب ضرور ہیں اور اگر وہ اکابر دیوبند کے کُفرِیہ عقائد سے مطلع ہوتے ہوئے اُنھیں اپنا پیشوا مانے یا کم ازکم اُنھیں مسلمان ہی جانے، تو وہ اُنھیں کی طرح کافر و مرتد ہے۔

مسئلہ﴿1﴾: مرتد دیوبندی (کافر کلامی) سے نکاح بالکل باطل ہے۔ منعقد ہی نہیں ہوتا، خالص زنا۔ جیسے کسی مسلمان کا نکاح ہنود و مجوس سے منعقد نہیں ہوتا ہے اور فقہاء کرام کے نزدیک مرتد کا نکاح دنیا میں کسی سے نہیں ہوسکتا، خود مرتد سے مرتد کا نکاح باطل ہے۔

وَلَا يَجُوزُ لِلْمُرْتَدِّ أَنْ يَتَزَوَّجَ مُرْتَدَّةً وَلَا مُسْلِمَةً وَلَا كَافِرَةً أَصْلِيَّةً وَكَذَلِكَ لَا يَجُوزُ نِكَاحُ الْمُرْتَدَّةِ مَعَ أَحَدٍ، كَذَا فِي الْمَبْسُوطِ اھ

[(1) الفتاوى الهندية،كتاب النكاح،الباب الثالث في بيان المحرمات،القسم الثامن المحرمات بالملك، 1/ 282، ط: المطبعة الكبرى الأميرية ببولاق مصر۔ (2) المبسوط للسرخسي، كتاب النكاح، بَابُ نِكَاحِ الْمُرْتَدِّ، 5/ 48، ط: دار المعرفة - بيروت، لبنان۔ (3) البناية شرح الهداية،كتاب النكاح، باب نكاح أهل الشرك، 5/ 237، ط: دار الكتب العلمية - بيروت، لبنان۔ (4) مختصر القدوري في الفقه الحنفي، كتاب النكاح، 151، ط: دار الكتب العلمية۔ (5) العناية شرح الهداية - بهامش فتح القدير،كتاب النكاح،باب نكاح أهل الشرك، 3/ 417، ط: مصطفى البابي الحلبي وأولاده بمصر] [(6) فتاویٰ رضویہ،11/ 369، ط: رضا فاؤنڈیشن لاہور،(7) فتاویٰ مفتی اعظم، 4/ 307، ط: امام احمد رضا اکیڈمی بریلی شریف (8) فتاویٰ امجدیہ، 2/ 21، ط: مکتبہ رضویہ کراچی (9) فتاویٰ فیض

الرسول،1/ 564، ط: اکبر بک سیلرز لاہو (10) فتاویٰ فقیہ ملت،1 /431، ط: شبیر برادرز لاہور (11) فتاویٰ شارح بُخاری، 2/ 403، ط: دائرۃ البرکات گھوسی (12) فتاویٰ بحر العلوم، 2/ 309، ط: شبیر برادرز لاہور(13) فتاویٰ بریلی شریف، ص 110، ط: زاویہ پبلشرز لاہور (14) فتاویٰ علیمیہ،2/ 128، ط: شبیر برادرز لاہور]

لہذا اگر کسی نے اُن کو مسلمان جان کر پڑھایا تو تجدید ایمان و نکاح لازم ہے۔

مسئلہ﴿2﴾: گمراہ دیوبندی (غیر کافر کلامی) سے نکاح ناجائز و حرام ہے (گر چہ نکاح منعقد ہو جائے) اعلیحضرت قدس سرہ القوی فرماتے ہیں: اور جو بدمذہب عقائد کفر سے بچا ہو اُس کے ساتھ نکاح اگر چہ بایں معنی درست کہ کرلیں تو درست ہو جائے گا زنا نہ ہو گا مگر بدمذہبوں کے ساتھ ایسا بڑا علاقہ پیدا کرنے سے دور بھاگنا لازم۔(فتاویٰ رضویہ:370/11-ط:رضا فاؤنڈیشن لاہور)

حدیث پاک ہے: فَإِيَّاكُمْ وَإِيَّاهُمْ لَا يُضِلُّونَكُمْ وَلَا يَفْتِنُونَكُمْ یعنی تم ان سے دور رہو ان کو اپنے سے دور رکھو کہیں وہ تمہیں گمراہ نہ کردیں اور فتنہ میں نہ ڈال دیں۔

[الصحيح لمسلم، باب النهي عن الرواية عن الضعفاء الخ، رقم الحديث: 7، 1/ 12، ط: عيسى البابي الحلبي القاهرة مصر/ مسند أحمد بن حنبل، مسند أبي هريرة رضي الله عنه، 14/ 253، ط: مؤسسة الرسالة/ جمع الجوامع، للسيوطى، القسم الأول: الأقوال،حرف الياء، 13/ 327، ط: الأزهر الشريف، القاهرة مصر/ شرح مشكل الآثار للطحاوى، باب بيان مشكل ما روي عن رسول الله ﷺ في الكذابين الثلاثين الخ، رقم الحديث: 2954، 7/ 397، ط: مؤسسة الرسالة/ الكامل في ضعفاء الرجال، 1/ 115، ط: الكتب العلمية - بيروت-لبنان/ جامع الأصول في أحاديث الرسول،الركن الثاني: في المقاصد، حرف الكاف، 10/ 602، ط: مكتبة دار البيان]

لہذا اس صورت میں کسی نے اسطرح کا نکاح پڑھادیا تو اس پر توبہ واجب ہے۔

مسئلہ﴿3﴾: عام دیوبندی گمراہ ہے اگر چہ علمائے دیوبند کے کفریہ عقائد سے باخبر نہ ہو۔ اس کی گمراہیت پر یہی دلیل کافی ووافی ہے کہ لوگ اس کو دیوبندی کہتے ہیں۔ دیوبندی مولویوں کے پیچھے نماز پڑھتے ہیں بلکہ ان میں اکثر تبلیغی جماعت میں جاتے ہیں۔ تو اس کی گمراہیت کس عروج پر ہوگی۔ دوم: گمراہ شخص کی مکلف اولاد جو بلا کسی تردد کے اس کے ساتھ ہوں، اس کے گمراہانہ عقائد پر خاموش ہوں یا اس کی گمراہیت سے راضی ہوں وہ بھی گمراہ ہیں۔

لہذا ایسی صورت میں کسی عام سے عام دیوبندی کے لڑکے یا لڑکی کے ساتھ کسی سنی لڑکے یا لڑکی کا نکاح پڑھانا وہ بھی کسی عالم دین کے لئے یقیناً ناجائز و حرام ہے اور اس پر سچی توبہ واجب ہے۔

ہاں اگر انجانے میں یا دھوکے سے پڑھادیا تو اس پر کچھ الزام نہیں لیکن جب بھی اس پر اطلاع پائے فورا توبہ کرے اور آئندہ ایسی نکاح سے ہوشیار رہے۔

حضرت فقیہ ملت علیہ الرحمۃ ایک سوال کے جواب میں لکھتے ہیں: "جب کہ وہابیت عام ہورہی ہے مولوی صاحب مذکور پر تحقیق لازم تھی۔ بلا تحقیق نکاح پڑھا دینے کے سبب جبکہ بعد میں لڑکے کا وہابی ہونا ان پر ظاہر ہوا تو مولوی صاحب توبہ واستغفار کریں۔ (فتاوی فیض الرسول، 560/1، ط: اکبر بک سیلرز لاہور) اور اگر کوئی ان کو گمراہ نہیں مانتا یا یہ کہے کہ اُن کو بدمذہب ثابت کرو۔ اس سے قائل کی گمراہیت و بدمذہبیت خود ظاہر ہے۔ اعلیحضرت قدس سرہ القوی فرماتے ہیں: وہابیہ کو گمراہ بددین نہیں جانتا تو خود گمراہ وبددین ہے۔ (فتاوی رضویہ، 258/11، ط: رضا فاؤنڈیشن لاہور)

مسئلہ﴿4﴾: گمراہ دیوبندی کا نکاح اگر جان بوجھ کر پڑھایا یا حرام سمجھ کر پڑھایا تو یہ مرتکب کبیرہ فاسق في العمل کہ فعل حرام میں سعی کرنے والا فاسق ہے امام اہلسنت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حرام میں کسی

طرح رسائی ہوا یا اس پر راضی ہوا تو وہ فاسق ہے۔(فتاوی رضویہ:512/6، ط:رضا فاؤنڈیشن لاہور) اور اگر جائز سمجھ کر پڑھایا تو یہ فاسق فی العقیدہ کہ ایسا شخص بدمذہب و گمراہ اور ایسی صورت میں وہ کم از کم مخالف اہلسنت و جماعت ضرور ہے۔ (جامع الفتاوی، ج:15، 402/2، ط: سنی دارالاشاعت، فیصل آباد) اسی طرح خاص دیوبندی (کافر کلامی یا کافر فقہی) کا نکاح اگر جان بوجھ کر کوئی پڑھائے تو وہ اسلام سے خارج ہو جاتا ہے اور شادی شدہ ہو تو نکاح بھی ٹوٹ جاتا ہے۔

سوال: کیا عام دیوبندی کا نکاح جان بوجھ کر اور صحیح جان کر پڑھا دیا تو نکاح ٹوٹ جائے گا؟؟

الجواب: عام دیوبندی کا نکاح اگر کوئی جان بوجھ کر پڑھائے تو اس پر حکم کفر نہیں اور اس وجہ سے اس کا نکاح ٹوٹنے کا حکم بھی نہیں دیا جائے گا (مسئلہ)۔ مگر ایسا شخص سخت ترین فاسق بلکہ گمراہ کہ اس کو صحیح جاننا گمراہی ہے۔ اس پر فوراً علی الاعلان سچی توبہ اور بدمذہبوں سے انقطاع واجب ہے (مسئلہ) اور اگر توبہ نہیں کرتا تو مسلمانوں پر اس کا شرعی مقاطعہ ضروری یعنی نہ اس کی تعظیم کرنا جائز نہ سلام کرنا جائز نہ اسکو امام بنانا جائز بلکہ اس کے ساتھ وہی سلوک کریں جو اور گمراہوں کے ساتھ کرنے کا شرع مطہرہ نے حکم صادر فرمایا ہے۔ واللہ تعالی اعلم

مسئلہ﴿5﴾: ایسا دیوبندی جو یہ کہہ رہا ہو کہ میں دیوبندی نہیں ہوں، گاؤں میں رہنے کی وجہ سے ان کی (دیوبندی مولویوں کی) اقتدا میں نماز پڑھتا ہوں اور کسی بزرگ سے مرید ہونے کے لئے بھی تیار ہوں اور انکے جھانسے میں آکر کسی سنی عالم دین نے ان پر اعتبار کر کے ایسے دیوبندی کا نکاح پڑھا دیتے ہیں تو وہ فاسق ہے۔ نکاح اگرچہ صحیح مگر جب تک کہ وہ توبہ کر کے دیوبندیوں سے سارے دینی تعلق توڑ کر اہلسنت و جماعت میں داخل نہ ہوں وہ دیوبندی ہی کہلائے گا۔ کیوں کہ یہ چیز واضح ہے کہ دیوبندی تقیہ باز ہوتے ہیں۔ حضور صدر الشریعہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: آج کل کے بہت سے وہابی بھی اپنی وہابیت چھپاتے

اور خود کو سنی ظاہر کرتے ہیں اور جب موقع پاتے ہیں تو بدمذہبی کی آہستہ آہستہ تبلیغ کرتے ہیں۔

(بہار شریعت،534/16،ط:مکتبۃ المدینۃ)

مسئلہ﴿6﴾: ہاں اگر ایسی نکاح پڑھانا ہی ہو جہاں دیوبندی ہونے کا انکاری کرے تو اس شرط پر اجازت ہے کہ فتاوی حسام الحرمین اور الصوارم الہندیہ انکے سامنے سنایا جائے، جیسا کہ فتاویٰ رضویہ میں مرقوم ہے: ایسی جگہ تو یہ سوال کرنا چاہیے کہ رشید احمد گنگوہی و اشرف علی تھانوی و قاسم نانوتوی اور محمود حسن دیوبندی و خلیل احمد انبیٹھی اور ان کے امام اسمعیل دہلوی اور ان کی کتابوں براہین قاطعہ و تحذیر الناس وحفظ الایمان وتقویۃ الایمان و ایضاح الحق کو کیسا جانتے ہو اور ان لوگوں کی نسبت علمائے حرمین شریف نے جو فتوے دیئے ہیں انہیں باطل سمجھتے ہو یا حق مانتے ہو اور اگر وہ ان فتوؤں سے اپنی ناواقفی ظاہر کرے تو حسام الحرمین کو دکھائی جائے اگر اقرار کرلے کہ دیوبندیت کفری عقائد کا نام ہے اور اُن کے اکابرین کُفر کی دعوت دیتے رہے اور اس بنا پر وہ سب کے سب کافر و مرتد ہوئے' تو ثابت ہوگا کہ دیوبندیت کا اُس پر کچھ اثر نہیں ورنہ علمائے حرمین شریفین کا وہی فتوٰی ہے کہ: من شك في عذابه وكفره فقد كفر۔

(فتاوی رضویہ:212/29،ملتقطا،ط:رضافاؤنڈیشن لاہور)

مسئلہ﴿5﴾اور﴿6﴾کا حاصل:

ایسا دیوبندی' جو دیوبندی ہونے کا انکاری کرے اور اُن (مولویوں) کے کُفر سے آگاہ ہونے پر توبہ کرلے تو اُن سے نکاح درست اور توبہ نہ کرے تو اس صورت میں نکاح نہ ہوگی خالص زنا جیسا مسئلہ﴿1﴾میں ہے اور نکاح پڑھانے والا سخت فاسق اور اگر جائز سمجھ کر (مسلمان سمجھ کر) پڑھا دیا تو نکاح پڑھانے والے پر تجدید ایمان و نکاح لازم۔

سوال: زید ایک سنّی عالم ہیں اور امامت بھی کرتے ہیں، مگر وہ دیوبندیوں کا نکاح پڑھاتے ہیں اس پر بکر نے سوال کیا تو زید نے جواباً کہا کہ سماج کو دیکھتے ہوئے نکاح پڑھانا پڑتا ہے اور دلیل میں کہتے ہیں کہ عام دیوبندی پر حکم کفر نہیں، فتاویٰ شارح بُخاری میں یہی ہے، اب دریافت طلب امر یہ ہے کہ کیا سماج کو دیکھتے ہوئے دیوبندی کا نکاح پڑھانا جائز و درست ہے ؟ نیز یہ جملہ کہ "سماج کو دیکھتے ہوئے نکاح پڑھانا پڑتا ہے" کہنا کیسا؟؟ اور جو اُنکی دلیل ہے کہ عام دیوبندی پر کُفر کا حکم نہیں، اُس کی شرعی حیثیت کیا ہے ؟ مفصل جواب عنایت فرمائیں.. بینوا توجروا

الجواب: سماج کو دیکھتے ہوئے دیوبندیوں کا نکاح پڑھانا اور فتاویٰ شارح بُخاری کا سہارا لینا گمراہی اور عوام الناس کو دھوکے میں رکھنا ہے بلکہ سنّی اور غیر سنّی میں میل جول کی ترغیب اور صلح کلیت مرض ہے۔ اس (فتاویٰ شارح بُخاری) کی وضاحت سابقہ عنوان (عام دیوبندی گمراہ ہے) میں دیکھیں۔ اس صورت میں زید پر توبہ واجب ہے اور اگر جان بوجھ کر ایسا کیا ہے تو تجدید ایمان و نکاح و تجدید بیعت لازم ہے۔ کیوں کہ یہ چیز صاف ہے کہ عام دیوبندی ہو یا پڑھا لکھا اگر اکابر دیوبند کے کفریہ عقائد (جس کی تفصیل حسام الحرمین میں مرقوم ہے) سے مطلع ہو کر انہیں مسلمان یا اپنا مذہبی پیشوا مانے تو وہ کافر و مرتد ہیں اور مرتد کا نکاح کسی بھی صورت میں نہیں ہو سکتا خالص زنا ہے۔ (مسئلہ) اور اگر ایسا دیوبندی جو اکابر دیوبند کے کفریہ عقائد سے مطلع نہیں وہ چونکہ گمراہ و بدین ہے لہذا کسی بھی ایسے دیوبندی کا بھی نکاح پڑھانا مطلقًا ناجائز ہے۔ اس صورت میں جائز سمجھ کر پڑھاتے ہیں تو وہ اسی کی طرح گمراہ ہے (مسئلہ) اور اگر حرام سمجھ کر نکاح پڑھاتے ہیں تو سخت گنہگار اور فاسق معلن" اس صورت میں بھی زید پر سچی توبہ واجب ہے (مسئلہ)۔

واللہ تعالیٰ اعلم

سوال: کوئی دیوبندی توبہ کے لئے تیار ہو جائے۔ کیا اس سے شادی کی جا سکتی ہے ؟؟ اگر ہاں! تو فوراً نکاح کرنا کیسا ؟؟ بینوا توجروا

الجواب: اگر وہ اپنی بدمذہبیت سے سچی توبہ کر کے اہل سنت میں داخل ہو جائے۔ اور اُن مولویوں سے (جس کے پیچھے نماز پڑھتا تھا) حتیٰ کہ اپنے بدمذہب رشتے داروں سے قطع تعلق کر دے۔ اس کے بعد کچھ مدت دیکھ لیا جائے اگر وہ سنیت پر قائم رہے تو شادی بیاہ ہو سکتی ہے ورنہ جائز نہیں۔

فتاویٰ عالگیری و قاضی خان میں ہے:

الْفَاسِقُ إِذَا تَابَ لَا تُقْبَلُ شَهَادَتُهُ مَا لَمْ يَمْضِ عَلَيْهِ زَمَانٌ يَظْهَرُ عَلَيْهِ أَثَرُ التَّوْبَةِ اھ

ترجمہ: اگر فاسق توبہ کر لے تو اس کی گواہی قبول نہیں کی جائے گی جب تک کہ اس پر توبہ کے آثار ظاہر ہونے کے بعد کوئی مدت نہ گزر جائے۔(الفتاوى العالمكيرية،كتاب الشهادات، الباب الرابع،الفصل الثاني فيمن لا تقبل شهادته لفسقه، 3/ 468، ط: المطبعة الكبرى الأميرية ببولاق مصر/فتاوى قاضيخان، كتاب الشهادات، فصل فيمن لا تقبل شهادته لفسقه، 2 /440، ط: دارالكتب العلمية،بيروت- لبنان)

فتاویٰ علیمیہ میں ہے: دیوبندی سے بعد توبہ فوراً نکاح نہیں ہو سکتی۔ بلکہ چند سال تک دیکھا جائے گا۔ جب اطمینان ہو جائے تب جائز ہے ورنہ نہیں۔(129/2۔ط:شبیر برادرز لاہور) واللہ اعلم

مسئلہ ﴿7﴾: یہ بات بھی نوٹ کر لیا جائے کہ اگر کوئی سنی ہو اور یہ کہے کہ معاذ اللہ میں وہابی یا دیوبندی ہوں خواہ مذاق ہی میں کیوں نہ کہے' جب تک وہ اس سے توبہ یا رجوع نہ کرے ایسوں کا نکاح پڑھانا یا ایسوں سے نکاح کرنا قطعاً جائز نہیں، سیدی اعلیحضرت قدس سرہ العزیز فرماتے ہیں: "جس نے جس فرقہ کا نام لیا اس فرقہ کا ہو گیا مذاق سے کہے یا کسی دوسری وجہ سے" (فتاویٰ رضویہ: 584/14، ط: رضا فاؤنڈیشن

لاہور) حضور تاج الشریعہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں "وہ اقراری وہابی ہوکر کافرین میں ہوگیا کہ وہابی اپنے عقائد کفریہ کے سبب کافر ہیں اور کافر کا اقرار کافی ہے۔(فتاویٰ تاج الشریعہ:427/2،ط:مرکز الدراسات الاسلامية، جامعة الرضا بريلي شريف) لہٰذا ایسی صورت میں اگر کسی سنی عالم دین نے نکاح پڑھایا تو مسئلہ 1،2اور 3لاگو ہوگا۔

سوال: اگر کسی سنی (بریلوی) نے اپنی لڑکی کا نکاح سنّی جان کر کسی دیوبندی لڑکے سے انجانے میں کر دیا، تو اب جاننے کے بعد کیا کرے ؟۔۔، دوم: اُس دیوبندی کو پوچھنے پر دیوبندی ہونے کا انکار بھی کرتا ہے،اس صورت میں شریعت کی رو سے اس پر کیا حکم لگے گا؟؟ بینوا توجروا

الجواب: حکم واضح ہے کہ جن دیوبندیوں کی گمراہی حد کفر کو پہونچ گئی ہے تو اس کے ساتھ نکاح باطل خواہ مرد کا نکاح خواہ عورت کا (مسئلہ 1)، پھر جب یہ معلوم پڑ گیا کہ لڑکی کا نکاح جس سے ہوا ہے وہ دیوبندی ہے تو لڑکی کے والدین، سرپرست، رشتے دار واہل خاندان پر لازم ہے کہ لڑکی کو فوراً اس مرتد دیوبندی کے چنگل سے نکال لیں ورنہ سب گنہگار وعذاب نار و مستحق غضب جبار ہوں گے۔ لیکن اگر ناکح دیوبندی ہونے کا انکاری کرتا ہے جیسا کہ دیوبندی دھرم میں یہ چیز عام ہے تو اس صورت میں فوراً اس کے سامنے دیوبندیوں کے کفریہ عقائد پیش کئے جائیں (مسئلہ 6)۔

اب اگر ان عقائد سے وہ بقسم انکار کرے اور ان کے قائلین کو کافر تسلیم کرے تو احتیاطاً توبہ و تجدید ایمان کرانے کے بعد اطمنان کے لئے دوبارہ نکاح پڑھا کر سنیہ لڑکی کو اس کے ساتھ رہنے دیں مگر شرط ہے کہ ناکح دیوبندیوں وہابیوں سے کلی طور پر دور رہنے کا پختہ عہد کرے اور اپنے اس عہد پر قائم رہے اور اگر بتانے کے باوجود وہ نہ مانے یعنی دیوبندی فرقہ کو برحق تسلیم کرے تو سمجھ لیں کہ یہ بھی انہیں میں سے ہے۔ (مسئلہ 5 اور 6 کا حاصل) لہٰذا اس صورت میں لڑکی کے والدین یا اس کے سرپرست و دیگر ذمہ

داروں پر ضروری ہوگا کہ وہ لڑکی کو روک لیں اور خود لڑکی پر بھی فرض ہے کہ اس مرتد کے ساتھ جانے سے انکار کرے کہ جب نکاح ہی باطل ہے اور اس وجہ سے زنا ہوگی تو اس کے ہمراہ رہنے کا کوئی مطلب ہی نہیں بنتا۔ واللہ اعلم

مسئلہ﴿8﴾: سنی ناکح پر فرض ہے کہ ایسی عورت سے الگ ہوجائے جو مرتدہ ثابت ہو(مسئلہ 1)لیکن اگر اُس عورت کا وہابیہ (مرتدہ) ہونا ثابت نہ ہو بلکہ صرف اس کے والدین کے وہابیہ ہونے کی باعث اس کو وہابیہ (مرتدہ) سمجھا گیا تو وہ نکاح صحیح۔(فتاویٰ فیض الرسول، 556/1، ط: اکبر بک سیلرز لاہور)

کیوں کہ اگر عورت کے والدین مرتد یا گمراہ ہوں اور ان کا والدین سے کوئی تعلق نہ ہو اور اُن کے عقائد سے آگاہ نہ ہو یا اُن عقائد سے توبہ کرلے تو اس کو سنی صحیح العقیدۃ بناکر نکاح کرنے میں حرج نہیں۔ حضرتِ بحرالعلوم مفتی عبدالمنان اعظمی رحمۃ اللہ القوی ایک سوال کے جواب میں تحریر فرماتے ہیں: ہندہ سے نکاح کرنے کا صحیح طریقہ یہی ہے کہ ہندہ کو اس کے دیوبندی مذہب سے توبہ کراکے اور سنی بناکے اسے نکاح پڑھائیں، آخر سنّی مرد کے ساتھ رہ کر اسے سنیت اختیار کرنا ہی پڑے گی۔(فتاوی بحرالعلوم، 331/2، ط: شبیر برادرز لاہور) چونکہ یہ بات سچ ہے کہ شوہر کی محبت ماں سے باپ سے تمام دنیا سے زیادہ ہوتی ہے۔ حدیث پاک میں ہے: خاوند کے لیے بیوی کو خاص محبت ہوتی ہے جو کسی دوسرے سے نہیں۔(فتاویٰ رضویہ، 379/11-ط: رضا فاؤنڈیشن لاہور) یہی وجہ ہے کہ سنیہ لڑکی کسی عام سے عام دیوبندی لڑکے کے نکاح میں رکھنا بھی مضر ہے کہ ایسی جگہ میں کم از کم سنیہ لڑکی کی سنیت خطرے میں ضرور ہے۔

[5] دیوبندی اور مسائل جنازہ

وہابیہ دیابنہ اللہ تبارک وتعالیٰ جل شانہ اور حضور سرور کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کرنے اور عقائدِ باطلہ کی بنا پر اسلام سے نکلے ہوئے ہیں (اس کی تفصیل سابقہ باب میں گزر گئی) لہٰذا کسی بھی سنی کی نماز ان کے پیچھے نہیں ہوگی چاہے پنج وقتہ نماز ہو یا تراویح وجمعہ وعیدین وجنازہ۔

مسئلہ﴿1﴾: امام اہل سنت فاضلِ بریلوی قدس سرہ القوی فرماتے ہیں: دیوبندی عقیدے والوں کی پیچھے نماز بالکل باطل ہے نماز ہوگی ہی نہیں فرض سر پر رہے گا اور ان کے پیچھے نماز پڑھنے کا سخت گناہ بھی سر پر آئے گا۔ (فتاویٰ رضویہ، 235/3، ط: رضا اکیڈمی ممبئی)

بحر العلوم مفتی عبد المنان اعظمی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں: دیوبندیوں (وغیرہم) پر عرب وعجم کے علماء نے کفر کا فتویٰ دیا ہے اور کفر کرنے والے کے پیچھے اہل سنت وجماعت کی نماز نہیں ہوتی۔ عالمگیری میں ہے: إِنْ كَانَ هَوًى لَا يَكْفُرُ بِهِ صَاحِبُهُ تَجُوزُ الصَّلَاةُ خَلْفَهُ مَعَ الْكَرَاهَةِ وَإِلَّا فَلَا. هَكَذَا فِي التَّبْيِينِ وَالْخُلَاصَةِ وَهُوَ الصَّحِيحُ. اھ آپ کوئی نماز بھی ان کے پیچھے نہیں پڑھ سکتے نہ پنج وقتہ، جمعہ وعیدین یا جنازہ کسی قسم کی نماز۔ (فتاویٰ بحر العلوم، 389/1؛ أیضا، 66/2، ط: شبیر برادرز لاہور) (الفتاوى الهندية، كتاب الصلاة، الباب الخامس في الإمامة، الفصل الثالث في بيان من يصلح إماما لغيره، 1/ 84، ط: المطبعة الكبرى الأميرية ببولاق مصر)

مسئلہ﴿2﴾: جو لوگ وہابی دیوبندی مولویوں کے پیچھے نماز پڑھتے ہوں، وہ دو حال سے خالی نہیں۔ اوّل: اس کو صاحب ایمان، لائق امامت سمجھ کر پڑھتے ہوں۔ دوم: اس کو مرتد سمجھتے ہوئے کسی مجبوری یا

مصلحت کے تحت پڑھتے ہوں۔ اُن دو صورتوں میں اگر پہلی صورت ہے تو ان پر توبہ، تجدید ایمان، تجدید نکاح اور تجدید بیعت (اگر نکاح اور بیعت والے ہوں) لازم ہے کہ اُن کو مسلمان جاننا ہی کفر ہے۔ فتاویٰ رضویہ میں ہے: جب کہ خود وہابی یا وہابیہ کو صالح امامت جاننے والے نہ ہوں ورنہ بالاتفاق علمائے حرمین شریفین کا فتویٰ ہو چکا ہے کہ "من شك في كفره و عذابه فقد كفر" جو وہابی کے کفر میں شک کرے خود کافر ہے۔ (12/4، ط: رضا اکیڈمی ممبئی)

فتاوی فقیہ ملت میں ہے: ان کے پیچھے نماز پڑھا تو انہیں مسلمان سمجھا، جب کہ حضور ﷺ کی توہین کرنے والے کو مسلمان سمجھنا کفر ہے۔ (47/1، ط: شبیر برادرز لاہور)

اور اگر صورتِ دوم ہے (یعنی دیوبندی امام کو مقتدا و مسلمان نہ جانا بلکہ اس کو مرتد جانتے ہوئے یا یوں ہی تملک و چاپلوسی اور کسی دنیاوی غرض کے لیے پڑھا اور دل سے برا جانتا رہا) تو یہ حرام ہے۔ فتاویٰ رضویہ میں ہے: اور اگر اجمالاً اتنا معلوم ہے کہ یہ برے لوگ بد عقیدہ بدمذہب ہیں، تو وہ ان کے پیچھے نماز پڑھنے سے سخت اشد گنہگار ہوتے ہیں اور ان کی وہ نمازیں سب باطل و بیکار۔ (76/6-77-ط: رضا اکیڈمی ممبئی) لہذا ایسی صورت میں بھی توبہ و استغفار لازم ہے۔

ف: اگر یقینی طور پر کسی سنی نے دیوبندی عقیدہ پر مطلع ہو کر انہیں مسلمان جانے اور ان کے پیچھے نماز (پنج وقتہ، جمعہ و عیدین یا جنازہ) پڑھ لیا تو وہ انہی کی طرح ہو گیا: من شك في كفره وعذابه فقد كفر. (درر الحكام شرح غرر الأحكام، كتاب الجهاد، فصل في الجزية، 1/ 300، ط: دار إحياء الكتب العربية) اور اگر مطلع نہیں یا انکو برا جانتے ہوئے اقتداء کیا اس پر توبہ واجب۔

سوال: اگر کسی سنی کی نمازِ جنازہ کوئی وہابی یا دیوبندی مولوی پڑھائے اور اس کی اقتدا میں سنی حضرات پڑھ لے تو اس پر حکم شرع کیا ہے؟

الجواب: ظاہر سی بات ہے کہ وہابی دیوبندی اور جو ان کے ہم عقیدہ ہیں اپنے عقائد باطلہ کے سبب مرتد ہیں لہذا جو شخص ان کے عقائد کفریہ پر مطلع ہونے کے بعد بھی انہیں مسلمان جان کر ان کے پیچھے نماز جنازہ پڑھے تو وہ خود بھی انہیں کی طرح مرتد ہو جائے گا اور اس پر توبہ تجدید ایمان و نکاح لازم (مسئلہ 2 صورت اوّل) اور میت بغیر نماز جنازہ کے دفن ہو گا، اعلیٰحضرت قدس سرہ فرماتے ہیں: ”وہ نماز کہ اس نے پڑھائی باطل محض ہوئی، مسلمان بغیر نماز جنازہ کے دفن کیا گیا۔ (فتاویٰ رضویہ، 12/4، ط: رضا اکیڈمی ممبئی) اور اگر اُن کو مرتد جان کر اُن کی اقتدا کر لی تو سخت گنہگار توبہ واجب۔ (مسئلہ 2 صورت دوم) واللہ تعالی اعلم

مسئلہ ﴿3﴾: یہ چیز واضح رہے کہ عام سے عام دیوبندی فقہاء کرام کے نزدیک کافر فقہی ہے اور بعض گمراہ اور اُن لوگوں کی جنازہ دیوبندی علماء (کافر کلامی) پڑھاتے ہیں لہذا اُن کی اقتداء میں نماز اس کو کافر سمجھ کر پڑھا تو حرام قطعی اور اگر اُن کے کفر سے مطلع ہو کر اور اس کو مومن سمجھ کر اُس کی اقتداء کر لی تو کفر کلامی ہے یعنی اس صورت میں توبہ، تجدید ایمان و تجدید نکاح لازم۔ (مسئلہ۔2)

مسئلہ ﴿4﴾: عام دیوبندی جس کو سمجھا جا رہا تھا اگر وہ مرتد نکلے تو مسئلہ صاف ہے (پڑھانے والا کوئی ہو) کہ اس پر نماز جنازہ حرام، اس کا جنازہ اپنے کندھوں پر اٹھانا حرام، اس کے جنازہ کی مشایعت حرام، اسے مسلمانوں کے مقابر میں دفن کرنا حرام، اس کی قبر پر کھڑا ہونا حرام، اس کے لیے دعائے مغفرت یا ایصال ثواب حرام، بلکہ کفر۔ (فتاویٰ رضویہ، 108/6، ط: رضا اکیڈمی ممبئی) اور جس سنی عالم نے جان بوجھ کر اس کے لیے دعائے مغفرت کی اس پر توبہ و استغفار لازم، اگر وہ ایسا کر لے تو ٹھیک ورنہ اس کا بائیکاٹ۔ (فتاویٰ

علیمیہ، 334/1،ط:شبیر برادرز لاہور)

مسئلہ﴿5﴾: لیکن اگروہ(عام دیوبندی) جو علمائے دیوبند کے کفریہ عقائد سے واقف نہیں، خود کو دیوبندی کہتا ہو اور ضروریات اہل سنت میں سے کسی بات کا انکار کرتا ہے تو وہ یقیناً گمراہ وبدمذہب اور وہ سارے مسلمانوں میں سب سے زیادہ برے ہے جیسا کہ اس کی تفصیل سابقہ عنوان (عام دیوبندی گمراہ ہے) میں گزری لہذا اُن کی جنازہ پڑھنا یا پڑھانا قطعًا جائز نہیں' فتاویٰ فقیہ ملت میں ہے: جب وہ دیوبندی کی نماز جنازہ میں اگر چہ بغیر نیت ہی کھڑا رہا مگر اسے دیکھ کر دوسرے سنی مسلمان دیوبندی کی نماز پڑھنے لگیں گے جو سخت ناجائز و حرام ہے بلکہ بعض صورتوں میں کفر ہے۔(265/1-ط:شبیر برادرز لاہور)

مسئلہ﴿6﴾: امام صلح کلی ہے تو نماز باطل۔

فتاوی شارح بُخاری میں ہے: امام صلح کلی ہے تو اس کے پیچھے نماز قطعا نہ ہوگی کیوں کہ یہ امام ان کفار و مرتدین کو مسلمان جانتا ہے تو بلا شبہ یہ بھی کافر' اس لیے نہ اس کی نماز' نماز ہے نہ اس کے پیچھے کسی کی نماز صحیح۔(303/3،ط:دائرۃ البرکات گھوسی)

امام اہل سنت قدس سرہ فرماتے ہیں: اگر اجمالاً اتنا معلوم ہے کہ یہ برے لوگ بدعقیدہ بدمذہب ہیں، تو وہ ان کے پیچھے نماز پڑھنے سے سخت اشد گنہگار ہوتے ہیں اور ان کی وہ نمازیں سب باطل وبیکار۔ (فتاویٰ رضویہ،86/6، ط: رضا اکیڈمی ممبئ) ایک جگہ اور فرماتے ہیں: "مبتدع کی بدعت اگر حد کفر کو پہنچی ہو، اگر چہ عند الفقہا یعنی منکر قطعیات ہو، گر چہ منکر ضروریات نہ ہو، تو صحیح یہ ہے کہ اس کے پیچھے نماز باطل ہے۔(أیضا،273/3،ط:رضا اکیڈمی ممبئ)

مسئلہ﴿7﴾: صلح کلی امام ہے تو اس کی اقتداء میں جس نے (جان بوجھ کر) نماز جنازہ پڑھی تو کفر، اس صورت میں تجدید ایمان و تجدید نکاح فرض اور اگر لاعلمی میں ایسا کیا ہے تو سخت گنہگار اور اُس پر توبہ

واستغفار واجب' سیدی تاج الشریعہ مفتی اختر رضا خان قادری ازہری رحمۃ اللہ علیہ القوی تحریر فرماتے ہیں: صلح کلی کے پیچھے نماز باطل محض ہے بلکہ اسے دانستہ امام بنانا کفر ہے۔

(فتاویٰ تاج الشریعہ، 184/2، ط: مرکز الدراسات الاسلامیۃ جامعۃ الرضا بریلی شریف)

مسئلہ ﴿8﴾: ہاں عملی صلح کلی ہے (جن کی گمرہی حد کفر نہیں)۔ رشتے داری کے چکر میں یا کوئی اور وجہ سے کبھی کبھی اُن بدمذہب (وہابی دیوبندی وغیرہم) کے پیچھے نماز پڑھ لیتے ہیں یا پھر اُن سے میل جول رکھنے کے سبب دوسرے سنی مسلمانوں کو ترغیب ملتی ہے کہ وہابی اور سنی میں فروعی اختلاف ہے یا کوئی اختلاف ہے ہی نہیں معاذ اللہ تعالیٰ تو ایسے شخص کے پیچھے نماز سخت مکروہ کہ پڑھنی گناہ اور پھیرنی واجب۔

(فتاویٰ رضویہ، 266/3، ط: رضا اکیڈمی ممبئ)

سوال: زید کی باتوں میں آکر انجانے میں کچھ سنی مسلمانوں نے نماز جنازہ پڑھی یہ سمجھ کر کہ میت سنی صحیح العقیدہ شخص کی ہے، مگر بعد میں پتہ چلا کہ میت دیوبندی تھا اور امام صلح کلی' اب ایسی صورت میں اُن سنی مسلمانوں پر حکم شرع کیا ہوگا؟

الجواب: اگر واقعی اُن میں سے کسی کو یہ معلوم نہ تھا کہ میت دیوبندی اور امام صلح کلی ہے تو پتہ چلنے کے بعد مذکورہ سنی مسلمانوں پر توبہ واستغفار لازم اور احتیاطاً تجدید ایمان، تجدید نکاح کرلے، اور اگر اُن میں سے کسی ایک کو یہ تحقیق تھی کہ میت دیوبندی کا ہے تو اس صورت میں اس پر تجدید ایمان و تجدید نکاح لازم۔ (مسئلہ 4/7)۔

[6] دیوبندی اور مسائلِ قربانی

یہ چیز صاف ہے کہ دیوبندی مذہب ضروریات دین کے منکر ہیں اور اس کی وجہ سے وہ کافر و مرتد قرار پائے جیسا کہ اس کی تفصیل باب اوّل میں گزری اور "من شك في كفره وعذابه فقد كفر" (الإعلام بقواطع الإسلام، ص:246، ط: دار التقوی/سوریا) کے تحت اگر کوئی ان کے حامی ہیں تو وہ بھی مرتد کے حکم میں ہے اور اُن میں سے کسی کی قربانی نہیں ہو سکتی کہ قربانی واجب ہونے کے لئے مسلمان ہونا شرط ہے۔

مسئلہ﴿1﴾: اگر دیوبندی شریک ہوا تو قربانی نہ ہوئی:

در مختار میں ہے: وإن كان شريك الستة نصرانيا أو مريدا اللحم لم يجز عن واحد منهم اھ (الدر المختار شرح تنوير الأبصار وجامع البحار، كتاب الاضحية، ص: 640، ط: دار الكتب العلمية - بيروت)

بحر الرائق میں ہے: وَإِنْ كَانَ شَرِيكُ السِّتَّةِ نَصْرَانِيًّا وَمُرِيدُ اللَّحْمِ لَمْ تَجُزْ عَنْ وَاحِدٍ مِنْهُمْ اھ (ت) یعنی اگر قربانی کرنے والے کے ساتھ باقی چھ میں کوئی نصرانی یا گوشت کے ارادے سے شریک ہو تو کسی کی قربانی جائز نہ ہوگی۔ (تكملة البحر الرائق شرح كنز الدقائق للطوري، كتاب الأضحية، باب الأضحية من الإبل والبقر والغنم، 8/ 202، ط: دار الكتاب الإسلامي)

فتاوی عالمگیری میں ہے: وَلَوْ كَانَ أَحَدُ الشُّرَكَاءِ ذِمِّيًّا كِتَابِيًّا أَوْ غَيْرَ كِتَابِيٍّ وَهُوَ يُرِيدُ اللَّحْمَ أَوْ يُرِيدُ الْقُرْبَةَ فِي دِينِهِ لَمْ يُجْزِئْهُمْ عِنْدَنَا؛ لِأَنَّ الْكَافِرَ لَا يَتَحَقَّقُ مِنْهُ الْقُرْبَةُ، فَكَانَتْ نِيَّتُهُ

مُلْحَقَةً بِالْعَدَمِ، فَكَأَنْ يُرِيدَ اللَّحْمَ اھ(الفتاوى العالمكيرية = الفتاوى الهندية،كتاب الأضحية، الباب الثامن فيما يتعلق بالشركة في الضحايا، 5/ 304، ط : المطبعة الكبرى الأميرية ببولاق مصر)

فقیہ ملت مفتی جلال الدین احمد امجدی علیہ الرحمہ کے تصدیق شدہ فتاویٰ میں رقم ہے کہ جب نصرانی کی شرکت کے ساتھ قربانی جائز نہیں تو غیر مقلد و دیوبندی جو کہ نصرانی سے بدتر اور خبیث تر ہیں اس کی شرکت کے ساتھ بدرجہ اولی جائز نہیں۔

سیدنا اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رضی اللہ عنہ ربہ القوی تحریر فرماتے ہیں: کفر اصلی کی ایک سخت قسم نصرانیت ہے اور اس سے بدتر مجوسیت، اس سے بدتر بت پرستی، اس سے بدتر وہابیت، ان سب سے بدتر اور خبیث تر دیوبندیت، اھ" (فتاوی فقیہ ملت، 249/3، ط: شبیر برادرز لاہور)

اور حضرت بحر العلوم مفتی عبد المنان اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی تحریر فرماتے ہیں: قربانی کے جانور میں دیوبندی شریک ہو تو سنی کی قربانی نہیں ہوگی۔ (فتاویٰ بحر العلوم، 189/5، ط: شبیر برادرز لاہور) لہٰذا یہ پوری طرح خبر ہونی چاہیئے کہ کوئی بدمذہب (وہابی، دیوبندی، رافضی وغیرہ) قربانی کے حصے میں شریک نہ ہوں ورنہ کسی کی قربانی نہیں ہوگی خواہ ذبح کرنے والا سنی ہی کیوں نہ ہو، وجوب قربانی باقی رہے گی۔

مسئلہ﴿2﴾: دیوبندیوں کا ذبح حرام و مردار:

جو پیشوایان وہابیہ مولوی اشرف علی تھانوی، رشید احمد گنگوہی وغیرہ کے عقائد کفریہ پر مطلع ہو کر بھی انہیں کافر و مرتد نہ مانے بلکہ مسلمان سمجھیں وہ مرتد ہے اور مرتد کا ذبح حرام و مردار، شارح بخاری مفتی شریف الحق امجدی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں: کہ دیوبندیوں کے ہاتھ کا ذبیحہ مردار ہے۔ (فتاویٰ شارح بخاری، 491/2، ط: دائرۃ البرکات گھوسی) مجدد اعظم اعلیٰحضرت امام احمد رضا خان قادری قدس سرہ فرماتے ہیں: غیر مقلدین وہابیہ پر بوجوہ کثیرہ الزام کفر ہے ان میں جو منکر ضروریات دین ہیں وہ تو بالاجماع کافر ہی

ہیں، خصوصًا وہی احتیاط کہ مانع تکفیر ہو، یہاں ان کے ذبیحہ کے کھانے سے منع کرتی ہے کہ جمہور فقہائے کرام کے طور پر حرام و مردار، دوسرے مقام پر فرماتے ہیں: کہ دیوبندی کا ذبیحہ مردار ہے۔

(فتاویٰ رضویہ، 249/20، ط: رضا فاؤنڈیشن لاہور)

مسئلہ﴿3﴾: اگر کوئی دیوبندی اس معنی کر ہو کہ وہ نیاز فاتحہ کو ناجائز جانتا ہے یوں ہی دیگر معمولاتِ اہلسنت کو بدعت سمجھتا ہے، وہابی مولوی کو سنی عالموں کی طرح اپنا دینی عالم سمجھتا ہو مگر ان کے عقائد کفریہ سے مطلقا باخبر نہ ہو تو گمراہ بدمذہب ہے جیسا کہ اس کی تفصیل سابقہ عنوان (عام دیوبندی گمراہ ہے) میں بیان ہو چکی اور وہ کافر نہیں لہذا اس طرح کے دیوبندی کا ذبیحہ حلال، در مختار میں ہے "وشرط کون الذابح مسلما حلالا اھ (الدر المختار شرح تنویر الأبصار وجامع البحار، کتاب الذبائح، ص:640، ط: دار الکتب العلمیۃ-بیروت) فتاوی ہندیہ میں ہے (وَأَمَّا شَرَائِطُ الذَّكَاةِ فَأَنْوَاعٌ) وَمِنْهَا) أَنْ يَكُونَ مُسْلِمًا أَوْ كِتَابِيًّا فَلَا تُؤْكَلُ ذَبِيحَةُ أَهْلِ الشِّرْكِ وَالْمُرْتَدِّ؛ لِأَنَّهُ لَا يُقِرُّ عَلَى الدِّينِ الَّذِي انْتَقَلَ إِلَيْهِ اھ(الفتاوى العالمكيرية = الفتاوى الهندية،كتاب الذبائح،الباب الأول في ركن الذبح وشرائطه وحكمه وأنواعه، 5/ 285، ط: المطبعة الكبرى الأميرية ببولاق مصر)

اور فتاوی رضویہ میں ہے "جو بدمذہب دین اسلام کی ضروری باتوں میں سے کسی بات میں شک نہ کرتا ہو صرف ان کے نیچے درجے کا عقیدوں میں مخالف ہو۔ وہ اگرچہ گمراہ ہے کافر نہیں. اس کے ہاتھ کا ذبیحہ حلال ہے۔(فتاوی رضویہ، 330/8، ط: رضا فاؤنڈیشن لاہور) لیکن اگر وہ لوگ (یعنی جو برائے نام دیوبندی کہلاتے ہیں) کو عقائد دیوبندیہ سے مطلع کرانے کے بعد اگر اس کو حق مانیں یا مولویان مذکور کو کافر و مرتد نہ کہیں تو ان کا ذبیحہ مردار ہے۔(دیکھیے! مسئلہ 2)

سوال: زید سنی (بریلوی) عالم دین ہیں اُن کا کہنا ہے کہ کچھ دیوبندی عالم جو علمائے دیوبند کے کفریہ

عبارتوں کی تاویل کرتے ہیں ان کا ذبیحہ جائزاور اس طرح کا دیوبندی حصے میں شریک کرنا بھی درست" یہ کہنا کیسا ہے؟؟ نیز زید پر حکم شرع کیا لگے گا؟. بینوا توجروا

الجواب: زید کا مذکورہ جملہ صلح کلیت ہے، ایسے اشخاص سے دور رہنا لازم۔ کیوں کہ یہ چیز واضح ہے کہ تاویل کی گنجائش صریح میں نہیں ہوتی، شفا شریف میں ہے: التأويل فِي لفظ صراح لَا يقبل اھ (الشفا بتعريف حقوق المصطفى- وحاشية الشمني، الباب الأول في بيان ما هو في حقه ﷺ سب الخ، 2 /217، ط: دار الفكر بيروت) اور چونکہ دیوبندی فارغین و علماء ان عقائد کفریہ پر مطلع ہو کر بھی انہیں مسلمان، بلکہ اپنا پیشوا سمجھتے ہیں، وہ بھی اسی حکم میں ہیں (یعنی کافر کلامی) لہذا ایسوں کا ذبیحہ مردار (دیکھیے! مسئلہ 2) اور اُن کو حصہ میں شامل کرنا بھی حرام اگرچہ ذبح کرنے والا سنی ہی کیوں نہ ہو اگر وہ شامل ہو گیا تو کسی کی بھی قربانی نہیں ہوگی (مسئلہ 1)۔ واللہ تعالی اعلم

مسئلہ 4: ہر وہ شخص جوان دیوبندی علماء (جن پر علمائے عرب و عجم نے کفر وارتداد کا حکم لگایا جس کی تفصیل حسام الحرمین میں ہے) کے عقائد کو صحیح ٹھہرائے یا ایسے کفریہ عقائد والے کو ان کے عقائد پر مطلع ہو کر مسلمان سمجھے یا اُن کفریہ عقائد پر شک کرے' خواہ وہ اس دور کا ہو، یا ماضی کا، یا مستقبل میں آئے۔ اگرچہ اپنے آپ کو سنی قادری چشتی نقشبندی، سہروردی کہے، سب کا حکم ایک ہے۔ یعنی وہ کافر و مرتد ہے، ایسے شخص کو قربانی کے جانور میں شریک کرنے سے کسی کی قربانی نہیں ہوگی، اور اگر ایسا شخص جانور ذبح کرے تو جانور ہی حرام و مرداد۔ (دیکھیے! مسئلہ 1 اور 2)

مسئلہ 5: دیوبندیوں کو قربانی کا گوشت دینا یا اُن سے لینا:- سیدی اعلیحضرت امام احمد رضا خاں قادری قدس سرہ فرماتے ہیں: "یہاں کے کافروں کو گوشت دینا جائز نہیں وہ خاص مسلمانوں کا حق ہے (فتاویٰ رضویہ، 20/467، ط: رضا فاؤنڈیشن لاہور) صدر الشریعہ بدر الطریقہ علامہ مفتی امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ

القوی فرماتے ہیں: "قربانی کا گوشت کافر کو نہ دے کہ یہاں کے کفار حربی ہیں۔(بہارِ شریعت، 345/3، ط: مکتبۃ المدینۃ) سرکار مفتی اعظم ہند رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:" حربی کافر کو قربانی کا گوشت دینا چاہیے نہ کوئی اور شئ (فتاوی مصطفویہ، ص: 450، ط: شبیر برادرز لاہور) یہی بات فتاویٰ فقیہِ ملت میں ہے: "یہاں کے کافر کو قربانی کا گوشت دینا جائز نہیں۔(501/1،ط:شبیر برادرز لاہور)

اور چونکہ وہابی دیوبندی کفار حربی سے بدتر کافر ہیں، انہیں قربانی کا گوشت دینا بدرجہ اولی ناجائز بلکہ حرام۔ اور اگر آپ انہیں قربانی کا گوشت دیں گے تو وہ بھی آپ کو ایسے جانور کا گوشت پیش کرے گا جس کا ذابح عموما مرتد ہوتا ہے اور مرتد کا ذبیحہ مردار (دیکھیے! مسئلہ ﴿2﴾) لہذا انہیں قربانی کا گوشت ہرگز نہ دینا چاہیے خواہ وہ عوام (عام دیوبندی) ہی کیوں نہ ہو جائز نہیں۔

[7] دیوبندیوں کو زکوۃ، صدقات، چندہ دینے کا حکم

آج کے دور میں یہ بھی المیہ ہے کہ ایک تو لوگ زکوۃ ادا نہیں کرتے اور کرتے بھی ہیں تو دھڑلے سے کسی کو بھی زکاۃ دے دیا کرتے ہیں جب کہ یہ چیز واضح ہے کہ جس کو زکوٰۃ دی جائے وہ صحیح العقیدہ مسلمان ہوں کافر، مشرک، مرتد (وہابی دیوبندی رافضی قادیانی) کو زکوۃ دینے سے ادا نہ ہوگی اور نہ خدا کے یہاں براءت حاصل ہوگی۔ صدقات، فطرہ، چندہ وغیرہ کا بھی یہی حکم ہے۔

مسئلہ ﴿1﴾: بہار شریعت ہے: ذمّی کافر کو نہ زکاۃ دے سکتے ہیں، نہ کوئی صدقۂ واجبہ جیسے نذر و کفّارہ و صدقۂ فطر اور حربی کو کسی قسم کا صدقہ دینا جائز نہیں نہ واجبہ نہ نفل، اگرچہ وہ دارالاسلام میں بادشاہِ اسلام سے امان لے کر آیا ہو۔ (931/5، م:43، ط:مكتبة المدينة)

فقیہ ملّت مفتی جلال الدین احمد امجدی علیہ رحمۃ اللہ الباری تحریر فرماتے ہیں: کفار کی تین قسمیں ہیں۔ ذمی، مستامن اور حربی۔ ذمی اس کافر کو کہتے ہیں جس کے جان و مال کی حفاظت کا بادشاہ اسلام نے جزیہ کے بدلے ذمہ لیا ہو، اور مستامن اس کافر کو کہتے ہیں جسے اسلام نے امان دی ہو، اور ہندوستان کے کافروں کے لئے نہ بادشاہ اسلام کا ذمہ ہے اور نہ امان۔ اس لئے وہ حربی ہیں جیسا کہ رئیس العلماء حضرت ملا جیون رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت عالمگیر شہنشاہ اورنگزیب علیہ الرحمہ کے زمانہ کے کافروں کے بارے میں لکھا: ان هم الا حربي وما يعقلها الا العالمون " اور جب زمانہ عالمگیر کے کفار حربی ہیں تو اِس زمانے کے کفار بدرجہ اولی حربی ہیں لہذا انہیں زکوۃ، صدقہ فطر، اور کسی قسم کا صدقہ واجبہ دینا جائز نہیں اور نہ صدقہ نافلہ۔ (فتاویٰ فیض الرسول، 463/1، ط: اکبر بک سیلرز لاہور)

مسئلہ﴿2﴾: چونکہ وہابی دیوبندی قادیانی وغیرہم اپنے کفری اقوال وعقائد کی بنیاد پر کافر ومرتد ہیں اور مرتد ہونا کفر کا بدترین درجہ ہے 'جب کفار اصلیہ کوزکوٰۃ دینا ناجائز وحرام' دی تو ادانہ ہوئی (مسئلہ﴿1﴾) تو دیوبندی وہابی کو زکوٰۃ دینا بدرجہ اولی حرام وگناہ۔ مجدد اعظم اعلیحضرت امام احمد رضا خاں قادری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: "کافر مشرک، وہابی، رافضی، قادیانی وغیرہ انکو زکوۃ دینا حرام ہے اور انکو دینے سے زکوۃ ادانہ ہوگی۔(فتاوی رضویہ، 4/491، ط: رضا اکیڈمی ممبئی).. صدرالشریعہ مفتی امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: "وہابیۂ زمانہ کہ توہینِ خدا تنقیص شان رسالت کرتے اور شائع کرتے جنکو اکابر علمائے حرمین طیبین نے بالاتفاق کافر مرتد فرمایا اگرچہ وہ اپنے آپ کو مسلمان کہیں انہیں زکوۃ دینا حرام اور سخت حرام ہے اور اگر دی تو ہرگز ادانہ ہوگی۔(بہار شریعت،6/939، مكتبة المدينة)

سوال: دیوبندیوں کے مساجد ومدارس میں چندہ دینا کیسا ہے، ایک سنی مولانا نے تقریر میں کہا کہ دے سکتے ہیں وہ خدا کا گھر ہے، رہنمائی فرمائیں.

الجواب: سب سے پہلے یہ جاننا چاہیے کہ وہ خدا کا گھر نہیں وہ ایک مکان ہے۔ اعلیحضرت قدس سرہ القوی سے سوال ہوا کہ: وہابیوں کی بنوائی ہوئی مسجد مسجد ہے یا نہیں؟ تو آپ نے جوابا ارشاد فرمایا کہ: کفار کی مسجد مثل گھر کے ہے۔(ملفوظات اعلیحضرت، 1/95،ط: مکتبہ قادریہ ادبی دنیا مٹیا محل دہلی۔ 1/125۔ط: رضوی کتاب گھر دہلی۔ 1/167۔ط:مكتبة المدينة کراچی۔ عرض:134-ط:اعلیٰ حضرت نیٹ ورک)فتاویٰ رضویہ میں: وہ مسجد کہ سنی نے خریدی اسے مرمت وغیرہ کراکے اگر اس خیال سے نماز کے لئے دیا کہ یہ پہلے سے مسجد ہے تو وہ خیال باطل تھا اور وہ مسجد بدستور ایک مکان ہے۔(6/ 429، ط: رضا اکیڈمی ممبئی۔ 16/ 405۔ط: رضا فاؤنڈیشن لاہور) صدرالشریعہ بدر الطریقہ مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں: وہ گمراہ فرقے جن کی گمراہی حد کفر تک پہنچ چکی ہو جیسے: قادیانی، دیوبندی، وہابی، روافض زمانہ ان کی

بنائی ہوئی مسجد، شرعًا مسجد نہیں۔(فتاویٰ امجدیہ، 256/1، ط: مکتبہ رضویہ کراچی)

لہذا جو مولانا نے ایسا کہا ہے وہ اس چیز سے جاہل ہے یا پکا صلح کلی۔ ایسے لوگوں کی تقریریں نہیں سننا چاہیے اور اُن کی صحبت سے بچنا چاہیے۔

رہے چندہ کی بات تو یہ بالکل واضح ہے کہ ناجائز و حرام اور گناہ کبیرہ دیا تو ادا نہ ہوگی۔ اور اُن کو مسلمان سمجھ کر دیا تو کفر، بحر العلوم مفتی عبد المنان اعظمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: وہابیوں اور دیوبندیوں کے کفر پر مطلع ہو کر ان کی مسجد و مدرسہ میں چندہ دینا ناجائز ہے، اگر اطلاع کے بعد انہیں مسلمان سمجھ کر دیا تو خود انہیں کے ساتھ گیا۔(فتاویٰ بحر العلوم، 226/2، ط: شبیر برادرز لاہور) واللہ اعلم۔

مسئلہ﴿3﴾: دینی کاموں کے لیے فرقہائے باطلہ (وہابی دیوبندی رافضی وغیرہم) سے چندہ لینا بھی جائز نہیں کیوں کہ ان سے چندہ لینا بہت بڑے فتنے کا باعث ہے حدیث پاک میں ہے۔ فَإِيَّاكُمْ وَإِيَّاهُمْ لَا يُضِلُّونَكُمْ وَلَا يَفْتِنُونَكُمْ یعنی تم ان سے دور رہو ان کو اپنے سے دور رکھو کہیں وہ تمہیں گمراہ نہ کر دیں اور فتنہ میں نہ ڈال دیں (الصحيح لمسلم، باب النهي عن الرواية عن الضعفاء الخ، رقم الحديث: 7، 1/ 12، ط: عيسى البابي الحلبي القاهرة مصر/ مسند أحمد بن حنبل، مسند أبي هريرة رضي الله عنه، 14/ 253، ط: مؤسسة الرسالة)

فتاویٰ فقیہ ملت میں ہے: جماعت اسلامی تبلیغی جماعت، دیوبندی وہابی قادیانی شیعہ وغیرہم و مرتدین گمراہ گمراہ گر ہیں لہذا ان سے چندہ لینا جائز نہیں (170/2، ط: شبیر برادرز لاہور)

فتاویٰ بحر العلوم میں ہے: دیوبندیوں وہابیوں سے چندہ مانگنا نہ چاہیے از خود دے تو مسجد میں لگانا نہ چاہیے، لیکن اگر چندہ لیکر لگا دیا ہو تو لگانے والا توبہ استغفار کریں، اور آئندہ اس سے احتراز کریں۔

(226/2، ط: شبیر برادرز لاہور)

مسئلہ﴿4﴾: جو مسجد یا مدارس سنیوں کے قبضے سے نکل کر معاذ اللہ دیوبندیوں کے قبضے میں چلی گئی ہو" اُس میں بھی زکوۃ، صدقات، چندہ وغیرہ دینا جائز نہیں، دیا تو ادا نہ ہوگی۔ جان بوجھ کر دینا کفر۔ بحر العلوم مفتی عبدالمنان اعظمی رحمۃ اللہ القوی تحریر فرماتے ہیں: وہابی اور دیوبندیوں کا اس پر قبضہ غاصبانہ ہے اور جو ان کے ہاتھ میں چندہ دے ان کے اس قبضہ غاصبانہ کی تائید وحمایت ہے۔

(فتاویٰ بحر العلوم، 206/2، ط: ط: شبیر برادرز لاہور)

تنبیہ: اب جبکہ زکوۃ، صدقات، چندہ وغیرہ کا حکم واضح ہوگیا کہ جس کو دی جائے وہ سنی صحیح العقیدہ مسلمان ہوں' لہذا سنی مسلمانوں کو چاہئے کہ ہر چندہ مانگنے والے کو زکوۃ وصدقہ کی رقم نہ دیں بلکہ جانچ پڑتال کر کے اپنے سنی بھائی یا سنی مدارس کو ہی دیں ورنہ انکی مدد کرنا شرعاً ناجائز و حرام وگناہ ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں شریعت مطہرہ پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

[8] دیوبندیوں سے خرید وفروخت کا حکم

مسئلہ ﴿1﴾: چونکہ وہابی دیوبندی مرتد ہیں اور مرتد کا حکم کافر اصلی سے سخت تر ہے لہذا ان کے یہاں خرید و فروخت و دیگر دنیاوی معاملات میں میل جول جائز نہیں۔ فتاوی رضویہ میں ہے: وہابیہ و غیر مقلدین و دیوبندی و مرزائی و غیرہم فرقے آج کل سب کفار مرتدین ہیں، ان سے میل جول حرام، اگرچہ اپنا باپ یا بھائی یا بیٹے ہوں۔(278/21، ط: رضا فاؤنڈیشن لاہور) اسی میں ہے: کافر اصلی (یعنی ہندو وغیرہ) غیر مرتد کی وہ نوکری جس میں کوئی امر ناجائز شرعی کرنا نہ پڑے جائز ہے اور کسی دنیوی معاملہ کی بات چیت اس سے کرنا اور اس کے لئے کچھ دیر اس کے پاس بیٹھنا بھی منع نہیں اتنی بات پر کافر بلکہ فاسق بھی نہیں کہا جاسکتا، ہاں مرتد کے ساتھ یہ سب باتیں مطلقاً منع ہیں۔(یعنی ناجائز)(592/23، ط: رضا فاؤنڈیشن لاہور)

فتاویٰ بحر العلوم میں ہے: کفار کی دو قسمیں ہیں۔ مرتد اور غیر مرتد... وہابی، دیوبندی قادیانی، چکڑالوی، تبلیغی وغیرہ عام طور پر مرتد ہیں، ان سے کسی قسم کا معاملہ شرعاً منع ہے۔"

(210/4، ط: شبیر برادرز لاہور)

مسئلہ ﴿2﴾: وہ دیوبندی جن کی گمراہی حد کفر نہیں یعنی محض گمراہ (جس کو عام دیوبندی کہا جاتا ہے) تو اُن کا بھی یہی حکم ہے کہ اُن سے خرید وفروخت ممنوع، حدیث شریف میں رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم فرماتے ہیں: فَإِيَّاكُمْ وَإِيَّاهُمْ لَا يُضِلُّونَكُمْ وَلَا يَفْتِنُونَكُمْ ان سے بچو انہیں دور رکھو تاکہ وہ تمہیں گمراہ نہ کردیں اور فتنہ میں نہ ڈال دیں۔(الصحيح لمسلم، باب النهي عن الرواية عن الضعفاء الخ، رقم الحديث: 7، 1/ 12، ط: عيسى البابي الحلبي القاهرة مصر/ مسند أحمد بن حنبل، مسند أبي هريرة رضي الله

عنه، 14/ 253، ط : مؤسسة الرسالة)

مسئلہ ﴿3﴾: ہاں اگر ضرورت وحالت مجبوری ہو تو بغیر تعلقات ومودت وموانست کے اسکی اجازت ہے، امام ربانی مجدالف ثانی شیخ احمد فاروقی سرہندی قدس سرہ النورانی فرماتے ہیں: ومہما امکن در ہیچ امرے بایشاں رجوع نباید واگر فرضا ضرورتے افتد در رنگ قضائے حاجت انسانی بکراہ واضطرار قضاء حاجت از ایشاں باید نمود" ترجمہ: یعنی جہاں تک ممکن ہو انکی طرف کسی معاملہ میں رجوع نہ کریں اور ضرورت ومجبوری کی حالت میں قضاء حاجت کی طرح بکراہت ان سے ضرورت پوری کی جائے۔(مکتوبات امام ربانی، د:1، ص:276، مکتوب:156، ط: ایم ایچ سعید کمپنی کراچی)

فتاوٰی عالمگیری میں ہے:

يُكْرَهُ لِلْمَشْهُورِ الْمُقْتَدَى بِهِ الِاخْتِلَاطُ إلَى رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الْبَاطِلِ وَالشَّرِّ إلَّا بِقَدْرِ الضَّرُورَةِ

اھ(الفتاوى الهندية، كتاب الكراهية، الْبَاب الرَّابِع عَشْر فِي أَهْل الذِّمَّة وَالْأَحْكَام الخ، 5/ 346، ط : المطبعة الكبرى الأميرية ببولاق مصر) ترجمہ: مشہور پیشوا کے لئے ایسے شخص سے میل جول رکھنا جو اہل باطل اور اہل شر میں سے ہو مکروہ ہے مگر ضرورت کی حد تک جائز ہے۔

(فتاوٰی رضویہ 24/321-م۔95-ط: رضا فاؤنڈیشن لاہور)

الحاصل: مسئلہ بالکل واضح ہے کہ دیوبندی وہابی سے خرید وفروخت شرعاً منع اور بضرورت جائز لیکن اگر اسے مسلمان سمجھ کر اُن کے ساتھ معالمت ومودت کرے، تو وہ شخص ایمان سے خارج ہو جاتا ہے، یوں ہی گمراہ دیوبندی کو مؤمن کامل سمجھنا گمراہی ہے جیسا کہ اس کی تفصیل فتاوٰی رضویہ کے حوالے سے کئی مقامات پر سابقہ مسائل میں گزری۔ لہٰذا مسلمانان اہل سنت کو چاہیے کہ وہابی دیوبندی وغیرہم کے یہاں خرید وفروخت ودیگر دنیاوی معاملت سے پرہیز کریں۔

[9] دیوبندیوں کے پاس تعلیم حاصل کرنا حرام ہے

عہد حاضر میں یہ بھی ایک صلح کلیہ بیماری ہے کہ جب وہابی دیوبندی تبلیغی رافضی وغیرہم ضروریات دین کے منکر ہیں اور اس سے وہ کافر و مرتد ہوئے، باوجود یہ کہ بعض پڑھے لکھے (سنّی حضرات) حقائق کو جاننے والے جان بوجھ کر اُن کے مسجد مدارس میں اپنے بچوں کو پڑھنے کے لئے بھیجتے ہیں، داخلہ کرا دیتے ہیں، اگر مسلمان جانتے ہوئے یا اُن کے کفر میں شک کرتے ہوئے ایسا کرتا ہے تو وہ خود کافر ہے۔

﴿مسئلہ﴾ امام اہل سنت قدس سرہ فرماتے ہیں: جو شخص پڑھا لکھا ہو کر مدرسہ دیوبند کی تعریف کرے اور دیوبندیوں کی نسبت کہے کہ میں ان کو برا نہیں کہتا۔ اس قدر اس کے مسلمان نہ ہونے کو بس ہے، علمائے کرام حرمین طیبین نے بالاتفاق تحریر فرمایا ہے، کہ یہ لوگ کفار مرتد ہیں۔ (فتاویٰ رضویہ، 110/6)

ایک جگہ سوال ہوا کہ وہابیوں کے پاس اپنے لڑکوں کو پڑھانا کیسا ہے اور جو ان کے پاس اپنے لڑکے کو پڑھنے کے لئے بھیجے اس کے واسطے کیا حکم ہے؟ تو آپ نے ارشاد فرمایا: "حرام حرام حرام اور جو ایسا کرے بد خواہ اطفال و مبتلائے آثام" اھ (ایضًا، 207/9)

شارح بُخاری مفتی شریف الحق امجدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: دیوبندی شان الوہیت و رسالت میں گستاخی کرنے کی وجہ سے کافر و مرتد ہیں۔ اس لیے ان کے پاس بچوں کو پڑھنے کے لئے بھیجنا بلاشبہ حرام و گناہ ہے اور بچوں کے گمراہ ہونے کا اندیشہ۔ (فتاویٰ شارح بُخاری، 125/3، ط: دائرۃ البرکات گھوسی)

لہٰذا دینی تعلیم صرف ایسے لوگوں سے حاصل کی جائے جو صحیح عقائد رکھتے ہوں ورنہ از روئے شرع ناجائز و حرام ہے۔

[10] دیوبندی مولویوں سے مسئلہ یا فتویٰ پوچھنے کا حکم

ذرا غور فرمائیں! امامِ اہل سنت امام احمد رضا خان قادری قدس سرہٗ نے جب دیوبندیوں کے ان چاروں بڑے پیشواؤں (مولوی اشرف علی تھانوی مولوی خلیل احمد امبیٹھوی مولوی قاسم نانوتوی مولوی رشید احمد گنگوہی اور ساتھ ہی مرزا غلام احمد قادیانی) پر ان کے عقائد کفریہ التزامیہ کے سبب کفر کا فتویٰ دیا اور اس فتوی کو علماء حرمین و طیبین کے سامنے پیش کیا، تو دونوں مقدس شہروں کے بڑے بڑے علمائے کرام و فقہائے عظام نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کے اس فتوی کی تائید و تصدیق کرتے ہوئے فرمایا: "من شک فی کفرہ وعذابہ فقد کفر" کہ جو شخص دیوبندیوں قادیانیوں کے کفریہ عقیدہ پر مطلع ہونے کے باوجود انہیں کافر نہ مانے یا ان کے کافر ہونے میں شک کرے وہ خود کافر ہے۔اب بتائیے کہ کیا ان لوگوں سے (جو ان کی تعلیمات کو فروغ دیتے ہیں) مسئلہ پوچھا جا سکتا ہے ؟؟ ہرگز نہیں بلکہ حرام شدید حرام اور مسلمان سمجھ کر پوچھا تو خود کافر ہے۔

(فتاوی الحرمین برجف ندوۃ المین، ص:7، ط:مکتبۃ الحقیقۃ استانبول، ترکی)

مسئلہ ﴿1﴾: فتاویٰ رضویہ میں ہے: دیوبندیہ خود مرتدین ہیں ان کو مسائل اسلامی میں دخل دینے کا کیا حق۔علمائے حرمین شریفین نے ان کے پیشواؤں کو نام بنام لکھا ہے کہ "من شك في كفره وعذابه فقد كفر" جو ان کے عقائد پر مطلع ہو کر ان کے کفر میں شک کرے خود کافر۔(22/416+417-ط:رضا فاؤنڈیشن لاہور) فتاویٰ امجدیہ میں ہے: ان سے مسائل پوچھنا اشد حرام۔(3/251، ط:مکتبہ رضویہ کراچی)

شارح بُخاری مفتی شریف الحق امجدی رحمۃ اللہ القوی تحریر فرماتے ہیں: ان سب جماعتوں کا مذہب

الگ، ہم اہل سنت کا مذہب الگ۔ ان سے آپ مسئلہ پوچھیں گے تو اپنے مذہب کے مطابق بتائیں گے جو اہل سنت کے خلاف بھی ہو سکتا ہے۔ اس لیے ان سے مسئلہ پوچھنا جائز نہیں۔

(فتاوی شارح بخاری، 3/20-21، ط: دائرۃ البرکات گھوسی)

مسئلہ ﴿2﴾: دیوبندیوں مولویوں سے فتویٰ لینا حرام:- امامِ اہل سنت قدس سرہ تحریر فرماتے ہیں:

حسام الحرمین شریف میں تمام علمائے حرمین شریفین نے جن جن وہابیوں کو نام بنام کافر و مرتد لکھا ہے اور فرمایا ہے جو ان کے کفر میں شک کرے وُہ بھی کافر، آیا تم لوگ بھی انھیں کافر و مرتد کہتے ہو، دیکھو ہرگز نہ کہیں گے، تو صاف معلوم ہوا کہ یہ بھی متہم ہیں تو ان سے فتوی لینا کس طرح حلال ہوا؟ (فتاویٰ رضویہ 3/590-ط: رضا فاؤنڈیشن لاہور) ایک جگہ اور فرماتے ہیں: دیوبندی عقیدے والے خود کافر مرتد ہیں پھر ان کو عالم جاننا اور ان سے فتوٰی پوچھنا کیونکر حلال ہو سکتا ہے؟

(ایضًا، 14/308، م:54، ط: رضا فاؤنڈیشن لاہور)

سوال: دیوبندی مولویوں سے فتویٰ پوچھنا کیسا؟ ایک شخص نے کہا کہ "دارالعلوم دیوبند سے فتویٰ منگوا لو" یہ کہنا کیسا؟؟ بینوا توجروا...

الجواب: صورت مسئولہ میں اشد حرام و اندیشہ کفر۔ اگر شخص مذکور ان وہابیہ عقائد کفریہ پر مطلع ہوتے ہوئے ایسا کہا تو وہ گمراہیت کی دلدل میں جا گرا۔ نیز اُن کو مسلمان جانتے ہوئے کہا ہے تو کفر کیا بلکہ وہ خود انھیں کی طرح کافر و مرتد ہوا اور ایسی صورت میں اس شخص سے میل جول حرام' اُن کو سلام و کلام گناہ، اُن کے پیچھے نماز باطل' حتٰی کہ جب تک وہ توبہ نہ کرے اسی طرح اُن کا بائکاٹ لازم ہے (مسئلہ ﴿1﴾ اور ﴿2﴾)۔ واللہ تعالیٰ اعلم

[11] دیوبندی مولویوں کی وعظ وتقریر سننے یا کتابیں پڑھنے کا حکم

یہ چیز ذہن میں بیٹھالی جائے کہ بدمذہب گمراہوں کی وعظ وتقریر سننا یااُن کی کتابیں پڑھنا حرام اشد گناہ ہے کہ وہ لوگ قرآن وحدیث کا غلط مفہوم بیان کرتے ہیں جس سے ایمان برباد ہونے کا اندیشہ ہیں اور چونکہ وہابی دیوبندی تبلیغی وغیرہم مرتدین جماعتیں ہیں اور مرتدین کا حکم گمراہوں سے سخت ترہے لہذا ان کی تقاریر سننا یا کتابیں پڑھنا بدرجہ اولیٰ حرام اور گناہ۔

مسئلہ﴿1﴾: مجددِ اعظم اعلی حضرت امام احمد رضا خاں قادری قدس سرہ لکھتے ہیں: واعظ کے لئے پہلی شرط یہ ہے کہ مسلمان ہو(یعنی وہابی دیوبندی تبلیغی نہ ہو)۔ دیوبندی عقیدے والے مسلمان ہی نہیں ان کا وعظ سننا حرام اور دانستہ انہیں واعظ بنانا کفر، علمائے حرمین شریفین نے فرمایا ہے کہ: "من شك فی كفره وعذابه فقد كفر" دوسری شرط سنی ہونا غیر سنی کو واعظ بنانا حرام ہے اگرچہ بالفرض وہ بات ٹھیک ہی کہے-حدیث میں ہے "من وقر صاحب بدعة فقد اعان علیٰ هدم الاسلام"۔

(فتاوی رضویہ، 71/29، ط: رضافاؤنڈیشن لاہور)

مسئلہ﴿2﴾: دیوبندی مولویوں کی کتابیں پڑھنا حرام:-اعلیٰ حضرت امام اہلسنت امام احمد رضا خاں قادری قدس سرہ تحریر فرماتے ہیں: اشرفعلی اور تمام دیوبندی عقیدے والوں کی کتابیں کتب منطق بلکہ ہنود کی پوتھیوں سے بدتر ہیں کہ انہیں دیکھ کر مسلمان کے بگڑنے کی اتنی توقع نہیں جو ان کتابوں سے ہے ان کا دیکھنا بیشک حرام ہے۔(فتاویٰ رضویہ، 4/599، ط: رضا فاؤنڈیشن لاہور) ایک جگہ اور تحریر فرماتے ہیں: وہ کتاب مذہبِ اہلسنّت کے خلاف ہے بلکہ اس میں خود اسلام کی بھی مخالفت ہے اس کا دیکھنا پڑھنا

سُننا حرام ہے ہاں جو عالم اس کا مطالعہ کرے اس کی تردید کے لئے یا اس میں جو کفر بیان ہوا اس کے انکشاف کے لئے ہو تو اس کے لئے پڑھنا دیکھنا حرام نہیں۔

(ایضًا، 359/14، م:98، ط: رضا فاؤنڈیشن لاہور)

سوال: زید کہتا ہے وہابیوں کی تقریر سننے میں کوئی حرج نہیں، اچھی باتیں سن لو، وہ قرآن و حدیث ہی تو بیان کرتے ہیں، یہ کہنا کیسا؟؟ بینوا توجروا۔

الجواب: زید کی باتوں سے لگتا ہے کہ وہ جاہل ہے یا پھر صلح کلی۔ کیوں کہ جب مرتد فرقے (وہابی دیوبندی و تبلیغی وغیرہم) کی آذان، آذان نہیں (فتاوی رضویہ ج: 422/5، م:379۔ ط: رضا فاؤنڈیشن لاہور) تو اُن کی وعظ سننا کس طرح جائز ہو سکتا ہے؟؟ اگرچہ ان کی تقاریر آیات قرآنیہ پر مشتمل ہوں خواہ احادیث مبارکہ پر لیکن اچھی باتیں چننے کا زعم رکھ کر بھی سننا جائز نہیں بلکہ حرام اور اُن کے کفر سے مطلع ہو کر انہیں واعظ بنانا کفر ہے۔ اس صورت میں تجدید ایمان و نکاح لازم (مسئلہ 1)۔ واللہ تعالیٰ اعلم

سوال: آج کل سوشل میڈیا میں بعض اردو پڑھنے والے عوام وہابیوں کی کتابیں رد کے لئے پڑھتے ہیں، کیا یہ صحیح ہے؟؟ بینوا توجروا۔

الجواب: بالکل غلط ہے بلکہ گمراہیت، ضلالت و اندیشہ کفر ہے۔ فتاویٰ شارح بخاری میں ہے: گمراہ ہو سکتے ہیں اس لیے ان کی کتابیں ہرگز ہرگز نہ پڑھی جائیں (29/3، ط: دائرۃ البرکات گھوسی) ہاں! اس کے لئے عالم کا ہونا شرط ہے اور اس میدان میں مہارت بھی حاصل ہو۔ تب رد کی نیت سے پڑھنا درست ورنہ ناجائز و حرام (مسئلہ 2)۔ واللہ تعالیٰ اعلم

[12] دیوبندی اور سنی مساجد

یہ یاد رہے کہ ہر دیوبندی گمراہ و بددین ہے خواہ جاہل ہو یا مولوی' اہلسنت وجماعت سے خارج ضرور ہے، اُن کو مسجد میں آنے دینا' خطرے سے خالی نہیں بلکہ ہر سنی پر واجب ہے کہ اُن کو مسجد میں ہرگز ہرگز نہ آنے دیں کہ وہ ناپاک ہے اور اگر کوئی جان بوجھ کر یعنی یہ جانتے ہوئے کہ وہابیوں دیوبندیوں نے نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ کی توہین کی ہے معاذ اللہ اس کے باوجود انہیں مسجد میں بلا کر ساتھ میں یا ان کے پیچھے نماز پڑھتا ہے تو وہ بھی انہیں کی طرح ہو گیا یعنی مرتد ہوا۔

﴿مسئلہ﴾ سیدنا اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں قادری قدس سرہ فرماتے ہیں: بدمذہب گمراہ لوگ کہ ہر نجس سے بدتر نجس ہیں۔ حدیث میں رسول للہ صلی للہ تعالی علیہ وسلم فرماتے ہیں: أَهْلُ الْبِدَعِ شَرُّ الْخَلْقِ وَالْخَلِيقَةِ (یعنی بدمذہب تمام مخلوق سے برے تمام جہان سے بدتر ہیں۔) دوسری حدیث میں ہے: أَصْحَابُ الْبِدَعِ كِلَابُ النَّارِ (یعنی بدمذہب لوگ جہنمیوں کے کتے ہیں۔) تو ایسے لوگوں کو خصوصاً بحال فتنہ وفساد وہابیہ کی عادت قدیم ہے باوصف قدرت مساجد میں کیونکر آنے دیا جاسکتا ہے۔

(فتاوی رضویہ، 6/499-500، م: 629، ط: رضا فاؤنڈیشن لاہور)

ایک جگہ اور فرماتے ہیں: ان کی نماز نماز ہی نہیں، تو مسجد میں انہیں آنے کا حق نہیں اور ان کے آنے سے فتنہ ہوتا ہے اور فتنہ کا بند کرنا فرض ہے اور وہ قصداً مسلمانوں کو ایذا دیتے ہیں کم از کم اپنی آمین بالجہر کی آوازوں سے جو قصداً اعتدال سے بھی زائد نکالتے ہیں اور موذی کو مسجد سے روکے جانے کا حکم ہے۔

(أیضا، 6/630، ط: رضا فاؤنڈیشن لاہور)

در مختار اور ردالمحتار کے حوالے سے ایک جگہ فرماتے ہیں: جو شخص مسجد میں آکر اپنی زبان سے لوگوں کو ایذا دیتا ہو، اس کو مسجد سے نکالنا بلکہ ہر موذی کو مسجد سے نکالنا بشرط استطاعت واجب ہے اگرچہ وہ صرف اپنی زبان سے ایذا دیتا ہو خصوصًا وہ جس کی ایذا مسلمانوں میں بدمذہبی پھیلانا یعنی لوگوں کو گمراہ کرنا ہو۔(أیضا، 14/591-596، ط: رضا فاؤنڈیشن لاہور)

اسی طرح ایک سوال کے جواب میں فرماتے ہیں: جو شخص موذی ہو کہ نمازیوں کو تکلیف دیتا ہے برا بھلا کہتا ہے شریر ہے اُس سے اندیشہ رہتا ہے ایسے شخص کو مسجد میں آنے سے منع کرنا جائز ہے، اور اگر بدمذہب گمراہ مثلاً وہابی یا رافضی یا غیر مقلد یا نیچری یا تفضیلی وغیرہا ہے اور مسجد میں آکر نمازیوں کو بہکاتا ہے اپنے مذہب ناپاک کی طرف بلاتا ہے تو اسے منع کرنا اور مسجد میں نہ آنے دینا ضرور واجب ہے۔(أیضا، 8/72، م: 1117، ط: رضا فاؤنڈیشن لاہور)

سیدنا مفتی اعظم امام مصطفیٰ رضا خان نوری قدس سرہٗ تحریر فرماتے ہیں: وہابیوں کو مسلمانوں کی مسجد میں آنے کا کوئی حق نہیں۔ انہیں روکا جائے۔ اگر وہ نہ رکیں یا ممانعت پر فتنہ فساد کرنے پر اتر آئیں تو حکومت سے انہیں رکوایا جائے (فتاویٰ مفتی اعظم 3/153- ط: امام احمد رضا اکیڈمی بریلی شریف)

سوال: ہمارے گاؤں میں سنی اور دیوبندی دونوں رہتے ہیں، گزشتہ دو تین سالوں سے کچھ عام دیوبندی ہماری مسجد میں آتے ہیں، اس پر زید نے اعتراض کیا تو کیا یہ اعتراض کرنا صحیح ہے؟؟ بینوا توجروا

الجواب: بالکل صحیح اور حق ہے۔ عام دیوبندی ہو یا خاص، جاہل دیوبندی ہو یا پڑھا لکھا، وہ سب کے سب فتنے باز ہے اور مکر و فریب میں یکساں ہیں۔ ان کو مسجد میں آنے سے روکنا نہایت ضروری ہے۔

ہم نے خود مشاہدہ بھی کیا ہے کہ سنی مساجد کو اپنے قبضے میں کرنے کے لئے ایسے ہی سنیوں کے صفوں میں کھڑے ہو جاتے ہیں، نماز پڑھ لیتے ہیں اور دیکھتے ہی دیکھتے وہ مسجد سنیوں کے ہاتھ سے نکل جاتا

ہے۔ لہذا اس صورت میں زید کیا ہر سنی پر لازم ہے کہ وہ اپنی مسجد میں اعلان کر دے اور یہ لکھ دے کہ "اس مسجد میں وہابی دیوبندی اور دیگر فرقہائے باطلہ کا آنا منع ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

حرف آخر

خلاصہ فتاوائے مبارکہ حسام الحرمین شریف

از: شیر بیشہ اہل سنت علامہ مفتی محمد حشمت علی خان قادری رحمۃ اللہ علیہ

(1) علمائے حرمین نے قادیانیوں، دیوبندیوں پر کیا احکام لگائے:

ان اقوال کے قائلین بدعت کفریہ والے، اشقیا، سب کے سب مرتد ہیں باجماع امت اسلام سے خارج ہیں۔ بے دینی و بدمذہبی کے خبیث سردار ہر خبیث اور مفسد اور ہٹ دھرم سے بدتر فاجر... سب کافروں سے کمینہ تر کافروں میں ہیں۔ ملحد، کذاب، بددین، زیاں کار، گمراہ، ستمگار، خارجی، دوزخ کے کتے، شیطان کے گروہ کافروں کے یہاں کے منادی ہیں... دین محمد صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کو باطل کرنا چاہتے ہیں، جاہلوں کو دھوکہ دیتے ہیں، کافروں کے رازدار ہیں، دین کے دشمن ہیں۔ ان باتوں سے ان کا مطلب یہ ہے کہ مسلمانوں میں پھوٹ ڈالیں۔ ان کے کفر میں کوئی شبہ نہیں، نہ شک کی مجال ان میں کوئی دین متین کو پھینکتا ہے۔ کوئی ضروریات دین کا انکار کرتا ہے۔ اسلام میں ان کا نام نشان کچھ نہ رہا مفتری، ظالم ہیں، وہابی ہیں، ان سے بڑھ کر ظالم کون، اللہ کی راہ سے بہکے ہوئے ہیں۔ اپنی خواہش کو خدا بنالیا... ان کی کہاوت کتے کی طرح ہے کہ تو اس پر حملہ کرے تو زبان نکال کر ہانپے اور چھوڑ دے تو زبان نکالے... حد سے گزرے ہوئے ہیں، توبہ سے محروم ہیں، اسلام کے نام کو پردہ بنائے ہیں۔

مسلمانوں کے تمام علماء کے نزدیک دین سے نکل گئے جیسے بال آٹے سے ... جب تک اپنی بدمذہبی نہ چھوڑیں، ان کا نہ روزہ قبول، نہ نماز، نہ زکوۃ، نہ حج، نہ کوئی فرض، نہ نفل۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان سے بیزار ہیں، یہ اپنی سرکشی میں اندھے ہورہے ہیں۔ اہل بطلان، اہل فساد، کافروں سے بھی بدتر، سخت رسوائی کے مستحق، بطلان والے شیطان عقلاء میں رسوا، ان کا مرتد ہونا پہر دن چڑھے کے آفتاب سا روشن ہے۔ وہ، وہ ہیں جن پر اللہ تعالیٰ نے لعنت کی، انہیں بہرا کردیا، ان کی آنکھیں اندھی کردیں، ان کو دنیا میں رسوائی اور آخرت میں بڑا عذاب ہے۔ انہیں اللہ نے گمراہ کیا، ان کے کانوں اور دلوں پر مہر لگادی، ان کی آنکھوں پر پردہ ڈال دیا۔ سو (۱۰۰) کافروں سے دین میں ان کا نقصان زیادہ سخت ہے کہ عالموں، فقیروں، نیکوں کی شکل بنتے ہیں اور دل ان خباثتوں سے بھرا ہوا۔ عوام مسلمانوں پر ان سے سخت خطرے کا خوف ہے۔ قیامت تک ان پر وبال ہے۔ بدمذہب، گھنونی گندگیوں میں لتھڑے، کفری نجاستوں میں بھرے، زندیق، بیدین دہریے ہیں، الوہیت و رسالت کی شان گھٹاتے ہیں۔ ان پر وبال اور ذلت لازم ہو چکی ہے۔ وہ زمین میں فساد پھیلانے والے ہیں، اوندھے جاتے ہیں۔ انہوں نے شان الٰہی کو ہلکا جانا، حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی رسالت کو خفیف ٹھہرایا، شامت پھیلانے والے، زہر دیے ہوئے ہیں۔ انہوں نے خود اللہ و رسول (جل جلالہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) پر زیادتی کی ... چاہتے ہیں کہ اللہ کا نور اپنے منہ سے بجھا دیں اور اللہ نہ مانے گا مگر اپنے نور کا پورا کرنا، پڑے برا مانیں کافر۔

شیطان نے ان کی نظروں میں ان کے کام اچھے کر دکھائے تو انہیں راہ حق سے روک دیا کہ ہدایت نہیں پاتے، وہ اس آیت کریمہ کے سزاوار ہیں کہ اے نبی! ان سے فرما دو کیا اللہ اور اس کی آیتوں اور اس کے رسول کے ساتھ ٹھٹھا کرتے تھے۔ بہانے نہ بناؤ۔ تم کافر ہو چکے اپنے ایمان کے بعد شیطان نے

اپنی خواہشوں کو ان کے سامنے آراستہ کیا، ان میں اپنی مراد کو پہنچ گیا، طرح طرح کے کفران کے لئے گڑھے تو ان میں اندھے ہو رہے ہیں یہاں تک کہ خود رب کریم کی بارگاہ میں حملہ کر بیٹھے اور نہایت گندی راہ چلے اور ان پر جرأت کی جو سب رسولوں کے خاتم ہیں۔ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم۔ جو ان اقوال کا معتقد ہو کافر ہے، گمراہ ہے۔ دوسروں کو گمراہ کرتا ہے۔

(2) علمائے حرمین نے ان بے دینوں کے لئے جو دعائیں فرمائیں:

الٰہی! ان پر اپنا سخت عذاب اتار، اور انہیں اور جو ان کی باتوں کی تصدیق کرے سب کو ایسا کر دے کہ کچھ بھاگے ہوئے ہوں کچھ مردود الٰہی! ان سے شہروں کو خالی کرا انہیں تمام خلق میں نکٹا کرا انہیں عاد و ثمود کی طرح ہلاک کر.... ان کے گھر کھنڈر کر دے۔ خدا ان پر لعنت کرے، ان کو رسوا کرے۔ ان کا ٹھکانہ جہنم کرے ان پر ایسے کو مسلط کرے جو ان کی شوکت کی بنیاد کو کھود کر پھینک دے اور ان کی جڑ کاٹ دے تو وہ یوں صبح کریں کہ ان کے مکانوں کے سوا کچھ نظر نہ آئے۔ اللہ ان کی ناک خاک میں رگڑے انہیں ہلاکی ہو... خدا ان کے اعمال برباد کرے ان پر اور ان کے مددگاروں پر اللہ کی لعنت اللہ انہیں قتل کرے کہاں اوندھے جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو اس پر جس نے رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کو ایذا دی..... اور اللہ تعالیٰ کی لعنت اس پر جس نے کسی نبی کو ایذا دی۔

(3) علمائے حرمین نے مسلمانوں کو ان مرتدوں کے ساتھ کیسے برتاؤ کا حکم دیا:

بیشک "بزازیہ اور درغرر اور فتاوی خیریہ اور مجمع الانہر اور در مختار وغیرہا معتمد کتابوں میں ایسے کافروں کے حق میں فرمایا کہ: جو شخص ان کے کفریات پر مطلع ہونے کے بعد ان کے کافر و مستحق عذاب ہونے میں شک کرے۔ خود کافر ہے۔ شفا شریف میں فرمایا: ہم اسے کافر کہتے ہیں جو ایسے کو کافر نہ کہے. یا ان کے بارے میں توقف لائے یا شک لائے ان لوگوں کے پیچھے نماز پڑھنے ان کے جنازے کی نماز

پڑھنے۔ ان کے ساتھ شادی بیاہ کرنے.... ان کے ہاتھ کا ذبح کیا ہوا کھانے.... ان کے پاس بیٹھنے ان سے بات چیت کرنے... اور تمام معاملات میں ان کا حکم بعینہ وہی ہے، جو مرتد کا ہے۔ یعنی یہ تمام باتیں سخت حرام اشد گناہ ہیں جیسا کہ ہدایہ غرر ملتقی در مختار مجمع الانھر برجندی فتاوی ظہیریہ اور طریقۂ محمدیہ حدیقہ ندیہ... فتاوی عالمگیری، وغیرہا میں تصریح ہے۔ ہاں ہاں احتیاط احتیاط! کہ بیشک کافر کی توقیر نہ کی جائے گی اور بیشک گمراہی سے بچنا سب سے زیادہ اہم ہے۔ ہر مسلمان پر واجب ہے کہ... لوگوں کو ان سے ڈرائے اور نفرت دلائے۔ ان کے فاسد راستوں، باطل عقیدوں کی برائی بیان کرے.... ہر مجلس میں ان کی تحقیر و توہین واجب..... ان کے عیب سب پر ظاہر کرنا درست ہے۔ اللہ رحم فرمائے اس مرد پر جو کافروں اور گمراہوں سے دور ہو اور ان کے پھندوں میں پڑنے سے اللہ کی پناہ چاہے۔ وہ لوگ تمام علماء کے نزدیک سزاوار تذلیل ہیں۔ کافروں سے ان کا نقصان زیادہ سخت ہے۔ اس لئے کہ کھلے کافروں سے عوام بچتے ہیں۔ اور یہ تو عالموں کی شکل میں ظاہر ہوتے ہیں تو عوام ان کا ظاہر ہی دیکھتے ہیں جس کو انہوں نے خوب بنایا ہے.... اور ان کا باطن جو ان خباثتوں سے بھرا ہے وہ اسے نہیں جانتے تو دھوکا کھاتے اور جو کفران سے سنتے ہیں اسے قبول کر لیتے ہیں۔ عوام مسلمانوں پر ان سے سخت خطرہ کا خوف ہے۔ خصوصًا ان شہروں میں جہاں حاکم مسلمان نہیں۔

ہر مسلمان پر ان سے دور رہنا فرض ہے جیسے آگ میں گرنے اور خونخوار درندوں سے دور رہتا ہے۔ اور جس سے ہو سکے کہ ان کو ذلیل کرے ان کے فساد کی جڑ اکھیڑے اس پر فرض ہے کہ اپنی حد قدرت تک اسے بجالائے جو ان کی ناپاکیوں کے سبب انہیں چھوڑے اس پر اللہ کی رحمت و برکت، ہر عقل والے پر واجب ہے کہ ان کی تعظیم نہ کرے۔ مشہور علماء جن کی زبان کو اللہ نے وسعت دی ہے۔ ان پر فرض ہے کہ ان لوگوں کی بدمذہبیاں مٹانے میں کوشش کریں کہ شہر اور ذہن ان کی تکلیفوں سے

راحت پائیں۔ اور فرض ہے ہر مسلمان پر جو اللہ تعالیٰ اور اس کے عذاب سے ڈرے اور اس کی رحمت و ثواب کا امیدوار ہو کہ ان لوگوں سے پرہیز کرے اور ان سے ایسا بھاگے جیسا شیر اور جذامی سے بھاگتا ہے کہ اس کے پاس پھٹکنا سرایت کر جانے والا مرض ہے۔ اور چلتی ہوئی بلا اور نحوست ہے۔ واجب ہے کہ منبروں پر... اور رسالوں اور مجلسوں اور محفلوں میں مسلمانوں کو ان سے ڈرایا جائے ان سے نفرت دلائی جائے تاکہ ان کے شر کا مادہ جل جائے اور ان کے کفر کی جڑ کٹ جائے کہیں ان کی گمراہی کی روح اسلامی دنیا کی طرف سرایت نہ کرے۔ اللہ عزوجل سے دعا ہے کہ تمام مسلمانوں کو ان کافروں، گمراہ گروں کی سرایت عقائد سے بچائے آمین۔

(الصوارم الهندية علي مكر شياطين الديوبندية، ص:25-26-27-28-29، ط: رضا اکیڈمی ممبئی)

ضروری سوالات علماء و مشائخ کے نام

امام اہل سنت امام احمد رضا خان قادری قدس سرہٗ کا انصاف پسند علماء و مشائخ سے درج ذیل سوالات:

(1) مذہب اہل سنت یقیناً قطعاً حق ہے اور اس کے خلاف سب مذاہب بالیقین باطل و ضلال و موجب نکال و عذاب شدید و غضب ذی الجلال ہیں یا اس کی حقیقت صرف غالباً ہے (ب) جو ایسا کہے اور عقائد میں بھی حقیقت حال پر جزم نہ کرے۔ وہ سنی صحیح العقیدہ ہے یا بدمذہب؟

(2) حدیث افتراق الامة على ثلث وسبعين فرقة كلها في النار الا واحدة على كثرة طرقه قبول الائمة له وسائر احاديث كثيرة کہ تمام بدمذہبوں کے ناری جہنمی ہونے پر ناطق ہیں حق و مقبول ہیں اور اہل سنت ہی ناجی اور ان کے سوا سب فرقے ناری یا معاذ اللہ یا یہ سب حدیثیں باطل و

مردود ہیں اور سنی کو یہ سمجھنا نہ چاہئے کہ دوسرے مذہب والے سب دوزخی ہیں؟

(3) جو شخص ابو بکر و عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے لعنت کرنے والوں یا علی مرتضی و حسن و حسین شہداء کربلا کرم اللہ تعالیٰ وجہم کے کافر کہنے والوں کو گمراہ تو گمراہ فاسق کہنا بھی اندھیر بتائے، وہ گمراہ بدین مستحق جہنم و غضب رب العلمین ہے یا نہیں؟

(4) تمام بدمذہب فسق عقیدہ میں مبتلا ہیں یا نہیں (ب) فسق عقیدہ فسق عمل سے اشد و اخبث ہے یا فسق عقیدہ کوئی چیز نہیں؟ صرف فسق عمل سے بچ کر آدمی متقی و اتقی کا مصداق ہو جاتا ہے، اگر چہ کیسا ہی خبیث العقائد ہو؟

(5) سنی پر فرض ہے یا نہیں کہ باقی سب فرقوں کو اپنے مذہب والوں سے برا سمجھے۔ (ب) اگر ہے، تو جو اسے منشاء اعتراض جانے، بدمذہب ہے یا نہیں؟

(6) بدمذہب کی نسبت شرع مطہر میں تعظیم کا حکم ہے یا اہانت کا (ب) بر تقدیر ثانی ندوہ کو یہ حکم قبول ہے یا نہیں؟

(7) جو ائمہ دین و فقہائے مرشدین کلمہ گو تبرائیوں کو بوجہ تبرا کافر کہتے ہیں۔ کیا وہ اپنے اس قول میں خدا و رسول کی اہانت کرتے ہیں۔ (ب) جو ایسا سمجھتے ہیں، اس نے ائمہ دین کو گالی دی ان کی توہین کی یا نہیں؟

(8) جو خارجیوں کو بوجہ تکفیر امیر المؤمنین مولی المسلمین علی مرتضی کرم اللہ تعالی وجہ اللہ کافر کہے، کیا اس نے خدا اور سول کی اہانت کی۔ (ب) اگر نہ کی تو جو ایسا کہے، مفتری کذاب ہے یا نہیں اور شرعا اس پر کیا حکم؟

(9) صحابہ کرام یا اہل بیت عظام یا ائمہ فخام کی اہانت اللہ و رسول جل جلالہ ﷺ کی اہانت ہے یا نہیں۔ (ب) کیا بدمذہب کلمہ گو اللہ و رسول کو ان سے زیادہ پیارے ہیں کہ ان کی اہانت اس حکم سے محروم و

ساقط رہے؟

(10) بدمذہبوں کی صحبت صحبت بد ہے یا نہیں؟ قرآن مجید احادیث صحیحہ معتبر میں بری صحبت سے بری رہنے کا حکم ہے یا نہیں؟؟ (ب) جو لوگ اپنی بیٹی کو بد وضع لوگوں کے پاس اٹھنے بیٹھنے سے حد درجہ روکیں اور عزیز اور پیارے سنی بھائیوں، جگر کے ٹکروں کو عام بدمذہبوں سے خلط ملط، میل جول، اتحاد و اتفاق شیر و شکر رہنے، ایک ہو جانے کی طرف بلائیں۔ وہ اہل سنت کے بدخواہ اور ان کی مذہبی عافیت کے دشمن ہیں یا نہیں؟

(11) احادیث و آثار میں اس حکم کی یہ علت ارشاد ہوئی ہے یا نہیں کہ ان کے پاس بیٹھنے سے معاذاللہ مرض بدمذہبی سرایت کرنے، صراط مستقیم سے پھرنے یا متزلزل ہو جانے کا اندیشہ ہے (ب) اگر ارشاد ہوئے۔ تو یہ علت صحابہ و تابعین کے لئے تھی۔ آج کل کے لوگ ان سے زیادہ حق پر ثابت قدم ہیں یا ان کے لئے ایک حصہ اجتناب کا حکم تھا؟؟

(12) جس کے مذہب پر اللہ تعالیٰ کے نام پاک اور حضور پر نور ﷺ کی اہانت لازم ہو۔ شرع مطہر اس سے دور بھاگنے کا حکم فرماتی ہے یا شیر و شکر ہونے کا (ب) جو اس سے ایک رہنے کا حکم دے، وہ خدا و رسول جل جلالہ ﷺ کی اہانت کو ہلکا جاننے والا ہے یا نہیں؟ (ج) اس کا ہلکا جاننے والا کیسا ہے؟

(13) مذہب اسلام صلح کل ہے یا حب فی اللہ و بغض فی اللہ دونوں اس کے رکن عظیم ہیں؟ (ب) کیا متواتر حدیثوں سے ثابت نہیں کہ آدمی جس سے محبت رکھے گا، اس کے ساتھ ہو گا۔ (ج) کیا ندوہ پسند کرتا ہے کہ نواصب، خوارج، روافض کے ساتھ حشر ہو؟ کیا ایسی ہولناک بات کی طرف بلانا اہل سنت کی صریح دینی بدخواہی نہیں؟

(14) احادیث صحیحہ کثیرہ میں بغض فی اللہ کا حکم ہے۔ کیا اس میں دشمنان صحابہ، دشمنان اہل بیت و

دشمنان ائمہ ودشمنان اولیاء سے بغض داخل نہیں۔(ب) کیا ان محبوبان خدا کو گالیاں دینے والے شرعا مستحق بغض نہیں؟

(15) کیا صرف کلمہ طیبہ بلا اکراہ پڑھ لینا اسلام کو کافی اور قبلہ مسلمین کا ماننا یا اس کی طرف نماز پڑھ لینا اہل قبلہ ہونے کو بس ہے کہ اب اس کی تکفیر حرام۔ اگرچہ انکار ضروریات دین کرتا ہو یا منکر ضروریات قطعًا کافر، اگرچہ دین میں لاکھ بار کلمہ اور اسی قبلہ حقہ کی طرف نماز پڑھتا ہو؟

(16) جو کہے قرآن موجود پورا نہیں۔ صحابہ کرام یا دیگر اہل سنت نے اس سے کچھ سورتیں یا آیتیں گھٹا دیں۔(ب) یا کہے اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی سے بھی کوئی نبی پیدا ہو۔ تو پھر بھی خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا (ج) یا کہے حضرات ائمہ اطہار رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین حضرات عالیہ انبیائے سابقین علیہم الصلاۃ والتسلیم سے افضل تھے۔ کافر ہے یا نہیں؟؟ اگر ہے۔ تو جو اسے کافر نہ جانے، وہ کیسا؟؟

(17) آج کل جو حضرات کسی امام کی تقلید نہیں کرتے۔ اقوال ائمہ کو قرآن وحدیث کے مقابل ومخالف بتاتے ہیں۔ سچے سنی، پکے متقی ہیں یا مخالف طریقہ اہل سنت وخلاف سواد اعظم امت (ب) جو انہیں سنی صالح جانے، مقلد ہے یا غیر مقلد (ج) انکار تقلید ائمہ گمراہی ہے یا نہیں (ن) ہے، تو گمراہ کو سنی صالح جاننا کیسا (و) نہیں، تو اسے گمراہی کہنا، اس کہنے پر راضی ہونا، گمراہی ہے یا نہیں؟

(18) بدمذہبوں کا رد اور ان کی خرافات کا ابطال اہم فرائض دینیہ سے ہے یا نہیں؟(ب) اگر ہے، تو ان کے ترک میں کوشش ایک فرض عظیم کے ابطال میں سعی ہوگی یا نہیں؟(ج) اہمال فرض میں سعی کا کیا حکم ہے؟؟

(19) بدمذہبوں کو کسی دینی کام میں رکن بنانے کی ممانعت احادیث شریفہ سے ثابت ہے یا نہیں (ب)

بحکم حدیث اسے یہ عہدہ دینا، اللہ ورسول ومسلمین سب کے حق میں خیانت کرنا ہے یا نہیں (ج) اللہ تعالی بدمذہبوں سے زیادہ راضی ہے یا سنیوں سے؟

(کلیات مکاتیب رضا دوم، ص: 111-123-ط: مکتبہ بحر العلوم گنج بخش روڈ لاہور-ملتقطا)

اکابر اہل سنت کا پیغام سنیوں کے نام

(1) امام اہل سنت امام احمد رضا خان قادری قدس سرہٗ (ت ۱۳۴۰ھ) کا پیغام:

گمراہوں سے میل جول اتحاد حرام ہے، ان کی تعظیم موجبِ غضبِ الٰہی اور ان کے رَد کا انسداد لعنتِ الٰہی کی طرف بلانا، انہیں دینی مجلس کا رکن بنانا دین کوڈھانا ہے۔ (فتاویٰ رضویہ 617/29، ط: رضا فاؤنڈیشن لاہور)-

دوم: تم مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم کی بھولی بھیڑیں ہو، بھیڑیے تمہارے چاروں طرف ہیں یہ چاہتے ہیں کہ تمہیں بہکائیں، تمہیں فتنے میں ڈال دیں، تمہیں اپنے ساتھ جہنم میں لے جائیں، ان سے بچو اور دور بھاگو۔

سوم: جس سے اللہ و رسول کی شان میں ادنی توہین پاؤ، پھر وہ تمہارا کیسا ہی پیارا کیوں نہ ہو، فوراً اس سے جدا ہو جاؤ؛ جس کو بارگاہ رسالت میں ذرا بھی گستاخ دیکھو، پھر وہ تمہارا کیسا ہی بزرگ معظم کیوں نہ ہو اپنے اندر سے اسے دودھ سے مکھی کی طرح نکال کر پھینک دو۔

(وصایا شریف، ص: 9-10، انجمن انوار القادریہ کراچی)

(2) حجۃ الاسلام شیخ الأنام حضرت علامہ شاہ مفتی محمد حامد رضا خان قادری برکاتی رحمۃ اللہ تعالی علیہ (ت ۱۳۶۲ھ) کا پیغام:

مسلمانوں (سنیوں)! تم ان گمراہوں (وہابی دیوبندی تبلیغی) کی ایک نہ سنو اور جب تمہیں قرآن میں شبہ

ڈالیں تم حدیث کی پناہ لو اگر اس میں این و آں نکالیں تم ائمہ (علمائے اہل سنت) کا دامن پکڑو اس تیسرے درجے پر آکر حق و باطل صاف کھل جائے گا اور ان گمراہوں کا اڑایا ہوا سارا غبار حق کے برستے ہوئے بادلوں سے دھل جائے گا۔ اھ دوم: حق سے خاموش رہنے والا گونگا شیطان ہے، مذہب میں رورعایت مداہنت حرام ہے اھ (فتاوی حامدیہ، ص:132 + 448-449، ط: زاویہ پبلشرز لاہور)

(3) مفتی اعظم امام مصطفیٰ رضا خان قادری نوری قدس سرہ الباری (ت ۱۴۰۲ھ) کا پیغام:

مسلمانو! بدمذہبوں کو دیکھو ان کا بچہ بچہ گمراہیوں سے واقف ہوتا ہے۔ دوم: اہل سنت اپنے بچوں کو (الاستمداد) حفظ کرائیں، اپنے مدارس کے نصاب میں داخل فرمائیں کہ ان کے دلوں میں اسلام عزیز رہے۔ اپنے پیارے نبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے دوست دشمن کی تمیز رہے۔

(فتاویٰ مفتی اعظم 234/7، ط: امام احمد رضا اکیڈمی بریلی شریف)

(4) شیر بیشہ اہل سنت علامہ مفتی محمد حشمت علی خان قادری رحمۃ اللہ علیہ (ت ۱۳۸۰ھ) کا پیغام:

جس وقت فتنے ظاہر ہوں (بدمذہبیت پھیلے) تو عالم دین پر فرض ہے کہ اپنا علم ظاہر کرے ورنہ اللہ تعالیٰ و تمام فرشتوں کی اس پر لعنت ہوگی۔ دوم: بدمذہبوں بے دینوں مرتدوں کے اقوال کفریہ کا رد کرنا خدا ورسول جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلی آلہ وسلم کی شان عالی میں توہین و تکذیب کرنے والوں کی مذمتیں اور ان کی برائیاں بیان کرنا، ہرگز مولویوں کا جھگڑا نہیں ہے۔ سوم: بدمذہب دوست زہریلے سانپ سے بھی زیادہ برا ہوتا ہے؛ برا سانپ صرف جان پر حملہ کرتا ہے۔ لیکن بدمذہب دوست جان و ایمان دونوں پر حملہ کرتا ہے۔ (فتاویٰ حشمتیہ 492/1 + 608 + 609)

(5) شاگرد صدر الافاضل مخدوم المشائخ علامہ الحاج الشاہ سید محمد مختار اشرف اشرفی کچھوچھوی معروف بہ سرکار کلاں رحمۃ اللہ علیہ (ت ۱۴۱۷ھ) کا پیغام:

بڑے سے بڑا عابد ادنی گستاخی جناب رسالت میں کرے تو ایمان سے ہاتھ دھو بیٹھتا ہے، اور اسکے اعمال ختم ہو جاتے ہیں۔ مولوی اشرف علی و دیگر مولوی جنہوں نے حضور ﷺ کی شان میں گستاخیاں کیں نیز جو ان کی گستاخیوں سے واقف ہو کر ان کو اپنا پیشوا یا کم از کم مسلمان جانے وہ کافر و مرتد ہیں۔

(سرکار کلاں نمبر، ص:125-126-127، ط: چیف ایڈیٹر سید محمد اشرف، اگست، 2006ء)

(6) حافظ ملت علامہ شاہ عبد العزیز محدث مرادآبادی رحمۃ اللہ علیہ (ت ۱۳۹۶ھ) کا پیغام:

پیر اور استاذ، مولوی اور عالم کی جو عزت و وقعت کی جاتی ہے اس کی محض یہی وجہ ہے کہ وہ حضور ﷺ سے تعلق اور نسبت رکھنے والا ہے۔ مگر جب اس نے حضور ﷺ کی شان میں بے ادبی اور گستاخی کی پھر اس کی کیسی عزت ؟ اور اس سے کیسا تعلق ؟ اس نے تو حضور ﷺ سے اپنا تعلق قطع کر لیا پھر مسلمان اس سے اپنا تعلق کیوں کر باقی رکھے گا ؟

دوم: کسی کے باپ کو گالی دی جائے اور بیٹے کو سن کر حرارت نہ آئے تو وہ صحیح معنی میں اپنے باپ کا بیٹا نہیں۔ اسی طرح اگر نبی کی شان میں گستاخی ہو اور امتی سن کر خاموش ہو جائے اس گستاخ سے نفرت و بیزاری ظاہر نہ کرے تو یہ امتی بھی یقیناً صحیح معنی میں امتی نہیں۔

(عقائد علمائے دیوبند، ص 57 + 58 – ط: تحریک تحفظ عقائد بلرام پور یوپی)

(7) محدث اعظم پاکستان حضرت علامہ مفتی سردار احمد قادری رضوی رحمۃ اللہ علیہ (ت ۱۳۸۲ھ) کا پیغام:

مرزائی قادیانی ہوں یا لاہوری، کافر و مرتد ہیں، یونہی جس کا یہ عقیدہ ہو کہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد بھی نبی شرعاً پیدا ہو سکتا ہے، حضور علیہ السلام کی شان میں بے ادبی و گستاخی جو بھی کرے کافر ہے، اسلام سے خارج ہے، دیوبندی ہو یا دوسرا۔ دوم: وہابی شان الوہیت و شان رسالت و شان اہلبیت و

شان صحابہ میں نہایت گستاخ و بے ادب ہیں، ان کی گستاخیوں و بے ادبیوں سے ان کے پیشواؤں کی کتابیں بھری پڑی ہیں، یہ بڑے غدار ہیں قرآن وحدیث کے غلط مطالب بیان کر کے مسلمانوں کو گمراہ بے دین کر رہے ہیں، ان کے پیچھے اہلسنت کو نماز پڑھنا ہر گز جائز نہیں۔

(فتاوی محدث اعظم، ص:65-93، ط:مکتبہ قادریہ فیصل آباد پاکستان)

(8) حکیم الامت علامہ مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ (ت ۱۳۹۱ھ) کا پیغام:

کافر و مؤمن سب کو راضی کرنے کی کوشش میں رہنا خطرناک بیماری ہے جس سے اس کا خود اپنا کوئی دین نہیں رہتا۔ اس بیماری نفاق میں آجکل بہت سے صلح کلّی مسلمان مبتلا ہیں۔ دوم: بعض عقلمندوں کے ہاں تقیہ کر کے کافر و مؤمن سب کو خوش کر دینا اور ہر ایک سے نفع حاصل کر لینا عبادت ہے۔ خدا ایسی شیطانی عبادت سے بچائے۔ (مرآۃ المناجیح شرح مشکوٰۃ المصابیح، جلد:1، تحت الحدیث:57-ط:نعیمی کتب خانہ گجرات) سوم: صلح کل مسلمان نہیں ہوسکتا۔ چہارم: صلح کل ہونا ملت ابراہیمی کے خلاف ہے۔ پنجم: صلح کل عالم کہیں عزت نہیں پاتا۔ (نور العرفان۔آل عمران تحت الآیۃ:67+95/النساء تحت الآیۃ:139)

(9) شارح بخاری مفتی شریف الحق امجدی رحمۃ اللہ علیہ (ت ۱۴۲۱ھ) کا پیغام:

ہر دیوبندی خواہ وہ جاہل ہو یا مولوی کم از کم گمراہ بد دین، اہل سنت سے خارج ضرور ہے۔ دوم: وہابیوں سے میل جول حرام ہے، حرام ہی رہے گا۔ کوئی علامہ ہو یا پیر مغاں جو بھی وہابیوں سے میل جول رکھے گا، گنہگار ہوگا اور دین ڈھانے میں مددگار ہوگا۔ سوم: صلح کلیوں سے بھی سلام و کلام حرام ہے۔ (فتاویٰ شارح بخاری 3/234+272+285-ط:دائرۃ البرکات گھوسی)

(10) قائد اہل سنت رئیس القلم علامہ ارشد القادری رحمۃ اللہ علیہ (ت ۱۴۲۳ھ) کا پیغام:

دیوبندیوں کے مکر و فریب سے بچو کہ جن اعتقادات کو انبیاء اولیا کے حق میں شرک قرار دیتے ہیں انہی کو

اپنے گھر کے بزرگوں کے حق میں جائز ٹھہراتے ہیں۔ (زلزلہ ص: 229۔ط:مسلم یونیٹی فاؤنڈیشن بھیونڈی) دوم: دیوبندی علماء کے ساتھ ہمارے اختلاف کی بنیاد اہانت رسول اور ضروریات دین سے ہے۔ اُن کے کفر میں قطعاً کوئی شبہ نہیں۔ (دعوتِ انصاف ص 12-ط:مسلم کتابوی لاہور) سوم: یہ بات واضح رہے! تبلیغی جماعت کا مقصد مسلمانوں کے زیادہ سے زیادہ افراد کو ایک خاص فرقے (وہابیہ) میں تبدیل کرنا ہے۔ (تبلیغی جماعت حقائق و معمولات کے اجالے میں ص:106-ط:مظہر فیض رضا، برج منڈی لائلپور)

(11) فقیہ ملت مفتی جلال الدین احمد امجدی رحمۃ اللہ علیہ (ت ۱۴۲۲ھ) کا پیغام:

مفتی اعظم ہند علیہ الرحمۃ والرضوان سے مرید ہونا، نذر و نیاز کرنا اور اپنے آپ کو سنی صحیح العقیدہ بتانا سنی ہونے کے لئے کافی نہیں کہ بہت سے گمراہ و بدمذہب اپنی گمراہی پھیلانے کے لئے اس طرح کے مکر وفریب سے کام لیتے ہیں۔ دوم: جس کے غلط رویہ سے دوسرے سنی عالم کے بے راہ ہونے کا اندیشہ ہو تو اس کا بائیکاٹ کریں۔ اس کے کسی کام میں شریک نہ ہوں۔

(فتاویٰ فیض الرسول:2/567-568-ط:شبیر برادرز لاہور)

(12) پاسبان ملت خطیب مشرق علامہ مشتاق احمد نظامی رحمۃ اللہ تعالی علیہ (ت ۱۴۱۱ھ) کا پیغام:

علمائے دیوبند نے ایک نئے مذہب کی داغ بیل ڈالی جس کی بنیاد توہین نبوت، رسول دشمنی، ولی دشمنی پر ہے۔ (دیوبند کا نیا دین ص:33-ط:مکتبہ فیضان اولیاء) دوم: جس کی عقل ماری گئی ہو اور جہنم میں اپنا ٹھکانا بنانا ہو اسے چاہئے کہ وہ دیوبند سے وابستہ رہے اور جس کی عقل سلامت ہے اور بارگاہ نبوت کا ادب شناس ہے اس کو پوری دنیاء دیوبند سے اجتناب واحتراز لازم ہے۔ (دیوبند کی خانہ تلاشی ص:84-ط:رضوی کتاب گھر دہلی) سوم: علمائے دیوبند مسلمانوں کو چند فروعی مسائل میں الجھا کر اپنی کفریات پر پردہ ڈالنے کی کوشش کی ہے۔ اس لیے آج کی سب سے اہم ذمہ داری یہ ہے کہ ان کی کفریات کو بے نقاب کیا جائے۔

اپنی تقریر و تحریروں میں وضاحت کریں کہ ہمارا اختلاف محض میلا، قیام، عرس و نیاز کی حد تک نہیں ہے۔

(خون کے آنسو دوم ص 292-ط: اکبر بک سیلرز لاہور)

(13) بحر العلوم علامہ مفتی عبد المنان اعظمی رحمۃ اللہ علیہ (ت ۱۴۳۴ھ) کا پیغام:

بدمذہبوں سے میل جول اور تعلقات کے سلسلہ سے میرا وہی موقف ہے جو قرآن و حدیث سے ثابت ہے اور جس کی کما حقہ وضاحت اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی تحریروں میں فرمایا ہے۔

دوم: جو جاہل مسلمان اہل دیوبند کے کفر پر مطلع نہ ہوا اور لاعلمی میں انہیں مسلمان سمجھ رہا ہے اس پر کفر کا فتویٰ نہیں ہوگا لیکن یہ لاعلمی ہوئی مستقل عذر نہیں، ایسے لوگوں کو جب ان کے کفر سے آگاہ کیا جائے اور انہیں بتایا جائے کہ فلاں فلاں علمائے دیوبند پر اس کی فلاں فلاں بات کی وجہ سے علمائے عرب و عجم نے کفر کا فتوی دیا ہے تو اب اس پر لازم ہے کہ وہ اس غلط مذہب سے برأت ظاہر کرے اور ان سے الگ ہو کر سنیوں میں شامل ہو، اگر ایسا نہیں کرتا ہے اور انہیں اب بھی مسلمان ہی سمجھتا تو انہیں کے ساتھ یہ بھی دائرہ اسلام سے خارج ہو گیا۔ (فتاویٰ بحر العلوم 341/4 + 171-ط: شبیر برادرز لاہور)

(14) تاج الشریعہ علامہ مفتی اختر رضا خان قادری قدس سرہٗ (ت ۱۴۳۹ھ) کا پیغام:

دیوبندیوں سے میل جول حرام ہے اور جو مسلمان دیوبندیوں کے یہاں آنا جانا نہ چھوڑے اس سے میل جول منع ہے۔ دوم: وہابیت و سنیت میں تفریق نہ کرنے والا صلح کلی ہے۔ سوم: جو کہے ہم دونوں طرف ہیں وہ سنی نہیں۔ چہارم: روافض، قادیانی، دیوبندی وہابی سب اپنے عقائد کفریہ کے سبب کافر بے دین ہیں۔ (فتاویٰ تاج الشریعہ 162/2 + 206 + 232 + 244-ط: مرکز الدراسۃ الاسلامیۃ بریلی شریف)

(15) فیض ملت صاحب تصانیف کثیرہ حضرت علامہ شاہ مفتی محمد فیض احمد اویسی رضوی رحمۃ اللہ علیہ (ت ۱۴۳۱ھ) کا پیغام:

بدقسمتی سے ہمارے دور میں صلح کلیت کا مرض بڑھتا جارہا ہے۔ مذاہب باطلہ سے میل جول کو معاشرتی مجبوری سمجھ کر یا کوئی اور وجہ سے ضروری سمجھا جارہا ہے، فقیر کی طرح اگر کوئی بندہ خدا دشمن احمد پہ شدت کرتا ہے۔ تو اپنوں کی طرف سے مخالفت و مخاصمت کا نہ ختم ہونے والا سلسلہ شروع ہو جاتا ہے۔ محض رضائے الٰہی کیلئے گستاخوں، بے ادبوں سے تعلقات ختم کرنا بظاہر مشکل تو ضرور ہے مگر اس کے ثمرات دینی، دنیوی بہت زیادہ ہیں، آخرت میں قرب حبیب کریم رؤف ورحیم ﷺ نصیب ہوگا۔ دوم: وہابی، دیوبندی، شیعہ وغیرہم گستاخانِ رسالت صحابہ واہل بیت کرام سے رواداری ان کے ساتھ میل جول ان کے لیے اعزاز واکرام ان کے اسٹیج پر جانا ان کو اپنے پاس بلانا سخت ترین جرم ہے۔ (رسالہ: تیرے دشمن سے کیا رشتہ ہمارا یا رسول اللہ ﷺ)

(16) بدر ملت علامہ مفتی بدرالدین احمد رضوی نوری رحمۃ اللہ علیہ (ت ۱۴۱۲ھ) کا پیغام:

یہ بات خوب یاد رکھنے کی ہے کہ "الحب فی اللہ والبغض فی اللہ" کے معیار کے مطابق حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے محبت و عقیدت اسی وقت ممکن ہے جب حضور کے دشمنوں،وہابیوں، دیوبندیوں، چکڑالویوں، نیچریوں قادیانیوں،اور ندویوں سے نفرت کی جائے اور انھیں اپنا دشمن قرار دیا جائے۔

(مضامین بدر ملت، ص:70-71، ط: رضا اکیڈمی ممبئی)

(17) مناظر اہل سنت علامہ مفتی طفیل احمد رضوی نوری مصباحی علیہ الرحمہ (۱۴۳۷ھ) کا پیغام:

وہابیوں دیوبندیوں تبلیغیوں سے دور رہنا لازم ہے۔ یہ سب کے سب منافقین و شیطانی جماعتیں ہیں۔ اُن سے میل جول رکھنے والا اہل سنت کا خیر خواہ نہیں ہو سکتا۔ دوم: بدمذہبیت سے سنیوں کو بچانا ہے تو بدمذہب کا رد کرنا ہی پڑے گا۔ جس طرح ہمارا کلمہ رد کے بغیر پورا نہیں ہوتا۔ سوم: وہابیت و دیوبندیت کی سرکوبی کے لیے علامہ ارشد القادری رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب "زلزلہ" و مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ

علیہ کی کتاب "جاء الحق" نہایت مفید ہے۔ ہر سنی عالم دین ان دونوں کتب کو مطالعہ کریں۔

(ملفوظ از: مؤلف)

وہابیت و دیوبندیت کیسے روکیں؟

یہ حقیقت ہے کہ موجودہ معاشرہ میں بدمذہبیت تیزی کے ساتھ پھیل رہی ہے۔ اس سے کوئی انکار نہیں کر سکتا۔ سنی لوگ وہابی دیوبندی سے نکاح کرنے لگے ہیں۔ اسکے جنازے پڑھ لیتے ہیں اور بعض لوگ تبلیغی جماعت میں بھی جانے لگے ہیں۔ ایسی صورت میں علمائے کرام کی درج ذیل ذمے داریاں ہیں:

(1) عام سے عام دیوبندی وہابی سے شادی بیاہ نہ کرنے کی سنی لوگوں سے سخت ہدایت کی جائے۔ اور ان کی نکاح کوئی عالم دین نہ پڑھائیں تاکہ سنی عوام میں غلط فہمی نہ پھیلیں۔

(2) سنی جنازے میں کسی دیوبندی وہابی کو امامت کیلئے کھڑا نہ کریں یا کسی عام سے عام دیوبندی میت کے جنازے کوئی سنی عالم نہ پڑھائیں۔

(3) ہر جمعرات یا جمعے کے دن عقائد اسلامیہ پر تقاریر ہوں جسمیں بدمذہبوں کی عقائد پر بھی گفتگو ہو جس سے لوگ بچیں۔

(4) جلسے وغیرہ جو علاقے میں ہوتے ہیں کم از کم ایک موضوع رد بدمذاہب پر رکھی جائیں (خواہ آدھا گھنٹہ ہی کیوں نہ ہو)۔

(5) بعض سنی مساجد میں صلاۃ وسلام نہیں ہوتی ہے اسکو جاری کی جائے، نیاز و فاتحہ جس طرح کرتے

آئیں ہیں وہ جاری رہے۔

(6)سوشل میڈیا پہ نوجوانانِ اہلسنت (خواہ پڑھا لکھا ہو یا جاہل!) انہیں واٹس ایپ یا ٹیلیگرام گروپ میں جوڑیں اور دینی مسائل و عقائد سننے اور پڑھنے کے لئے بھیجی جائے۔

(7)ہمارے ائمہ حضرات و علمائے کرام کی الگ سے گروپ بنائی جائیں، اور کسی بھی خاص موضوع پر انکو مواد دے کر تقاریر کرنے کو کہیں یا تبلیغ کے جو طریقے ہیں وہ بتائی جائے۔

یہ سات ہدایات ہیں، اسکے علاوہ اور بھی طریقے ہو سکتے ہیں بہر صورت! اس پر عمل کر کے سنی عوّام کو وہابیت و دیوبندیت کے شر اور اسکے چنگل سے بچایا جا سکتا ہے۔

مولی تبارک و تعالیٰ اپنے حبیب اکرم شفیع امم ﷺ کے صدقہ وطفیل اس سعی قلیل کو قبول فرما کر مقبول عام بنائے، ہمیں اہل حق کے ساتھ رکھ کر حق بولنے اور صلح کلیت، وہابیت، دیوبندیت کی ٹھوس تردید کرنے اور قبول حق کرنے کی توفیق عطا فرمائے، اور ایمان واسلام پر ہمارا خاتمہ بالخیر فرمائے، اور تصلب کے ساتھ مسلک حق و ترجمان اہلسنت یعنی مسلک اعلیحضرت پر قائم و دائم رکھے اور اس مسلک حق پر زندگی کی آخری سانس تک قائم رکھتے ہوئے مدینہ طیبہ کی مقدس سرزمین میں دفن ہونے کی سعادت نصیب فرمائے آمین ثم آمین بجاہ سید المرسلین وخاتم النبیین ﷺ

تم الكتاب بعون الله الملك العزيز الوهاب والله تعالى وبرسوله اعلم و صلى الله تعالى على حبيبه محمد وعلىٰ آله و اصحابه اجمعين.وبارك وسلم وجل وعظم و مجدد كرم وعلى امامنا الامام الاعظم وغوثنا الغوث الاعظم وهمامنا المجدد الأعظم وشيخنا المفتى الأعظم وسيدنا ومرشدنا تاج الشريعة شيخ الأعظم وعلى سائر اهلسنته وجماعة القائمين على الدين الاقوم والسالكين على الصراط الاسلم آمين يا أرحم الراحمين ويا

أكرم الأكرمين

والسلام

غبار راہ طیبہ

محمد توصیف رضا قادری علیمی عفی عنہ

ابن علامہ مفتی طفیل احمد مصباحی قدس سرہ

فاضلِ دار العلوم علیمیہ جمداشاہی بستی (یوپی)

بانی الغزالی اکیڈمی واعلیحضرت مشن

متوطن پرمانک ٹولہ آبادپور کٹیہار بہار (الھند)

۵ رجب المرجب، ۱۴۴۴ھ، بمطابق ۲۸ جنوری، ۲۰۲۳

مصادر ومراجع

(1) القرآن الكريم: منزل من الله تعالىٰ على نبيه الاعلي ﷺ

(2) كنزالايمان: للإمام احمد رضا خان القادری الحنفی البریلوی (ت۱۳٤۰ھ)

كتب العقائد

(3) شرح المقاصد: للعلامة سعدالدين تفتازانی (ت۷۹۳ھ) ط: عالم الكتب بيروت-لبنان

(4) الإعلام بقواطع الإسلام: للإمام أحمد بن محمد بن علي بن حجر الهيتمي السعدي الأنصاري، شهاب الدين شيخ الإسلام، أبو العباس (ت ۹۷٤ھ)، ط: دار التقوى/ سوريا، الطبعة: الأولى، ۱٤۲۸ھ/ ۲۰۰۸م

(5) المعتقد المنتقد مع المستند المعتمد بناء نجاة الأبد: للعلامة فضل الرسول القادری البرکاتی البدايونی (ت۱۲۸۹ھ) للإمام احمد رضا خان القادری الحنفی البریلوی (ت۱۳٤۰ھ) ط: رضا اکیڈمی بمبئی

(6) فتاوى الحرمين برجف ندوة المين: للإمام احمد رضا خان القادری الحنفی البریلوی (ت۱۳٤۰ھ) ط: رضا فاؤنڈیشن لاہور،۱٤۱۸ھ ۲۹۹۸م، ط: مكتبة الحقيقة استانبول، ترکی

(7) حسام الحرمين: للإمام احمد رضا خان القادری الحنفی البریلوی (ت۱۳٤۰ھ) ط: النوریه الرضویه پبلشنگ کمپنی

(8) الصوارم الهندية: للعلامة المفتي محمد حشمت على خان القادري الرضوي (ت ۱۳۹٦ ھ)

(9) الدرر السنية في الرد على الوهابية: لشيخ الاسلام سيد احمد بن زينی دحلان مکی شافعی (ت۱۳۰٤ھ) ط: مكتبة الأحباب دمشق

كتب التفسير

(10) خزائن العرفان فی تفسير القرآن: للعلامة مفتی سید نعیم الدین مرادآبادی (ت۱۳٦۷ھ)

(11) نورالعرفان فى تفسير القرآن: للعلامة مفتى احمد يار خان نعيمى(ت١٣٩١ﻫ)

(12) حاشية الصاوى على تفسير الجلالين: للإمام أبي العباس أحمد بن محمد الصاوي المصري الخلوتي المالكي (ت ١٢٤١ﻫ)، ط: دار الكتب العلمية - بيروت، الطبعة: الأولى، ١٤٢٠ﻫ - ٢٠٠٠م

(13) مفاتيح الغيب = التفسير الكبير: للإمام أبو عبد الله محمد بن عمر بن الحسن بن الحسين التيمي الرازي الملقب بفخر الدين الرازي خطيب الري (ت ٦٠٦ﻫ) ط: دار إحياء التراث العربي - بيروت، الطبعة: الثالثة - ١٤٢٠ ﻫ

(14) تفسير ابن كثير: للإمام أبي الفداء إسماعيل بن عمر بن كثير القرشي البصري ثم الدمشقي (ت ٧٧٤ ﻫ)، ط: دار الكتب العلمية، منشورات محمد علي بيضون - بيروت، الطبعة: الأولى - ١٤١٩ ﻫ

(15) روح المعاني في تفسير القرآن العظيم والسبع المثاني: للإمام شهاب الدين محمود بن عبد الله الحسيني الألوسي (ت ١٢٧٠ﻫ) ط: دار الكتب العلمية - بيروت

الطبعة: الأولى، ١٤١٥ ﻫ

(16) تفسير النسفي (مدارك التنزيل وحقائق التأويل): للإمام أبي البركات عبد الله بن أحمد بن محمود حافظ الدين النسفي (ت ٧١٠ﻫ) ط: دار الكلم الطيب، بيروت، الطبعة: الأولى، ١٤١٩ ﻫ - ١٩٩٨ م

(17) تفسير روح البيان: للإمام إسماعيل حقي بن مصطفى الإستانبولي الحنفي الخلوتي، المولى أبو الفداء (ت ١١٢٧ﻫ) ط: دار الفكر - بيروت

(18) الأساس في التفسير: للعلامة سعيد حوّى (المتوفى ١٤٠٩ ﻫ) ط: دار السلام - القاهرة، الطبعة: السادسة، ١٤٢٤ ﻫ

(19) التفسيرات الاحمدية في بيان الآيات الشرعية: للعلامة ملا احمد جيون الحنفى (ت١١٣٠ﻫ) ط: دار الكتب العلمية، بيروت- لبنان

(20) البحر المحيط في التفسير: للامام أبي حيان محمد بن يوسف بن علي بن يوسف بن حيان أثير الدين الأندلسي (ت ٧٤٥ﻫ) ط: دار الفكر - بيروت، الطبعة: ١٤٢٠ ﻫ

(21) الجامع لأحكام القرآن: للامام أبي عبد الله، محمد بن أحمد الأنصاري القرطبي(ت ٦٧١ﻫ)، ط: دار الكتب المصرية - القاهرة، الطبعة: الثانية، ١٣٨٤ ﻫ - ١٩٦٤ م

(22) أحكام القرآن للجصاص: للإمام أبو بكر أحمد بن علي الرازي الجصاص الحنفي (ت ٣٧٠ھ) ط: دار الكتب العلمية بيروت - لبنان،الطبعة: الأولى، ١٤١٥ھ/١٩٩٤م

(23) زاد المسير في علم التفسير: للإمام جمال الدين أبو الفرج عبد الرحمن بن علي بن محمد الجوزي (ت ٥٩٧ھ)، ط: دار الكتاب العربي - بيروت، الطبعة: الأولى - ١٤٢٢ ھ

(24) تفسير عزيزى: للإمام عبد العزيز محدث دهلوى، (ت١٢٣٩ھ) ط: ايم ايچ سعيد كمپنى كراچى

كتب الحديث

(25) صحيح البخاري: للامام أبي عبد الله، محمد بن إسماعيل بن إبراهيم بن المغيرة ابن بردزبه البخاري الجعفي (ت ٢٥٦ھ) ط: المطبعة الكبرى الأميرية، ببولاق مصر، ١٣١١ ھ

(26) الصحيح لمسلم: للامام أبي الحسين مسلم بن الحجاج القشيري النيسابوري (ت٢٦١ھ) ط: عيسى البابي الحلبي، القاهرة، ١٣٧٤ ھ - ١٩٥٥م

(27) سنن ابن ماجه: للامام أبي عبد الله محمد بن يزيد ابن ماجه الربعى القزويني، (ت ٢٧٣ ھ) ط: دار إحياء الكتب العربية۔

(28) سنن ابى داؤد: للامام أبي داود، سليمان بن الأشعث بن إسحاق بن بشير الأزدي السجستاني (ت ٢٧٥ھ) ط: المطبعة الأنصارية بدهلي- الهند ،١٣٢٣ ھ

(29) سنن الترمذي: للإمام أبي عيسى محمد بن عيسى الترمذي (ت ٢٧٩ ھ) ط: دار الغرب الإسلامي – بيروت الطبعة: الأولى، ١٩٩٦ م

(30) مسند أبي يعلى: للإمام أبي يعلى أحمد بن علي بن المثُنى بن يحيى بن عيسى بن هلال التميمي، الموصلي (ت ٣٠٧ ھ) ط: دار المأمون للتراث - دمشق، الطبعة: الأولى، ١٤٠٤ - ١٩٨٤

(31) مسند ابن الجعد: للإمام علي بن الجَعْد بن عبيد الجَوْهَري البغدادي (ت ٢٣٠ھ) ط: مؤسسة نادر - بيروت،الطبعة: الأولى، ١٤١٠ - ١٩٩٠

(32) مسند الشهاب: للامام أبي عبد الله محمد بن سلامة بن جعفر بن علي بن حكمون القضاعي المصري (ت ٤٥٤ھ) ط: مؤسسة الرسالة - بيروت،الطبعة: الثانية، ١٤٠٧ - ١٩٨٦

(33) مسند أبي داود الطيالسي: للإمام أبي داود الطيالسي سليمان بن داود بن الجارود (ت ٢٠٤هـ)، ط: دار هجر - مصر، الطبعة: الأولى، ١٤١٩ هـ - ١٩٩٩ م

(34) السنن الكبرى للبيهقي: للإمام ابى بكر احمد بن الحسين بن على البيهقى (ت٤٥٨هـ) ط: دار الكتب العلمية، بيروت - لبنان،الطبعة: الثالثة، ١٤٢٤ هـ - ٢٠٠٣ م

(35) سنن الدارمي: للإمام محمد عبد الله بن عبد الرحمن بن الفضل بن بَهرام بن عبد الصمد الدارمي، التميمي السمرقندي (ت ٢٥٥هـ) ط: دار المغني للنشر والتوزيع، المملكة العربية السعودية،الطبعة: الأولى، ١٤١٢ هـ - ٢٠٠٠ م

(36) شعب الإيمان: للامام أبي بكر أحمد بن الحسين البيهقي (٣٨٤- ٤٥٨هـ) ط: مكتبة الرشد ناشرون،الطبعة: الأولى، ١٤٢٣ هـ - ٢٠٠٣ م/ ط: دار الكتب العلمية بيروت - لبنان۔الطبعة: الأولى، ١٤٢١هـ۔ ٢٠٠م

(37) المعجم الكبير للطبراني: للامام أبي القاسم سليمان بن أحمد بن أيوب بن مطير اللخمي الشامي الطبراني (ت ٣٦٠هـ) ط: مكتبة ابن تيمية - القاهرة،الطبعة: الثانية۔

(38) مشكاة المصابيح: للامام محمد بن عبد الله الخطيب التبريزي،(ت ٧٤١هـ) ط: المكتب الإسلامي - بيروت، الطبعة: الثالثة، ١٩٨٥

(39) شرح أصول اعتقاد أهل السنة والجماعة: للإمام أبو القاسم هبة الله بن الحسن بن منصور الطبري الرازي اللالكائي (ت ٤١٨هـ) ط: دار طيبة - السعودية، الطبعة: الثامنة، ١٤٢٣هـ / ٢٠٠٣م

(40) مسند الإمام أحمد بن حنبل: للإمام أحمد بن محمد بن حنبل (١٦٤ - ٢٤١هـ) ط: مؤسسة الرسالة بيروت

(41) تاريخ مدينة دمشق: للإمام أبي القاسم علي بن الحسن ابن هبة الله بن عبد الله الشافعي المعروف بابن عساكر (٤٩٩ هـ - ٥٧١هـ) ط: دار الفكر بيروت- لبنان، عام النشر: ١٤١٥ هـ - ١٩٩٥ م

(42) جمع الجوامع: للإمام جلال الدين السيوطي (٨٤٩ - ٩١١ هـ) ط: الأزهر الشريف، القاهرة - جمهورية مصر العربية، الطبعة: الثانية، ١٤٢٦ هـ - ٢٠٠٥ م

(43) شرح مشكل الآثار: للإمام أبي جعفر أحمد بن محمد بن سلامة بن عبد الملك بن سلمة الأزدي

الحجري المصري المعروف بالطحاوي (ت ٣٢١هـ) ط: مؤسسة الرسالة، الطبعة: الأولى - ١٤١٥ هـ، ١٤٩٤ م

(44) الكامل في ضعفاء الرجال: للإمام أبي أحمد بن عدي الجرجاني (ت ٣٦٥هـ) ط: الكتب العلمية - بيروت-لبنان، الطبعة: الأولى، ١٤١٨ هـ ١٩٩٧ م

(45) جامع الأصول في أحاديث الرسول: للعلامة مجد الدين أبو السعادات المبارك بن محمد بن محمد بن محمد ابن عبد الكريم الشيباني الجزري ابن الأثير (المتوفى: ٦٠٦هـ) ط: مكتبة الحلواني - مطبعة الملاح - مكتبة دار البيان الطبعة: الأولى

(46) الكبائر: للإمام شمس الدين أبي عبد الله محمد بن أحمد بن عثمان بن قَايْماز الذهبي (ت ٧٤٨هـ)ط: دار الندوة الجديدة - بيروت

(47) الشفا بتعريف حقوق المصطفى: للإمام أبي الفضل القاضي عياض بن موسى اليحصبي (ت ٥٤٤هـ) ط: دار الفكر بيروت لبنان، عام النشر: ١٤٠٩ هـ - ١٩٨٨ م

(48) مرآة المناجيح شرح مشكوٰة المصابيح: للعلامة المفتى احمد يار خان نعيمى (ت ١٣٩١هـ) ط: نعيمى كتب خانه گجرات

كتب الفقه

(49) المبسوط: للإمام محمد بن أحمد بن أبي سهل شمس الأئمة السرخسي (ت ٤٨٣ هـ)، ط: دار المعرفة - بيروت، لبنان

(50) مختصر القدوري في الفقه الحنفي: للإمام أبي الحسين أحمد بن محمد بن أحمد بن جعفر القدوري الحنفي البغدادي (ت ٤٢٨ هـ)، ط: دار الكتب العلمية، الطبعة: الأولى، ١٤١٨ هـ - ١٩٩٧ م

(51) البناية شرح الهداية: للإمام محمود بن أحمد بن موسى بن أحمد بن الحسين المعروف بـ «بدر الدين العينى» الحنفى (ت ٨٥٥ هـ)، ط: دار الكتب العلمية - بيروت، لبنان، الطبعة: الأولى، ١٤٢٠ هـ - ٢٠٠٠ م

(52) العناية شرح الهداية: للإمام محمد بن محمد بن محمود، أكمل الدين أبو عبد الله ابن الشيخ شمس

الدين ابن الشيخ جمال الدين الرومي البابرتي (ت ٧٨٦ ه)، ط: مصطفى البابي الحلبي مصر، الطبعة: الأولى، ١٣٨٩ ه = ١٩٧٠ م

(53) الدر المختار شرح تنوير الأبصار وجامع البحار: للإمام محمد بن علي بن محمد بن علي بن عبد الرحمن الحنفي الحصكفي (ت ١٠٨٨ ه) ط: دار الكتب العلمية - بيروت، الطبعة: الأولى، ١٤٢٣ ه - ٢٠٠٢ م

(54) حاشية رد المحتار، على الدر المختار شرح تنوير الأبصار: للإمام محمد أمين، الشهير بابن عابدين (ت ١٢٥٢ه)، ط: مصطفى البابي الحلبي وأولاده بمصر، الطبعة: الثانية ١٣٨٦ ه = ١٩٦٦ م

(55) مجمع الأنهر في شرح ملتقى الأبحر: للعلامة عبد الله بن محمد بن سليمان المعروف بـ «داماد أفندي» (ت ١٠٧٨ ه) ط: دار إحياء التراث العربي - بيروت، لبنان

(56) البحر الرائق شرح كنز الدقائق: للإمام زين الدين بن إبراهيم بن محمد، المعروف بابن نجيم المصري (ت ٩٧٠ ه) ط: دار الكتاب الإسلامي،الطبعة: الثانية

(57) درر الحكام شرح غرر الأحكام: للعلامة منلا خسرو الحنفي(ت ٨٨٥ه) ط: دار إحياء الكتب العربية

(58) الفتاوى العالمكيرية المعروفة بالفتاوى الهندية: لجماعة من العلماء برئاسة الشيخ: نظام الدين البرنهابوري البلخي بأمر السلطان: محمد أورنك زيب عالمكير، ط: المطبعة الكبرى الأميرية ببولاق مصر، الطبعة: الثانية، ١٣١٠ه

(59) العطايا النبوية فى الفتاوى الرضوية : للإمام احمد رضا خان القادرى الحنفى البريلوى (ت١٣٤٠ه) ط: رضا فاؤنڈيشن لاہور،١٤١٨ه ٢٩٩٨م

(60) بہار شريعت: لصدر الشريعة العلامة مفتى امجد على الاعظمى(ت١٣٦٧ه) ط: مكتبة المدينة

(61) فتاوى حامديه: لحجةالاسلام شيخ الأنام مفتى محمد حامد رضا خان قادرى بركاتى (ت١٣٦٢ه) ط: زاويه پبلشرز لاہور

(62) فتاوى مفتى اعظم: للإمام أبي البركات محى الدين مفتي محمد مصطفٰے رضا خان القادرى الحنفى (ت١٤٠٢ه) ط: امام احمد رضا اكيڈمى بريلى شريف

(63) فتاوى مصطفويه: للإمام أبي البركات محى الدين مفتي محمد مصطفٰے رضا خان القادرى الحنفى (ت١٩٨١ه) ط: شبير برادرز لاہور

(64) فتاوىٰ امجديه: لصدر الشريعة العلامة مفتى امجد على الاعظمى(ت١٣٦٧ه) ط: مكتبه رضويه كراچى

(65) فتاوىٰ فيض الرسول: للعلامة مفتى جلال الدين احمد الامجدى (ت١٤٢٢ه) ط: اكبر بک سيلرز لاہور

(66) فتاوىٰ تاج الشريعة: للعلامة المفتى محمد اختر رضا خان القادرى الازهرى (ت ١٤٣٩ه) ط: مركز الدرسات الاسلامية جامعة الرضا بريلى شريف

(67) فتاوى فقيه ملت: للعلامة مفتى جلال الدين احمد الامجدى (ت١٤٢٢ه) ط: اكبر بک سيلرز لاہور

(68) فتاوى بحر العلوم: للعلامة مفتى عبدالمنان اعظمى الحنفى (ت١۴٣۴ه)، ط: شبير برادرز لاہور

(69) فتاوى اجمليه: للعلامة المفتى محمد اجمل قادرى رضوى (ت١٣٨٣ه) ط: شبير برادرز لاہور

(70) فتاوى محدث اعظم: للعلامة المفتى سردار احمد قادرى رضوى(ت ١٣٨٢ه) ط: مكتبه قادريه فيصل آباد پاكستان

(71) فتاوى شارح بخارى: للعلامة المفتى محمد شريف الحق امجدى (ت١٤٢١ه) ط: دائرة البركات گهوسى

(72) وقار الفتاوى: للعلامة المفتى محمد وقار الدين قادرى رضوى (ت١٤١٣ه) ط: بزم وقار الدين كراچى

(73) فتاوى حشمتيه: للعلامة مفتى محمد حشمت على خان قادرى رضوى (ت١٣٨٠ه)

(74) جامع الفتاوى: لمولانا محمد اسلم علوى قادرى رضوى، ط: سنى دارالاشاعت لاہور

(75) فتاوى عليميه: للعلامة مفتى محمد اختر حسين قادرى عليمى، ط: شبير برادرز لاہور

(76) فتاوى بريلى شريف: للعلامة مفتى محمد عبدالرحيم نشتر فاروقى/ للعلامة مفتى محمد يونس رضا اويسى ط: زاويه پبلشرز لاہور

(77) تحقيق الفتوى: للعلامة فضل حق خير آبادى (ت١٢٧٨ﻫ) ط: شاه عبد الحق محدث دہلوی اکیڈمی، سرگودھا

كتب التصوف

(78) الغنية لطالبي طريق الحق: للشيخ عبد القادر بن موسى بن عبد الله بن جنكي دوست الحسني، أبي محمد، محيي الدين الجيلاني، أو الكيلاني، أو الجيلي (ت ٥٦١ ﻫ) ط: دار الكتب العلمية، بيروت - لبنان، الطبعة: الأولى، ١٤١٧ ﻫ - ١٩٩٧ م

(79) مکتوبات امام ربانی: للشيخ أحمد الفاروقي النقشبندي المجدد ألف ثاني (ت ١٠٣٤ﻫ) ط: ایم ایچ سعید کمپنی کراچی

كتب المتفرقات

(80) ملفوظات اعلیحضرت: للإمام احمد رضا خان القادری الحنفی البریلوی (ت١٣٤٠ﻫ) ط: رضوی کتاب گھر دہلی/ ادبی دنیا مٹیا محل دہلی/ اعلیحضرت نیٹ ورک/ مکتبة المدينة کراچی

(81) حدائق بخشش: للإمام احمد رضا خان القادری الحنفی البریلوی (ت١٣٤٠ﻫ)

(82) انوار حمیدی: لشیخ الاسلام العلامة انوار الله حيدر آبادي (ت١٣٣٥ﻫ)

(83) برصغیر میں افتراق بین المسلمین کے اسباب: لمولانا مبارک حسین مصباحی، ط: المجمع المصباحی مبارک پور اعظم گڑھ، 1422ﻫ

(84) تبلیغی جماعت حقائق و معلومات کے اجالے میں: للعلامة ارشد القادری (ت١٤٢٣ﻫ) ط: مظہر فیض رضا، برج منڈی لائلپور/ مکتبہ جام نور دہلی

(85) دعوتِ انصاف: للعلامة أرشد القادري (ت١٤٢٣ﻫ) مسلم کتابوی لاہور

(86) زلزله: للعلامة أرشد القادري (ت١٤٢٣ﻫ) ط: مسلم یونیٹی فاؤنڈیشن بھیونڈی

(87) دیوبند کا نیا دین: للعلامة مشتاق احمد النظامی (ت١٤١١ﻫ) ط: مکتبہ فیضانِ اولیاء

(88) دیوبند کی خانہ تلاشی: للعلامة مشتاق احمد النظامی (ت١٤١١ﻫ) ط: رضوی کتاب گھر دہلی

(89) خون کے آنسو: للعلامة مشتاق احمد النظامی (ت١٤١١ﻫ) ط: اکبر بک سیلرز لاہور

(90) کلیات اِمدادیه: حاجی امداد الله مہاجر مکی(ت١٣١٧ھ) ط: دالااشاعت کراچی

(91) شمائم اِمدادیه: حاجی امداد الله مہاجر مکی(ت١٣١٧ھ) ط: کتب خانه شرف الرشید شاه کوٹ

(92) فیصله ہفت مسئله: حاجی امداد الله مہاجر مکی(ت١٣١٧ھ) ط: مسلم کتابوی لاہور

(93) الاستمداد على اجيال الارتداد: للإمام احمد رضا خان القادری الحنفی البریلوی (ت١٣٤٠ھ) ط: مدرسه قادریه ممبئی

(94) وصایا شریف: للعلامة حسنین رضا خان قادری نوری (ت١٤٠١ھ) ط: انجمن انوار القادریه کراچی

(95) عقائد علمائے دیوبند: للعلامة الشاه عبدالعزیز محدث مرادآبادی (ت١٣٩٦ھ) ط: تحریک تحفظ عقائد بلرام پور یوپی

(96) مضامین بدر ملت: للعلامة بدرالدین احمد رضوی نوری(ت ١٤١٢ھ) ط: رضا اکیڈمی ممبئی

(97) تیرے دشمن سے کیا رشته ہمارا یارسول الله ﷺ: للعلامة مفتی محمد فیض احمد اویسی رضوی (ت١٤٣١ھ)

(98) کلیات مکاتب رضا: للعلامة غلام جابر شمس مصباحی ط: مکتبه بحرالعلوم لاہور

(99) سرکار کلاں نمبر: چیف ایڈیٹر سید محمد اشرف، سن اشاعت، اگست، 2006ء

دیوبندی وہابی کتب

(100) اشرف التفاسیر،حکیم الامتِ دیوبند مولوی اشرف علی تھانوی ط: اداره تالیفات اشرفیه ملتان، سفر المظفر 1425ھ

(101) تفسیر عثمانی،مولوی شبیر احمد عثمانی،ط: دار الاشاعت کراچی، فروری 2007ء

(102) مبشرات دارالعلوم،مرتب: انور الحسن ہاشمی ط: مکتب رحیمیه دیوبند

(103) الامداد،حکیم الامت مولوی اشرف علی تھانوی ،ط: خانقاه امدادیه تھانه بھون، سفر المظفر 1336ھ

(104) مقالات سر سید،مولوی اسماعیل پانی پتی۔ط : مجلس ترقی ادب لاہور، جون 1992ء

(105) امدادُ الفتاویٰ،حکیم الامت دیوبند مولوی اشرف علی تھانوی

ط : مکتب دار العلوم کراچی، جولائی 2010ء / زکریا بک ڈپو انڈیا الهند،

(106) فتاویٰ رشیدیہ،مولوی رشید احمد گنگوہی۔ ،ط : دار الاشاعت کراچی

(107) اشرف السوانح،مرتیب: مولوی عزیزی الحسن و مولوی عبد الحق ،ط : اداره تالیفاتِ اشرفیہ ملتان، ربیع الاول 1427ھ

(108) ملفوظات حکیم الامت،مؤلف: حکیم الامت دیوبند مولوی اشرف علی تھانوی

ط : اداره تالیفاتِ اشرفیہ ملتان، مئی 2001ء

(109) سوانح یوسف کاندھلوی،تالیف: مولوی محمد ثانی حسنی،ط : مجلس صحافت و نشریات لکھنئو، اکتوبر 2008ھ

(110) فتاویٰ ثنائیہ، غیر مقلد وہابی عالم ثناء اللہ امرتسری، ط: ادارہ ترجمان الاہلسنت لاہور، 1972ھ

(111) علمائے دیوبند کے ماضی، تالیف: غیر مقلد عالم حکیم محمود احمد، ط: إدارة نشر التوحيد والسنة الاهو، جولائی 2003ھ

(112) مطالعہ بریلویت، تالیف: ڈاکٹر خالد محمود، ط: حافظی بک ڈپو دیوبند، تقریظ: مہتمم دار العلوم دیوبند

(113) ندائے حق، تالیف: مولوی حسین دیوبندی، ط: مکتبہ اشاعت اسلام دہلی

(114) سوانح قاسمی، تالیف: مولوی مناظر احسن گیلانی، ط: مکتبہ رحمانیہ لاہور

(115) تذکرۃ الرشید، مؤلف: مولوی محمد عاشق الٰہی صاحب میرٹھی، ط: دار الاشاعت کراچی

(116) تاریخ محاسبہ قادیانیت، پروفیسر خالد شبیر احمد فیصل آبادی دیوبندی

(117) المہند علی المفند، مولوی خلیل احمد سہارنپوری، ط: المیزان اردو بازار لاہور، 2005ء

(118) الثاقب علی المسترق الکاذب، مولوی حسین احمد مدنی، مولوی احمد آفندی بہرائچی، مولوی عطا اللہ قاسمی، ط: دار الکتاب لاہور، 2004ء، /ط: میر محمد کتب خانہ آرام باغ کراچی

(119) فیض الباری، مولوی انور شاہ کشمیری (سابق شیخ الحدیث دار العلوم دیوبند)، ط: دار الکتب العلمیۃ بیروت - لبنان، 2005ء

(120) سیف یمانی، مؤلف: مولوی منظور نعمانی صاحب، ط: المشرق اردو بازار لاہور

(121) تقویۃ الایمان، امام الوہابیہ مولوی اسمٰعیل دہلوی، ط: مکتبہ خلیل لاہور، جنوری 1999ء ط: سراج بلڈنگ کلکتہ۔ 1937ء

(122) براہین قاطعہ، مولوی خلیل احمد سہارنپوری، ط: دار الاشاعت کراچی

(123) حفظ الایمان، حکیم الامت دیوبند مولوی اشرف علی تھانوی، ط: دار الکتاب دیوبند/کتب خانہ مجیدیہ ملتان

(124) تحذیر النّاس، بانی دار العلوم دیوبند مولوی قاسم نانوتوی، ط: ادارہ العزیز گوجرانوالہ، جنوری 2001ء/کتب خانہ رحمانیہ دیوبند/حجتہ الاسلام اکیڈمی دیوبند

(125) براۃ الابرار، مرتب: مولوی عبد الروف خان، ط: تحفظ نظریات دیوبند اکادمی پاکستان

(126) تذکرہ شیخ الکل، مرتب: مولوی صابر محمود، ط: ادارۃ الرشید کراچی، جون 2017ء

(127) تفہیم المسلم، تالیف: حضرت مولانا محمد زکریا صاحب اقبال، ط: دار الاشاعت کراچی

(128) غامدیت کیا ہے؟، ترتیب: محمد عبد الرحیم چاریاری، ط: جامعہ حنفیہ امدادیہ فیصل آباد

(129) تاریخ اسلام، تالیف: شاہ معین الدین، ط: مکتبہ اسلامیہ

(130) فتاویٰ دار العلوم دیوبند، مرتب: مولوی ظفر الدین (شعبہ دار الافتاء دیوبند)، ط: دار الاشاعت کراچی

(131) شاہ اسمٰعیل شہید اور ان کے ناقد، تالیف: مولوی اخلاق حسین قاسمی، ط: زوالنورین اکادمی سرگودھا پاک

(132) حقانیت اسلام، تالیف: حکیم الامت دیوبند مولوی اشرف علی تھانوی، ط: مکتبہ الشریعہ کراچی

(133) فرقہ بریلویت پاک و ہند کا تحقیقی جائزہ، مصنف: مولوی الیاس گھمن، ط: مکتبہ اہل السنہ و الجماعتہ لاہور، اگست 2012ء

(134) التوحید الخالص، مؤلف: مولوی شیعب اللہ خان مفتاحی، ط: فیصل پبلیکیشنز دیوبند

(135) ارشادات گنگوہی، مرتب: دیوبندی مفتی عبد الروف رحیمی، ط: ادارہ تالیفات اشرفیہ ملتان، محرم 1423ھ

(136) ارواحِ ثلاثہ یعنی حکایات الاولیاء، مؤلف: حکیم الامت دیوبند مولوی اشرف علی تھانوی
ط: مکتبہ عمر فاروق کراچی، نومبر 2009ء

(137) تاریخ مشائخ چشت، مصنف: علامہ محمد زکریا کاندھلوی (سابق شیخ الحدیث دارالعلوم دیوبند)، ط: مکتب الشیخ کراچی

(138) مرثیہ گنگوہی، مرتب: مولوی محمد حسن دیوبندی، ط: کتب خانہ اعزازیہ دیوبند

(139) الاصفار عن برکات لبعض الاسفار یعنی سفرنامہ لاہور و لکھنئو۔ از : مقبول حسین بلگرامی

(140) معارف القرآن۔ از: دیوبندیہ مفتی اعظم مفتی شفیع عثمانی، ط: مکتب معارف القرآن کراچی، اپریل 2007ء

(141) امداد السلوک اردو۔، مؤلف: مولوی رشید احمد گنگوہی، ط: دار الکتاب دیوبند، 2005ء

(142) امداد المشتاق۔، تالیف: حکیم الامت دیوبند مولوی اشرف علی تھانوی، ط: مکتبہ امداد اللہ مہاجر مکی دیوبند، مارچ 2014ء

(143) خطبات شورش، مؤلف: شیخ حبیب الرحمن بٹالوی۔، ط: احرار فاؤنڈیشن پاکستان، 2003ء

(144) قصص الاکابر، مرتب: صوفی شہاب الدین ، ط: ادارہ تالیفات اشرفیہ ملتان

(145) الدیوبندیہ، غیر مقلد مولوی ڈاکٹر طالب الرحمن، ط: دار الکتاب السنة

(146) سیرت ثنائی، مرتب: مولوی عبد الحمید، ط: مکتب قدوسیہ اردو بازار لاہور

(147) فیوض یزدانی، مترجم: عاشق الٰہی میرٹھی، ص: 13۔، ط اعتقاد پبلشنگ ہاؤس نئی دہلی۔ 1984ء

(148) حسام الحرمین کا تحقیقی جائزہ، مؤلف: مولوی الیاس گھمن ، ط: دار الایمان پرنٹرز لاہور

(149) الاصفار عن برکات لبعض الاسفار یعنی سفر نامہ لاہور و لکھنئو، تالیف: مقبول حسین بلگرامی، ط: ادارہ تالیفاتِ اشرفیہ ملتان، قادیانی کتب

(150) ختم نبوت کی حقیقت، مرتب: میرزا بشیر احمد، ط: نظرات نشر و اشاعت قادیان، پنجاب (انڈیا)

(151) تذکرہ الشہادتین، مصنف: بانی فتنہ قادیانیت مرزا غلام احمد قادیانی، ط: اسلام انٹرنیشنل پبلی کیشنز یوکے

(152) کشتیِ نوح، مصنف: بانی فتنہ قادیانیت مرزا غلام احمد قادیانی، ط: اسلام انٹرنیشنل پبلی کیشنز یوکے

(153) آئینہ کمالات اسلام، مصنف: بانی فتنہ قادیانیت مرزا غلام احمد قادیانی، ط: اسلام انٹرنیشنل پبلی کیشنز یوکے

(154) نزول المسیح، مصنف: بانی فتنہ قادیانیت مرزا غلام احمد قادیانی، ط: اسلام انٹرنیشنل پبلی کیشنز یوکے

(155) دافع البلاء، مصنف: بانی فتنہ قادیانیت مرزا غلام احمد قادیانی، ط: اسلام انٹرنیشنل پبلی کیشنز یوکے

(156) تحفہ گولڑویہ، مصنف: بانی فتنہ قادیانیت مرزا غلام احمد قادیانی، ط: اسلام انٹرنیشنل پبلی کیشنز یوکے

(157) براہین احمدی، مصنف: بانی فتنہ قادیانیت مرزا غلام احمد قادیانی، ط: اسلام انٹرنیشنل پبلی کیشنز یوکے

(158) حقیقۃ الوحی، مصنف: بانی فتنہ قادیانیت مرزا غلام احمد قادیانی، ط: اسلام انٹرنیشنل پبلی کیشنز یوکے

(159) انوار خلافت، مصنف: مرزابشیرالدین محمود، ط: نظرات نشر واشاعت قادیان، پنجاب (انڈیا)، 2016ء
(160) اعجاز احمدی، مصنف: بانی فتنہ قادیانیت مرزاغلام احمد قادیانی، ط: اسلام انٹرنیشنل پبلی کیشنز یوکے
(161) نشان آسمانی۔، مصنف: بانی فتنہ قادیانیت مرزاغلام احمد قادیانی، ط: اسلام انٹرنیشنل پبلی کیشنز یوکے
(162) توضیح المرام۔، مصنف: بانی فتنہ قادیانیت مرزاغلام احمد قادیانی، ط: اسلام انٹرنیشنل پبلی کیشنز یوکے
(163) ازالہ اوہام، مصنف: بانی فتنہ قادیانیت مرزاغلام احمد قادیانی، ط: اسلام انٹرنیشنل پبلی کیشنز یوکے
(164) چشمہ مسیحی، مصنف: بانی فتنہ قادیانیت مرزاغلام احمد قادیانی، ط: اسلام انٹرنیشنل پبلی کیشنز یوکے
(165) ایک غلطی کاازالہ، مصنف: بانی فتنہ قادیانیت مرزاغلام احمد قادیانی، ط: اسلام انٹرنیشنل پبلی کیشنز یوکے
(166) چشمہ معرفت، مصنف: بانی فتنہ قادیانیت مرزاغلام احمد قادیانی، ط: اسلام انٹرنیشنل پبلی کیشنز یوکے
(167) تتمہ حقیقہ الوحی، مصنف: بانی فتنہ قادیانیت مرزاغلام احمد قادیانی، ط: اسلام انٹرنیشنل پبلی کیشنز یوکے
(168) خطبہ الہامیہ، مصنف: بانی فتنہ قادیانیت مرزاغلام احمد قادیانی، ط: اسلام انٹرنیشنل پبلی کیشنز یوکے
(169) اخبار الفضل قادیان مورخہ 17/ اگست 1915ء۔
(170) اخبار الفضل مورخہ 17 جون 1915ء، مورخہ 16 ستمبر 1915ء
(171) اخبار الفضل 22 فروری 192

AMO